والون پر تقسیم کی اور شادیانے بجوائے جب یہ خبر نواب بہادر کو پہنچی نائرہ غضب حیدری مشتعل ہوا اور جیسے خورشید نیم روز ابر کے پردے سے ناگاہ نکل آتا ہی خلوت سے ساتھ کمال جاہ و جلال کے برآمد ہو سرداران لشکر اور قلعہ داران اطراف کو جنھون سے آثار نمک حلالی و اخلاص کیشی کے ظہور مین آئے تھے خوش دل و مطمئن ہو فرا خور حال ہرایک کے خلعت فاخرہ و جواہر و اسپ و فیل وسلاح و جاگیر عنایت فرمایا اور پیش خیمۂ کرپے کی طرف روانہ کیا اس اثنا مین میر علی رضا خان کی عرضداشت سے یہ منکشف ہوا کہ نواب حلیم خان جمع کرنے مین سپاہ و آلات حرب و پیکار کے مشغول ہی اس مضمون کے دریافت ہونے سے دریاے غضب حیدری کا اور بھی جوش مین آیا فوراً مع فوج دریاموج کرپے کی طرف نہضت فرمائی نواب حلیم خان نے جب اس سیل جوشان کو اپنی طرف متوجہ دیکھا گھبرا کر محمد غیاث نام ایک معتمد کو سفارت کے عہدے پر حضور مین بھیجا اُس سفیر کاردان نے سعادت باریابی کی حاصل کرچاہا کہ کسی طرح بھڑکی ہوئی آتش غضب حیدری کو تسکین دیکر آشتی وصلح کی بنا بدستور سابق مستحکم کرے لیکن چونکہ مکنون ضمیر حلیم خان کا تمام فاش ہو چکا تھا نواب بہادر نے چین بجبین ہو کر وکیل سے یون کہا کہ حلیم خان نے ہمارے حقوق سابق کو خوب ادا کیا و دوستی ومحبت کی خوب ہی داد دی سبحان اللہ جب ہمارے انتقال کی خبر سنی شیرینی تقسیم کی اور نوبت بجائی اب تو جاکر اپنے موکّل سے کہہ کہ اب وقت صلح کا گیا جنگ کا سامان طیّار کرے کہ ہم پہنچتے ہین محمد غیاث نے جب دیکھا کہ نواب بہادر کے غضب کی آتش تسکین پانے والی نہین ناچار بے نیل مقصود وہان سے پھرا اور جو کچھ دیکھا سنا تھا اپنے آقا سے بیان کیا بعد چند روز کے

یہہ خبر پہنچی کہ نواب حلیم خان نے فوج کو اپنے بھتیجون کی سرکردگی مین وھور کی طرف بھیجی تھی میر علی رضا خان سے جنگ واقع ہوئی اور افغان غالب رہے نواب بہادر نے اِس خبر کو سن اُسطرف کو تاخت کی اور صاعقے کی طرح شب تار مین دشمن پر جا گرا شمشیرین برق کے مانند چمکنے لگین اور بان شہاب ثاقب کے طرح گرے؛

نظم

عدو بخت خوابیدہ پر ناگہان ۔۔۔ ہوا فتنۂ خفتہ بیدار وہان

اجل جو کمینگاہ مین تھی کہین ۔۔۔ سو وہ آگئی اُن کے سر پر وہین

وہان برق شمشیر جسپر گری ۔۔۔ جلی زیست کی اُسکی کھیتی ہری

برادرزادون نے حلیم خان کے جب شیرازہ اپنی فوج کا توٹتا دیکھا نا تجربہ کاری سے پانون جرأت کا قایم کیا اور جہان تک ہوسکا جنگ کی آخرکار جب ابواب بلا کو ہر چہار طرف سے کشادہ دیکھا ناھیون پر چڑھ کر چلے کی راہ لی نواب بہادر نے خود بدولت معہ سواران تیز جلو اُنھون کی تعاقب کی اور جسوقت چار فرسنگ راہ طی ہوئی اور سواری خاص قریب آبادی بانس ہلّی کے پہنچی صبح روشن ہوئی اور صورت خویش وبیگانے کی معلوم ہونے لگی تب دشمنون کو ہر طرف سے گھیر بازار ستیز وآویز گرم کیا افاغنہ اگرچہ کمتر تھے مگر چونکہ تقدیر نے دماغ کو اُس قوم کے نخوت سے بھر دیا ہی مطلق کثرت سے فوج حیدری کے ہراسان نہوے اور ضرب تیغ دودستی سے میدان پیکار کو نمودار لالہ زار بنادیا حلیم خان کے بھتیجون نے بھی داد تیر اندازی کی دی کوئی دقیقہ تہوّر سے باقی نہ چھوڑا طلوع آفتاب سے دوپہر تک جنگ قایم رہی یہان تک کہ دو ہزار جوان فوج حیدری سے کام آئے آخرکار باقی افاغنہ ایک قلعے مین جو راہ کے قریب

تھا جا کر پناہ لی پر نولبدار ان حیدری نے حسب الامر توپین لگا گولون سے حصار کی
دیوار گرادی بہادران مظفّر نے بہتون کو تہ تیغ کیا اور بقیّۃ السیف تین سو جوان
زندہ اسیر ہوئے شادیانے فتح کے بجنے لگے نواب بہادر نے بعد ضبط غنایم کے
وہان سے پیشتر کوچ فرمایا اور ایک ہی حملہ رستمانہ مین شہر کرپے کو مسخّر کر کار پردازان
درگاہ کو فرمایا کہ دونون برادرزادون کو حلیم خان کے علحدہ خیمے مین اور باقی
اسیران افاغنہ کو اور خیمون مین نظر بند رکھین اور جوانان پردل اُن کے
محافظ رہین علی الصّباح نواب بہادر نے ابو محمد کو جو ملازم قدیم اور سردار
چوبدارون کا تھا حکم فرمایا کہ حلیم خان کے برادرزادون پاس جا نرمی اور چرب
زبانی کے ساتھ اُنسے سلاح دستیاب کرے حسب الحکم اُسنے اُن ناتجربہ
کارون کے پاس جا ظاہر کیا کہ نواب بہادر کو دیکھنے سے تمھاری جلادت
و تہوّر کے ایسا منظور رہی کہ تم دونون کو عمدہ کامون پر سرفراز فرماوے
اِس صورت مین سلاحون کا اپنے پاس رکھنا باعث بدگمانی ہی لازمہ دانائی
یہہ ہی کہ اُنھین مجھکو دیجئے تا حضور مین پہنچا دون اور خاطر سے نواب بہادر کے
دغدغہ عناد و اندیشۂ فساد کو رفع کرون اُن جوانون نے باقتضاے حالت
جبلّی یہہ کہا کہ عمر گذشتہ کی خیر و خوبی کا پھر حاصل ہونا تو معلوم بالفعل
جب تک جان تن مین ہی ہم سے سلاحون کے لینے کی توقّع نرکھا چاھئے
جب ابو محمد نے یہہ جواب ناصواب حضور مین عرض کیا تب ایک جماعت
پیادگان نیزہ گذار اور بندوقچیان قادر انداز کو یہہ حکم ہوا کہ وے اپنے
رعب و ہیبت کو اُن پر ظاہر کرین شاید اِس جہت سے وے ہتھیار
حوالے کرین جونہین پیادے اُس خیمے کے نزدیک پہنچے وے سب جان شیرین
سے ہاتھ دھو لڑنے پر مستعد ہو گئے اور اُن مین سے جبّار خان و رحمان خان

وصت نار خان و قادر خان نے جو چار برادر حقیقی اور نواب عبدالرزاق خان دولت زئی کے بیٹے تھے تلوار بن میان سے کھینچکر نیزہ دارون اور تفنگچیون پر حملہ کیا اور کتنے آدمیون کو قتل کر نواب کے خیمے پر آ گرے دربانون کے ہاتھ سے تین شخص تو مارے گئے پر جو تھے نے جو نہین جرأت کرطرف خلوت خانے کے جہان نواب بہادر بیٹھا تھا قدم بڑھایا او ہمین ایک ملازم حضور نے اُسکو بھی مار ہاسی سے سبکد وش کیا نواب بہادر نے جب جرأت و جہالت اُن چارون کی دیکھی اُس قول مشہور پر عمل کر کر ریاست بے سیاست نہین ہوتی اِن سبھونکے قتل کا حکم دیا چنانچہ وے سب فوراً مارے گئے مگر وے چند نفر جنھون نے اپنے تئین شیخ و سید ظاہر کیا تھا اس سیاست عام سے بچگئے تب نواب بہادر نے واسطے حفاظت شہر کے ایک جماعت سوار اور پیادون کی تعین فرمائی اور سواران یغما گرکو حکم دیا کہ سدھوت پر جو حلیم خان کا مامن ہی تاخت کرین مگر خان مذکور سوارون کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی فوج کی تباہی اور مارا جانا برادرزادون کا سب سردارون کے ساتھ اور دخل حیدری مین آنا شہر کڑپے کا سن برج و بارہ قلعہ سدھوت کو مستحکم کر شہر مین منادے کر دی کہ سب ملازم و رعایا اور شہر کے رہنے والے رات کو اپنے مال و ناموس قلعہ چیتل مین جو مقام محفوظ ہی لیجاوین جب سب لوگ اپنے اسباب و ناموس لیجانے لگے حلیم خان نے زر و جواہر اپنا بھی شہر والون کے اسباب کے ساتھ قلعے سے نکال روانہ کیا جب یہ خبر سواران یغما گر حیدری نے سنی جلد گھوڑے اُٹھا اثنا ے راہ مین اِس خوان یغما پر جا پہنچے بہتون کو قتل کیا اور باقیون کو اسیر کر دوسرے روز حضور مین مع اموال مغروتہ حاضر ہوئے نواب بہادر نے اُن سوارون کو بہت سا اِنعام و صلہ عطا کر سدھوت کو نہضت فرما جلد اُس حصار کو محاصرہ کیا نواب حلیم خان

مجبور ہو محمد غیاث کو دوسری بار واسطے دریوزہ عفو جرایم کے روانہ کیا سفیر مذکور حضور مین آمنّت و سماجت نواب حلیم خان کی طرف سے ساتھ ایسی خوش بیانی کے پایہ عرض مین لایا کہ فوراً دریاے کرم و ترحّم حیدری جوش مین آیا اور زبان گوہر فشان سے یہہ ارشاد ہوا کہ اگرچہ گناہ حلیم خان کا قابلِ عفو نہین مگر عاجز نوازی کے رُوسے یہہ حکم کیا جاتاہی کہ اگر اُسکو اپنے جان کی سلامتی اور ناموس و ملک کی حفاظت منظور ہی تو قلعہ کنجی کوتے کی کلید اور دس لاکھ روپیہ سرکار مین داخل کرے نہین تو پھر پشیمانی کچھ فایدہ نہ بخشیگی محمد غیاث نے اپنے موکّل کو نواب بہادر کے پیام سے آگاہ کیا مگر چونکہ سرانجام دس لاکھ روپیہ کا حلیم خان کی طاقت سے باہر تھا اِس سبب اُسنے لب کو اپنے لا و نعم سے آشنا نکیا جب عرصہ تین چار روز کا منقضی ہوا اور اُس گنبذ بیدر سے کسی طرح کی آواز نہ آئی مادہ غضب نواب بہادر کا ہیجان مین آیا میر علی رضا خان کو ساتھ افواج قاہرہ کے واسطے فتح کرنے قلعہ کنجی کوتے کے حکم دیا خان مذکور منزل مقصود کو پہنچ ایک ہفتے کے عرصے مین قلعے کو ساتھ کلید شمشیر و خنجر خارا شگاف تدبیر کے فتح کر عرضداشت متضمّن نوید فتح حضور مین بھیجا اِس نوید کے پہنچتے ہی واسطے شلّک مبارک باد کے حکم ہوا اور امین کاردان واسطے انتظام کے وہان روانہ کیا اور میر علی رضا خان کو حضور مین بلا کر مورد نوازشات فرمایا جب یہہ خبر نواب حلیم خان کو پہنچی ماہی بے آب کی طرح مضطر ہو اپنے دیوان عبدالرّسول خان کو محمد غیاث کے ساتھ تیسری بار واسطے طلب عفو کے روانہ کیا اُن دونون نے حضور مین آکر عرض کی کہ حلیم خان غایت ندامت سے عرق انفعال مین غرق ہو رہاہی اور اصلا درگاہ مین حاضر ہونے کا اِرادہ نہین کرتا سب اپنے عیال و اطفال کو ایک حجرے مین جمع کر نیچے باروت بچھا توڑا ہاتھ مین لیئے مستعد ہی کہ

بارَوت کو دیکھاوے اگر حضور سے از راہ عاجز نوازی نوید امان جان و ناموس کی اُسکے کان مین پڑے تو اُسکی کشتی حیات اور اُسکے عیال و اطفال غرقاب بلا سے ساحل نجات کو پہنچتے ہین نہین تو آتش غضب حیدری سے طرفۃ العین مین جلکر خاکستر ہو جاوینگے نواب بہادر اگرچہ وجود حلیم خان کو خار دامنگیر اپنی ریاست کا جانتا تھا تو بھی ہلاک ہونا اُسکا معہ قبائل طبع رحیم پر اُسکے گوارا نہوا اور عبد الرّسول خان و محمد غیاث کو یہہ ارشاد فرمایا کہ چونکہ ملک و دولت دنیا معرض زوال مین ہی اور سواے ثبت کرنے اپنے نام کے نگینے پر روزگار کے کوئی اور امر ہمین منظور نہین اگر حلیم خان خواہان امان مال و جان کا ہی اُسکو چاہئے کہ ہماری افواج قاہرہ کو قلعے مین جانے دے تا وے نشان حیدری اُسپر بلند کر فتح کا نقّارا بجاوین اگر اِس امر مین تمھارے موکّل سے اطاعت وقوع مین آوے تو البتّہ خط عفو کا اُسکے جریدۂ جرایم پر کھینچا جاویگا سفیرون نے جب یہہ نوید پائی قلعے مین جا حلیم خان کو سنائی چونکہ اُسکے عقل کا چراغ صرصر حوادث سے گل ہو گیا تھا اور بموجب تاکید اپنے پیر روشن ضمیر کے جسکا نام رزّاق شاہ تھا اُسنے تمامی محافظان قلعہ اور سرداران افاغنہ کو جو طالب نام و ننگ و خواہان جنگ کے تھے قلعے کے باہر بھیجا اُس جماعت کے باہر نکلتے ہی چار ہزار سپاہی جرّار معہ دو نشان ظفر توامان حسب الحکم نواب بہادر کے قلعے مین داخل ہو حلیم خان کو جو دیوان خانے مین سنگ فرش کی مانند مسند پر عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا جا گھیرا بہادران قانون شناس نے دروازون پر حصار و حرم سرا و کارخانجات کے محافظ معتمد تعین کر خان کو پالکی مین بیٹھا بارگاہ حیدری میں لائے نواب بہادر نے خان ذی شانکو معہ اہل حرم علحدہ خیمون مین ساتھ عزّت و آبرو کے رکھا میر علی رضا خان کو واسطے حفاظت و انتظام شہر کرنپے کے سرفراز فرما خود ساتھ فتح و فیروزی

بے طرف دار الامارت سرینگپٹن کے کوچ کیا اور منزل مقصود مین پہنچ منتظرونکے دیدۂ انتظار کو نور اور سینہ کو سرور عطا فرما کار پردازون کو یہہ حکم دیا کہ نواب حلیم خان کو معہ اُسکے توابع و لواحق شہر گنجام مین عزّت و احترام کے ساتھہ رکھین اور ضروریات و لوازم مایحتاج مین کسی طرح کی تصدیع و تکلیف اُسے نہ پہنچے چنانچہ خان مذکور نے اُس مقام مین چند روز کے بعد رحلت کی اور تبعہ و لحقہ نے اُسکے بھی ایک بعد دوسرے کے انتقال کر کشاکش مکروہات دنیاوی سے مخلصی پائی۔

فوج کشی کرنا نواب حیدرعلی خان بہادر کا پائین گھات
پر بموجب ترغیب و تحریض نواب نظام علی خان ناظمِ
حیدرآباد اور فرمان روائے ریاست پونا کے

ہرچند داناؤن نے بغض و عناد و حسد و حرص کو خصال رذیلہ و افعال ذمیمہ مین شمار کیا ہی مگر اہل دولت اور جاہ طلبون کو واسطے توفیر خزانے و تکثیر اسباب جاہ و حشمت کے اِن ذمایم کے ارتکاب کرنے سے چارہ نہین بلکہ لاکھون آدمی کا قتل کرنا اور عالم مین ساتھہ صرصر قہر کے طوفان بلا کا اُٹھانا لوازم سے اُلوالعزمی کے سمجھتے ہین درینولا کہ دولت و اقبال نے مانند بندگان حلقہ بگوش کے جبین عجز و نیاز آستانہ حیدری پر رکھا تھا اور فتح و نصرت ملازمان خدمت گزار کے مانند بارگاہ مین اُسکے حاضر رہتی جسطرف فوج ظفر موج اُسکی متوجّہ ہوتی فتح و فیروزی ہمراہ دوڑتی اور جو سر دار گردن اُسکی اطاعت سے موڑتا جلّاد قضا دوہین اُسے مڑوڑتا تھا سارے حکّام اطراف

کہ اُسکی جاہ وحشمت روز افزون کی ترقی دیکھکر علی العموم خار کھانے اور
حسد کرتے علی الخصوص ناظم حیدرآباد و حاکم پونان جو دولت نواب حیدرعلی خان
بہادر کے کمال کو اپنی شوکت کا زوال سمجھتے تھے اِس واسطے باہم متفق
ہو شب و روز اِسی تدبیر مین رہتے کہ کسی طور سے ریاست و دولت حیدری
کی اساس کو متزلزل کرین اور چونکہ اُنکو یہہ یقین تھا کہ نواب بہادر سے میدان
مین مقابلہ و جنگ کر کے عہدہ بر آنہ ہوسکینگے لہذا ارادہ لڑنیکا بھی اُس سے
نہ کرسکتے تھے آخرکار بعد بہت سے تامّل و تفکّر کے اُن دونون کی راے اِس
امر بر قرار پائی کہ چونکہ شبدیز ہمّت و شجاعت صاحبان انگریز بہادر میدان کشور
کشائی مین گرم مہمیز اور توپخانہ آتشبار اُنکا خرمن سوز و بلا انگیز ہی اِس
صورت مین مصلحت یہہ ہی کہ نواب بہادر کو واسطے جنگ صاحبان انگریز کے
ترغیب دیجئے اور خود دست بردسے دونون سردار خونخوار کے محفوظ و
تماشائی رہکر بستر راحت پر آسایش کیجئے یہہ تدبیر ٹھہرا ناظم حیدرآباد و فرمان
رواے پونان نے متفق ہو کر ایک مکتوب تحایف و نوادر سمیت حضور مین نواب
حیدرعلی خان بہادر کے اِس مضمون کا بھیجا کہ تسلّط صاحبان انگریز کا اِس
ملک مین بہت بڑہ ہی اور آخرکار منجر طرف فساد عظیم کے ہوگا اور چونکہ ملک
وسیع بنگالے کا ہمّت اور شجاعت کے سبب قبضہٴ اختیار مین اِس گروہ کے
آگیا ہی اور حاکم نے ملک پائین گھاٹ کے زبردست سمجھ اُن کی حمایت لی
ہی یقین ہی کہ اب وے ہاتھ تصرّف و تغلّب کا اقلیم بربالا گھاٹ و پونان و حیدر
آباد کے بھی دراز کرینگے اِسواسطے لازمہٴ ہوشمندی کا یہہ ہی کہ اِس سیلاب
بلا کے آنے سے پہلے ہی ایک سد باندھا چاہئے اور چونکہ وہ گروہ قابو جوراگھو
شفی کی حمایت پر جسنے اپنے برادر زادے رشید کو خنجر بیداد سے ذبح کیا مشغول ہی

اِس سبب اختلال کلّی ریاست یونان مین واقع ہوا ہی اِن سب وجوہات پر نظرلر
ہم نے ارادہ تسخیر کرنے بندر بمبئی کا جو انگریزونکے جہاز ونکا مقر ولنگر گاہ ہی مصمّم
کیاہی امید ہی کہ آپ بھی اِس معاملے مین ہمارے شریک و موافق ہون نواب بہادر نے
اِن باتونکو خوب ملاحظے مین لا دونون سردارونکو یہہ لکھا چونکہ آپ دونون صاحبون نے اپنے
تمامات مالی وملکی کو اختیار مین کارپردازان نادان کے چھوڑ دیا ہی اِسی سبب سے
امور آپ کے سب برہم درہم ہو رہے ہین اور تجربون سے یہہ بات
معلوم ہوئی ہی کہ آپ لوگون کے عہد و پیمان پر وثوق کرنا نادانی سے خالی نہین
اور حال آپ کے فوجون کا یہہ ہی کہ جنگ کے وقت نام وننگ کی
پاس داری مین مطلق کوشش نہین کرتین اور مشقّت و زحمت کی زنہار
متحمل نہین ہوتین اور بکمال خوف وہراس کی جہت سے اپنی جان بچا میدان
جنگ سے کنارہ کرتی ہین اور ساتھ جن لوگون کے کہ ارادہ مخاصمت و منازعت
کا پیش نہاد خاطر عاطر ہی وے لوگ ایک دل و ایک زبان ہین ہر لمحہ اپنے
کام مین ہوشیار ظاہرا اگرچہ کم دیکھائی دیتے ہین پر حقیقت مین بہت ہین
اِس سبب سے کہ اُن مین جوش وحمیّت مردانگی ہی بھاگنے کو عار جانتے اور
کم ہمّت و پردلی سے ایسے مست ہین کہ میدان جنگ مین مرجانے کو حیات
جاودانی سمجھتے پس ایسے پردلون اور صاحب جگرون سے لڑنا ہر بیدل وجبان
کا کام نہین ہی اور اِس قوم قوی بازو ہوشمند کے ساتھ مقابلہ کرنا آسان نہین
مگر فی الحقیقت آپ کو فتنۂ خوابیدہ کو بیدار کرنا ہی منظور ہی تو خوب مشورت
اِس بات مین کر فوج وخزانہ جمع کر اپنے دار الملک سے پائین گھات مین
آئے اُسوقت یہہ دوستدار بھی شراکت سے پہلو تہی نہ کریگا اگر یہہ عزم بھی مثل
سابق کے نقش بر آب ہی تو مخلص کو اِس تکلیف مالا یطاق سے معاف رکھیے

جب یہ جواب ناظم حیدر آباد و فرمان رواے پونان کو پہنچا باہم مشورت کر عہد
و پیمان کو بحلف و سوگند مستحکم کر نواب بہادر کو لکھ بھیجا اور یہ آخر کو قرار پایا
کہ ناظم حیدر آباد تو واسطے انتزاع و تسخیر راج بندری و مچھلی پٹن کے متوجہ ہو
اور فرمان رواے پونان بندر بمبئی کی تسخیر پیش نہاد خاطر کرے اور نواب
بہادر آرکاٹ پر جو پائین گھاٹ کا دار الامارت ہی تاخت کرے اگرچہ نواب
بہادر کو اِس بات کا یقین تھا کہ ناظم حیدر آباد و کار فرماے پونان کا قول راستی
سے بے بہرہ ہی تب بھی واسطے امتحان کرنے عہد و پیمان دونون دولت مند کے
اپنے لشکر کی طیّاری کا حکم دیا اور چند روز مین جب ساز و سامان حرب کا مہیّا و درست
اور لشکر حیدری مجتمع ہو چکا اور بخشیون نے فرد موجودات کی گذرانی
اُس سے یہ واضح ہوا کہ بارہ ہزار سوار رسالۂ خاص و بیس ہزار سوار یلغاگر
پندرہ ہزار سوار سلحدار اور چوبیس ہزار سپاہیان بار تہوّر شعار سواے
افواج راجگان مطیع کے آستانہ دولت پر حاضر ہین تب رجّب کے مہینے
سنہ گیارہ سو چورانوے ہجری مین نواب بہادر نے ساتھ اُن افواج قاہرہ اور
ستّر ضرب توپ قیامت آشوب اور کئی ہزار شتر محمولۂ زنبورک و بان
اور کئی ہزار جزائل بردار کے بحر زخّار کی مانند آرکاٹ کی طرف موج زن
ہو معبر حکم سے عبور فرما نواح مین کلسپاک کے قبّہ بارگاہ بلند فرمایا شاہزادہ
کہین کریم شاہ بہادر کو معہ فوج و سواران یلغاگر محمود بندر کو روانہ کیا اور
خود وہان سے کوچ کر کوہچہ ترنامل کو ناظم آرکاٹ کے تصرّف سے
باہر کیا اور بعد اِسکے قلعہ چیت ھتہ کو کریم بخش نام قلعدار کے قبضے سے بعد
محاصرہ و زد و خورد کے مستخلص کیا اور اس مقام سے شاہزادہ والا شان ٹیپو سلطان
کو معہ فوج قوی واسطے تسخیر کرنے ارنی اور تمری کے نام زد فرما خود بدولت

فوج گران اور توپخانہ آتش فشان ساتھ سے شہر آرکات کی طرف متوجّہ ہوا اور جلد وہان پہنچ اطراف غالب پورہ کو مضرب خیام اور حصار عالم پناہ کو محاصرہ کر غلامان جان نثار اور فدائیان شیر شکار کو واسطے بنانے مورچے و دمدمے کے حکم دیا قلعدار اُسکا راجہ بیربر اور نجیب خان سالار جنگ بہادر ساتھ جمعیّت پانچ ہزار سپاہیان بار اور دو ہزار سوار اور چار سو مرد اشراف کے اُس دار الامارت مین ذخیرہ مایحتاج و آلات حرب جمع کر مستعد رزم و پیکار ہوے علاوہ اِسکے تین ہزار آدمی شہر کے رہنے والے جنکے عیال و اطفال شہر مین تھے پاس حرمت کے اقتضا سے فدائیون کے مانند جان سپاری پر کمر باندھ برج و بارہ پر حصار کے چڑھ حمایت و حراست پر اُسکے مستعد ہوے اور دونون طرف سے آتشباری شروع ہوئی اب حال لشکر شاہزادہ ٹیپو سلطان اور شاہزادہ کریم شاہ بہادر کا سنئے جبکہ شاہزادہ کہین نے حضور سے پدر والا قدر کے رخصت ہو محمود بندر پر چڑھائی کی اور اُس معمورہ کو جو ملجا و ماوا تجّار مالدار کا تھا محاصرہ کیا اور اقسام پشمینہ وغیرہ اجناس تجارتی اور نقود و جواہر نامعدود اور تمام اثاث البیت محمد مکرّم کے گھر کا جو وہانکا ملک التجّار تھا اور اُسکے سارے اسباب تجارتی کرّوڑون روپیون کے جو تین جہاز مین بھرے ہوے تھے اور پینتیس ہاتھی ساتھ پیگو کے تانگن یے سب اپنے قبضے مین لا ہاتھیون اُونٹون چھکڑون پر لدوا محمد مکرّم کو اسیر کر سالم و غانم حضور مین حاضر ہو سرمایہ مفاخرت حاصل کیا اور ٹیپو سلطان جو ارنی کی طرف گیا تھا اُس قلعے کو محاصرہ کیا اور بدر الزمان خان بخشی نے حسب الحکم ایک روز مین دمدمہ باندھ توپین قلعہ شکن اُس پر چڑھائین اور گولے مارنے شروع کیئے حسین علی خان قلعہ دار گولون کے پہنچتے ہی سنلے حواس ہو بدر الزمّان کے پاس مع کلید قلعہ حاضر ہو اُسکے ذریعے

سے ملازمت شاہزادے ہمایون طالع کی حاصل کر عرض کیا کہ قلعے مین سادات بہت رہتے ہین اُنکی حفاظت ناموس پر نظر کر کے مینے قلعہ ملازمان عالی کو تفویض کر دیا نہین تو میرے جیتے قلعہ کا فتح کرنا ممکن نہ تھا شاہزادہ والاگہر اُسکی بیہودہ گوئی پر تبسّم فرما کر تو نظر بندی کا حکم دیا اور قلعے مین تھانہ مستحکم اور سیدی امام کو قلعہ دار اُسکا مقرّر کر تمری کی طرف کوچ کیا وہان کے قلعہ دار نے بھی بے جنگ و جدال قلعہ اولیاے دولت کو تسلیم کر دیا بعد اُسکے شہزادہ فیروز بخت نے قلعہ ترواپور اور کاوا اور کادیری پاک کو مسخّر فرما اور اپنا تھانہ بیٹھا اُردوے معلّا کی طرف معاودت کی؏

جنریل منرو بہادر کا مدراس سے کنجی کی طرف آنا اور کرنیل بیلی بہادر کا دنیاے فانی سے سدھارنا اور تسخیر کرنا نواب بہادر کا قلعہ آرکاٹ کو اور اسیر کرنا نواب عبد الوّہاب خان برادر نواب محمد علیخان کا معہ حالات دیگر جو اُسی سال مین واقع ہوئے

ب بڑے بڑے قلعہ مستحکم پائین گھاٹ کے تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کے آگئے اور محاصرے کی تنگی اور سختی سے محصوران قلعہ آرکاٹ کا حال تباہ پریشان تھا نواب محمد علی خان جو ایک اور قلعہ مین دار الامارت سے دور رہتا تھا ب مقاومت کی اپنے مین نپا صاحبان انگریز بہادر سے استعانت طلب کی ماحبان والا عزم نے جنریل منرو بہادر کو چھہ ہزار سپاہی پندرہ سو ترک سوار ؛ پلٹن گورے کے ساتھ رخصت فرمایا اُونھین روزون نواب بسالت جنگ ناظم ؛ ھونی نے اندیشہ تاخت و تاراج حیدری سے کویور کے تعلّقے کو انگریز بہادر کے

حوالے کر دیا تھا اور کرنیل بیلی بہادر نے واسطے انتظام اُس علاقے کے کوچ فرمایا
مگر اثناے راہ مین خبر تقرّب جنریل منرو بہادر کی سنکر معہ تین پلٹن سپاہی اور
چار سو جوان ولایتی و آٹھ ضرب توپ آرکات کی طرف معاودت کی جب یہہ خبر
نواب بہادر نے سنی سلطان جوان بخت کو ساتھ سواران و سلاحداران خاص
کے معہ چار ضرب توپ واسطے مقابلے کرنیل موصوف کے رخصت فرمایا اور
پنڈاروں اور باندارون کو جنکا سرگروہ سیدی ہلال تھا یہہ حکم ہوا کہ مسدود
کرنے مین راہ رسد کے خوب کوشش کرین اور اگر فوج دوسری اُسکی
کمک کو پہنچے تو اُن سے لڑین جب سلطان کی فوج کا کرنیل بہادر کی فوج کے
ساتھ سواد مین آبادی ستویرے سامہنا ہوا جنگ شروع ہوئی اور سوارون
نے ایسی کوشش کی کہ رسد پہنچنی بالکل موقوف ہوگئی تب بھی کرنیل بہادر نے
مطلقا ہراس خاطر مین نہ لا قلعہ کنچی سے چھہ کوس کے فاصلے پر جا بقصد جنگ
ڈیرا کیا اور حال عسرت اذوقہ گھاس لکڑی کا جنریل منرو بہادر کو لکھا
جنرل موصوف نے خط پڑھتے ہی ایک پلٹن اور چار کمپنی سپاہی گورہ مع سامان
رسد و باروت و گولہ روانہ کر خود بھی قصد کیا کہ کرنیل بہادر سے ملحق ہو مگر تقدیر
کی شعبدہ بازی سے یہہ اتّفاق ہوا کہ بعد پہنچنے سپاہ کمکی و اذوقہ کے کرنیل
بہادر شباشب کنچی مین جو وہان سے قریب تھی نہ گیا اور اپنی سپاہ رزم خواہ
کے آرام پر نظر کر اُس روز اُسی جا پر مقام کیا جب زبانی جاسوسون کی یہہ حال
نواب بہادر پر ظاہر ہوا آرکات کا محاصرہ معطّل رکھ پانچ ہزار سوار واسطے غارتگری
ملک راجگان نواح آرکات کے تعین فرما خود بدولت معہ تمامی فوج دریا موج
ایلغار کر وقت صبح جسوقت کرنیل بہادر کوچ کر کنچی کو جاتا تھا میدان مین پہنچکر
بہادران جان نثار کو حکم دیا کہ فوج انگریزی پر راہ کنچی کی مسدود کرین

فوراً دلاورون نے اُسے گھیر قتل و غارت شروع کی ؛

نظم

چو شد صبح نواب گردون جناب — علم زد دوران دشت چون آفتاب
برآراست بر تن سلاح نبرد — پر از شور شد گنبد لاجورد
ز بار سمندش به میدان کین — خم افتاد در پشت گاو زمین
وزان سوی کرنیل صاحب وقار — تگاور برانگیخت در کارزار
برآشفت آن میر عالی جناب — ز صرصر گرو برد اندر شتاب
بفرمان او جمله فوج فرنگ — کشیدند صف‌های کین بیدرنگ
بغرّید کرنیل در پیش صف — نهنگی بزیر اژدهای بکف
دو لشکر به میدان کین آمدند — ز غیرت جبین پر ز چین آمدند
جوانان به میدان کشیدند صف — دهاده برآمد ز هر دو طرف
چو غرّید توپ دمان در مصاف — بلرزید سیمرغ در کوه قاف
چو زنبورک جان ستان شور کرد — تن پر دلان شان زنبور کرد
خدنگ پر کرگسین وقت جنگ — پس و پیش پرّان چو خیل کلنگ
روان بان‌ها در هوا بی حساب — بر جم شیاطین چو تیر شهاب
بنادیق مردان عالی دماغ — صدا متّصل داده چون خیل زاغ
ز خون دلیران بمیدان جنگ — سراسر زمین گشت بیجاده رنگ

اس جنگ مین سپاہ لشکر انگریز بہادری کی ایسے لڑی کہ کارنامہ رستم و اسفندیار کو بھلا دیا قریب تین ہزار آدمی نے بہادران حیدری سے شربت شہادت کا پیا کرنیل بہادر نے ہرچند قصد کیا کہ لڑتے بھڑتے معمورۂ کنجی تک پہنچے مگر چونکہ محمد علی کمیدان و شیخ انصر و موشیر جانی فرانسیس ساتھ اپنے

فوجون کے اور موشیر لالی فرانسیس جو بسالت جنگ ناظم ادھونی کے پاس سے نوکری چھوڑ معہ دو ہزار تفنگچی اور پان سو کلاہ پوشن اور ایک سو پچاس سوار قوم الیمان کے زمرۂ ملازمان حیدری مین منسلک ہوا تھا چارون طرف سے ہجوم لا توپون کی شلک بندوقون کی بارڈھ اور آتش دنبالہ دار بانون سے شور قیامت برپا کیا تھا بہت لوگ فوج انگریز بہادر کے مجروح و بیدرح ہوئے اور کرنیل بہادر پناہ مین ایک باغ کے باقی ماندون کے ساتھ پائے شجاعت قایم کر اُن سب صدمون کا متحمّل ہو تمام فوج کو جواب دیتا تھا اِس اثنا مین ایک گولہ توپ کا ذخیرے مین باروت لشکر کرنیل بہادر کے جو درختون کی پناہ مین گاڑیون پر بار تھا جا گرا اور آتش فتنے کو مشتعل اور بہت سے جوان جنگی کو جلا بھسم کر دیا کرنیل بہادر نے جب اِس طرح آتش فتنہ کو شعلہ زن اور اپنی جمعیّت کو پریشان دیکھا دل قوی رکھ باقی ماندہ فوج کو جمع کر تقیّد بارڈھ مارنے کی کرتا تھا کہ ناگاہ موشیر جانی و موشیر لالی فرانسیسون نے اپنی فوج سے اُسے گھیر لیا اور کرنیل بہادر کو اسیر کیا سواران حیدری نے باقیون کو قید کر اہال بنگاہ و تمام لشکر کو لوٹ لیا اور حیدر علی خان بہادر بعد اِس فتح نمایان کے شادیانہ فتح بجوا کرنیل بہادر کی طرف جو سواد کنیجی مین تھا نہضت فرما دو فرسنگ کے فاصلے پر مقام کر سواران یغماگر کو واسطے بند کرنے راہ رسد فوج انگریزی کے حکم دیا جب خبر اسیر ہونے کرنیل بیلی بہادر اور پامال ہونے اُسکے لشکر کی جنرل بہادر کو پہنچی اپنی فوج قلیل کے ساتھ افواج کثیر حیدری سے مقابلہ کر فوج کو ناحق کام نہنگ مین ڈالنا کاردانی سے بعید تصوّر کر جنگ کو وقت قابو پر موقوف رکھ رات کو جنگل و بیشے کی طرف کوچ کیا سواران حیدری جو اِس خبر کو سنکر اُسکے تعاقب مین دوڑے تھے بے نیل مقصود معاودت کر اردوی معلّی مین پھر جا ملے

تب نواب بہادر نے وہان سے کوچ کر شہر آونکات کو محاصرہ فرمایا بہادرون نے حسب الحکم دمدمہ باندھ توپین چڑھا قلعہ شکن گولون اور آتش افگن بانون سے آشوب قیامت برپا کیا محصوران خستہ جان اُس حالت اضطرار مین بھی کمال جگرداری سے دفع کرنے مین حملہ بہادران حیدری کے ہر دم سعی کرتے تھے دو کمپنی سپاہی جو تربیت یافتہ انگریز بہادر کے تھے قلعے کی فصیل پر چڑھ اِس طرح سے دستانہ لڑتے تھے کہ آنکھین نظارگیونکی اُنکی چالاکی دیکھکر خیرہ ہوتی تھین اِس جنگ مین نواب حافظ علی خان داماد نواب بہادر نے معہ چند نامی سرداران و سواران کار شربت شہادت پیا اور محصورین مین سے سید فریدالدین خان بھی جو شہر اور تمام صوبہ کاکو تو ال حلیہ شجاعت سے متحلی تھا شہید ہوا جب محاصرے پر تین مہینے گذرے اور مدد نہ پہنچی اسباب و سامان جنگ کا نبڑ گیا دیوار قلعے کی گولون کی ضرب سے مشبّک ہو گئی تب نواب بہادر نے بہادرون کو واسطے تسخیر حصار کے تاکید فرمائی جماعہ جان نثار زینے لگا فصیل پر چڑھ برج و بارہ کے محافظون کو تہ تیغ کر اچنا پٹن آت کو معہ عیال و اطفال دام اسیری مین لائے ارشد بیگ خان اور حسینی یار خان اور شریف زادے شہر کے جو واسطے مدد اچنا پٹن آت کے جمع ہو گئے تھے اور سید حمید کمیدان معہ چند اشخاص جو شہر کے اعزہ سے تھے مقیّد کئے گئے مگر نجیب خان ساتھ سپاہیان انگریزی کے قلعہ ارک مین جا دروازہ بند کر جان سپاری پر مستعد ہوا علی الصّباح جب نواب بہادر خوشی و شادمانی کے ساتھ شہر مین داخل ہو حکم دیا کہ منادی کی جاوے کہ کوئی شخص مال و ناموس پر رعایا کی دست درازی نکرے بعد دو روز کے ایک شخص معتمد معہ قولنامہ امان جان و ناموس نجیب خان اور تمام سرگروہ سپاہیان انگریزی کے پاس جا دل جوئی کر اُن سبکو حضور مین لایا نواب

بہادر نے اپنے قولنامے کا پاس کر اُن سبکو عزّت و اکرام شایستہ سے رخصت
فرمایا اور دو سو سوار بطریق بدرقہ اُنکے ہمراہ کیا چنانچہ وہ اُنھیں بخیریت پہنچا دین
سید حمید کمیدان نے نوکری کی استدعا کی نواب بہادر نے اُسکو ایک
پالکی و خلعت خاصہ عطا فرما چار ہزار تفنگچی کی منصبداری پر اُسے ممتاز کیا علاوہ
اِسکے شرفا و نجبا کو لایق قدر و منزلت ہر ایک کے خلعتین اور جواہر عطا کر
روزینہ مقرّر فرمایا اور میر محمد صادق کو جو اولاد سے میر احمد خان جاگیردار صوبہ
سرا کا اور ایک مدّت سے کوتوالی شہر آرکاٹ مین اوقات بسر کرتا تھا
عہدے پر صاحب صوبگی آرکاٹ کے مامور کر اُسکے فرق عزّت کو بلندی
بخشی بعد اِسکے جب نواب بہادر فکر سے رفاہ حال رعایا کے مطمئن اور انتظام
قلعے سے فارغ ہو چکا شاہ کریم اللہ چشتی و علی رضا خطیب و نور علی شاہ نے جو
روضہ مقدّسہ مقبول درگاہ ایزدانی خلاصہ موجودات سبحانی گنجور اسرار ایزد منّان
حضرت ٹیپو سلطان قدّس سرہ العزیز کے متولّی تھے حضور مین نواب بہادر کے آ
تبرّکات اُس درگاہ کے اور تسبیح خاک پاک اور ایک جلد کلام مجید بخط ولایت
ہدیہ گذرانا نواب قدر شناس نے اُن بزرگون کے ساتھہ دربارہ حالات و
کرامات حضرت ٹیپو سلطان مبرور دیر تک گفتگو کی اور رخصت کے وقت
ہر ایک کے دامن امید کو زر و جواہر سے مالامال کیا اور ایک سو ایک اشرفی
نذر اور شامیانہ زربفت مع استادہ ہی طلائی واسطے درگاہ حضرت ٹیپو
سلطان علیہ الرحمۃ والغفران کے بھیجا اور داروغہ مطبخ خاص کو یہ حکم ہوا کہ
درگاہ مین جا کر الوان نعمت شاہانہ طیار کروا دے اور اسباب اور اقسام مصالح
و عطریاّت وغیرہ جو طعام اور فاتحے کے لیئے چاہیئے کارپردازون سے ہرکار خانے
کے لیکر ساتھہ لیجاوے کہ وقت حاجت کے کسی چیز کی تلاش کرنی نہ پڑے

چنانچہ حسب الحکم عمل مین آیا اِس اثنا مین جاسوسونکی زبانی حضور مین واضح ہوا کہ عبدالوہاب خان برادر نواب محمد علی خان نے قلعہ چتور مین اذوقہ و اسباب جنگ کا جمع کرا اپنے دیوان اور چند راجاؤن کو محافظت کے لیئے چھوڑ خود قلعہ چندرگری مین قیام اختیار کیا ہی اور ارادہ رکھتا ہی کہ عنقریب چیناپٹن مین پہنچکر صاحبان انگریز بہادر سے استمداد کر آرکاٹ کی طرف متوجہ ہو اِس خبر کے سنتے ہی نواب بہادر کا شعلۂ غضب بھڑکا چاہا کہ واسطے استیصال کرنے عبدالوہاب خان کے چڑھ دوڑے اِس مین میر علی رضا خان نے شفیع ہو کر عرض کی کہ عبدالوہاب خان نے تو اپنے بھائی سے رنجیدہ ہو گوشۂ قناعت اختیار کیا ہی اُس بیچارے کی کیا قدرت کہ خیال جنگ کا دل مین باندھے بلکہ یقین ہی کہ اگر حرف طلب کا حضور کی زبان پر گذرے تو سر کے بل حاضر ہوا اِس بات کے سنتے ہی میر معین الدین کو یہ حکم ہوا کہ نواب عبدالوہاب خان کو حضور مین حاضر کرے اور میر علی رضا خان کو واسطے گوشمالی راجگان نواح آرکاٹ اور انتظام دینے اُسکے روانہ کیا اور شاہزادہ فیروز بخت کو ساتھ جمعیت پانچ ہزار سپاہیان بار و دس ہزار پیادہ و پانچ ہزار سوار کے واسطے فتح کرنے غربی قلعجات آرکاٹ اور ضبط کرنے مضافات اُسکے رخصت فرمایا جب سید صاحب اُس جنود قاہرہ کے ساتھ قلعہ چتور کو محاصرہ کر قلعدار کو خالی کر دینے قلعہ کا پیام بھیجا قلعدار نے عذر عدم اجازت نواب عبدالوہاب خان کا پیش کیا سید صاحب نے دوسرے روز کمال مردانگی و شجاعت سے اپنے پر دل والون کے ساتھ قلعے پر چڑھ گیا اور سب قلعے والون کو بضرب تیغ و سنان اوج رفعت سے غار نیستی مین ڈالا اور ویسا حصار فلک آثار جسکا فتح ہونا اِس سرعت کے ساتھ فہم و وہم مین نہ آتا تھا مفتوح ہو گیا سید موصوف نے تمام

مال و متاع و آلات جنگی تصرّف مین لا ایک قلعہ دار معتمد اپنی طرف سے قلعے مین چھوڑ قلعے ہرچند رگری کے تاخت کی اور وہان پہنچکر عبدالوہّاب خان کو واسطے حاضر ہونے حضور حیدری مین لکھ بھیجا چونکہ ہوش وحواس خان ذی شان کے سنّے سے خبر مسخّر ہو جانے قلعے چتّور کے ٹھکانے نہ تھے اور اُسکے مشیر بوقلمونی روزگار کو دیکھ عالم حیرت مین بناچار خان امارت نشان نے اپنے اہل حرم سے دربارۂ صلح و جنگ مشورہ کر تحریر کرنے مین جواب مکتوب سیّد صاحب کے تاخیر کی دوسرے روز ایسا اتّفاق ہوا کہ چند سوار و پیادے لشکر سے سیّد صاحب کے جو لکڑی گھاس کے واسطے دامن کوہ مین لیئے تھے قلعدار سادہ لوح نے جب قلعے کے اوپر سے اُن سوار پیادون کو دیکھا یورش کا گمان کر توپ چلایا اِس حرکت کا واقع ہونا جو منافی آثار صلح کا تھا طبع پر سیّد صاحب کے ناگوار ہوا فی الفور ایک عرض داشت متضمّن بغاوت عبدالوہّاب خان حضور مین ارسال کی اور ایک بڑی توپ پہاڑ پر چڑھا گولہ زنی شروع کردی اتّفاقات سے پہلا ہی گولہ خان رفیع المکان کی حرم سرا مین جا گرا وہان زلزلہ پڑ گیا اِس مین دوسرا گولا چھت پر مطبخ کے پہنچا چھت گر پڑی اور رواویلا مستورات مین مچ گیا اِس حال تباہ کو معاینہ کر خان عالی مقدار بے حس و حرکت ہو بستر مدہوشی پر گرا مستورات نے جب خان صاحب کو چراغ صبحدم کی مانند حالت نفس شماری مین دیکھا ایک خط اِس مضمون کا لکھکر سیّد صاحب کو بھیجا کہ اگر آپ کو قلعہ اور ملک مقبوضہ ہمارا لینا منظور ہی تو حاضر ہی مگر چونکہ ہمارے خاوند کا مزاج جادۂ اعتدال سے منحرف ہی اِس لئے چاہیئے کہ آپ گولندازونکو حکم دین کہ توپونکی صدا سے دماغ کو اُسکے زیادہ تر پریشان نکرین جب وہ مکتوب سیّد صاحب کو پہنچا اُنکو یہہ جواب لکھ بھیجا کہ آپ لوگ معہ نواب صاحب باطمینان خاطر یہان

شریف لاوین کوئی دقیقہ پاس داری مین عزّت و حرمت کے فروگذاشت نہوگا
جب یہہ مکتوب وہان پہنچا خان والا شان مع عیال و اطفال قلعے سے نکل لشکر
مین تسیّد صاحب کے آیا تب سیّد صاحب نے ایک قلعدار امانت شعار اپنی
طرف سے قلعے مین چھوڑ تمام مال اسباب ضبط کر مع خان رفیع المکان وغیرہ
حضور مین پہنچکر سرمایہ مفاخرت حاصل کیا اور نواب بہادر نے خان
رفیع المکان کو مع اُسکے تبعہ و تحفہ بدرقہ معقول ہمراہ کرسر یرنگپٹن کو روانہ فرمایا
اور سلطان جوان طالع ایک مہینے کے عرصے مین قلعہ ماہی منڈل و کیلاس گرتھ کو
مفتوح کر لشکر فراوان اور اسباب حرب بے پایان کے ساتھ ساتگرتھ کی طرف
جسکی حصانت و رزانت ہفت اقلیم مین مشہور ہی متوجّہ ہوا اور محاذی قلعے
کے میدان وسیع مین فیل سوارہ جیسے مہر انور کوہ خاور سے طلوع ہوتا ہی
ساتھہ کمال جاہ و جلال توزک سواری کے جلوہ فرما بینونکی آنکھونکو خیرہ کیا

نظم

سواران اسپان تازی نژاد — بہ سرعت گرو بردہ از تند باد
ز سہم سواران زرّین رکاب — زرہ پوش گردید ماہی در آب
سنان ہای نیزہ بروی ہوا — چو انجم درخشان شدہ بر سما
علم ہای سرخ و سفید و سیاہ — بگرداندہ رنگ از رخ مہر و ماہ
بہ بستہ بہر توپ گل گون لوا — چو آتش فشاندہ لب اژدہا
ز خیل جوانان بندوق بند — فزودہ دران دشت رونق دوچند
قباہای رنگین بمیدان جنگ — چو ابر بہاری شدہ رنگ رنگ
درخشیدن چار آئینہ ہا — شدہ صیقل زنگ از سینہ ہا
کمان کیانی یلان کردہ زہ — بہ ابرو ز کین بر فگندہ گرہ

بدوش یلان نیزهٔ ده ادرش　　سنانها بسم یافته پرورش
درخشان سنادیق زهر آبگون　　چو مارے کہ از پوست آید برون

اگرچہ ولی محمد خان قلعہ دار اُس حصار فلک آثار کا اور سیّد مخدوم رسالہ دار
اور محمد مولا جو معتمدون سے نواب محمد علی خان کے معہ دو ہزار سپاہی اُسکی
حراست کے واسطے مامور تھے اور قلعہ بھی اذوقہ و اسلحہ سے معمور تھا مگر معاینہ
کرنے سے کوکبہ جاہ و جلال سلطان کے اُن سب کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا
اپنی جان کی حفاظت قلعہ کی صیانت پر مقدّم جان اُسّے آگے کہ نوبت شمشیرزنی کی
پہنچے حضور مین حاضر ہو کلید قلعہ حوالہ کر نوید امان پا مطمئن ہوے سلطان ایک
معتمد جان نثار کو معہ فوج جرّار واسطے حفاظت قلعے کے متعیّن کر خود بدولت
واسطے تسخیر کرنے انبورگڑھ کے جو وہان سے تین کوس پر تھا متوّجہ ہوا اگرچہ
اُس حصار مین صرف ایک کپطان معہ چند کمپنی سپاہیون کے مقیم اور اذوقہ
بھی کم تھا باوجود اُسکے وہ رستم جگر پندرہ روز تک جنگ کرنا و داد تہوّر قلعہ
داری کی دیتا رہا آخرکار جب دیوار حصار کی گولون کی ضرب سے گر پڑی ناچار
قلعے کو تسلیم کر دیا سلطان قلعہ داری اُس قلعے کی زین العابدین خان نائط کو تفویض
فرما وہان سے مراجعت کر سعادت مین پاے بوس والد بزرگوار کے فائز ہوا
چونکہ لوح خاطر عاطر بر نواب بہادر کے یہہ منقوش تھا کہ جس طرف سلطان
اقبال مند سمند گیتی نورد کو مہمیز کرتا ہی شاہد فتح مرآت تمنّا مین منہہ دیکھاتا ہی
اِس سبب ثانیاً حکم ہوا کہ وہ کمک کو محمد علی کمیدان کے عازم ہو اور تسخیر کرنے مین
قلعے راے اپلور کے تدبیر و کوشش شایستہ عمل مین لاوے اگرچہ سلطان کو زبانی
مخبرون کے مفصّل یہہ معلوم ہوا تھا کہ اُس قلعے مین کرنیل لانگ بہادر نے پاے
ثبات قایم کر ماکولات و مشروبات و آلات حرب ذخیرہ کیا ہی اور جب تک

تمام لشکر متوجہ نہوگی محاصرہ اُس قلعے کا متعذر رہی مگر چونکہ حکم سے والد بزرگوار کے
کچھ گزیر نہ تھا پھر سامان سفر کا درست کر کوچ کیا اور محمد علی کمیدان کو معہ اُسکی
فوج ہمراہ لیکر راے ایلور کی طرف تاخت کی جب کرنیال بہادر نے ورود
سے شاہزادے روشن اختر کے خبر پائی فی الفور سپاہیان قادر انداز کو اُوپر کوہ
ساجرہ گوبرہ و مرتضی گڈھ کے تعین کر توپین صاعقہ بار اُسپر چڑھا ایسا لڑا کہ
کسی طرح کمند تدبیر کی اُسکے ذروے پر پہنچ نہ سکی اور اگرچہ محمد علی کمیدان
نے مکرر حملے مردانے کئے اور چاہا کہ کسیطرح کوہ ساجرہ پر چڑھے پر بندوقون
اور توپون کی شیلک سے اُسپر صعود کرنا میسر نہوا تب شاہزادہ فیروز بخت نے
فتح ہونا اُس قلعے کا بغیر بڑی بڑی توپ اور فوج کثیر کے متعذر سمجھ حضور والا مین
عرضداشت اِس حال کی روانہ کی نواب روشن ضمیر نے اُس نور دیدہ کو اپنی
نظر سے دور رکھنا اور کام کے مردون کو پروانہ وار آتش پر ڈالنا مصلحت نہ
دیکھ پروانۂ کرامت نشانہ درباب مراجعت صادر فرمایا اور سردار کو سواران
یلغار کر کے یہ حکم دیا کہ تین سو سوار اور ایک ہزار سپاہی ہمراہ لیکر انگریزون کی
رسد مار تا رہے بعد اِسکے نواب بہادر کو تسخیر کرنا ملک جنوبی آرکات کا
منظور ہوا رستم علی خان فاروقی کو معہ دو ہزار سوار و دو ہزار پیادہ کرناٹکی و ایک
ہزار سپاہی واسطے فتح کرنے کوہستان چنجی کے رخصت فرمایا اور روشن خان
دستہ دار نے معہ دو ہزار پیادہ اور ایک پلٹن سپاہی و ایک ہزار سوار خوش
اسپہ واسطے مسخر کرنے کوہ سوکال کے مامور ہو منزل مقصود کی طرف کوچ کیا
چنانچہ اِس قلعے کے پورب طرف میدان ہموار مین اُسنے جا کر ڈیرا کیا اور مسٹر
جوزف کو جو انگریز بہادر کی طرف سے قلعہ داری مین مامور تھا پیام بھیجا کہ اگر تم
ساتھ نواب بہادر کے راہ اطاعت کی چلو اور قلعے کو ہمارے حوالے کرو تو

ہوشیر لالی کی طرح منصب و جاگیر شایستہ تمکو بھی عنایت ہوگی مگر مسطر موصوف نے حمیت مردی کو کام فرما پیام صلح کو بگوش رضا نسن جنگ پر آمادہ ہوا روشن خان نے یہ حال دیکھ آبادی کو دامن کوہ کے جلا خاکستر کیا اور عیال و اطفال کو سپاہیون کے جو قلعے مین آمادہ جنگ تھے اسیر کر لیا اِس توقع پر کہ وے اپنے عیال و اطفال کی اسیری کی خبر سن لڑنے سے باز آئینگے مگر اُن جوانون نے پاس نمک کو اپنے عیال و اطفال کی رہائی پر ترجیح دے بندوقون کی باڑھین مار بہتون کو ہلاک کیا اِس درمیان مین رستم علی خان نے ایک ہفتے کی سعی مین کوہ کشن کندہ و جنید کندہ جو سب پہاڑون سے زیادہ بلند اور اور کئی قلعے جو باہم متصل تھے فتح کیا اور محی الدین خان قلعہ دار والاجاہی کو معہ ایک شخص عہدہ دار انگریزی اسیر اور قلعون کو حیدری دولت خواہون کے سپرد کر ترنا ملی کی طرف عازم ہوا اور شاہزادہ بلند اقبال جو ساتھ فوج ظفر موج کے واسطے تسخیر کرنے کرناٹک گڈھ وغیرہ کے گیا تھا ادھونی گڈھ و علی آباد مین محاذی قلعے کرناٹک گڈھ کے پہنچکر گولندازون کو حکم دیا کہ حصار کی دیوار کو گرادین توپچیان بہرام صولت نے اگرچہ توپین پہاڑون پر چڑھائین پر بسبب غایت ارتفاع کے گولے دیوار حصار مین نہ لگ سکتے تھے اِس لیئے شاہزادے نے چوتھے روز حکمت عملی سے چند آدمی کو اسیرون سے متوطنان آرکات کے بانعام واکرام خوش دل کر رہائی بخشی اِن اسیران احسان دیدہ نے قلعے مین پہنچکر کیفیت مسخر ہونے شہر آرکات اور چھنپ جانے نواب محمد علی خان کی معہ خصوصیات فتح ہونے بہت سے قلعون کی قلعہ دارا ورکمیدان محافظ قلعہ پر ظاہر کر اُن سب کو گرداب اضطراب مین ڈالا تب اُس جماعت نے واسطے دریوزہ امان جان و ناموس کے ایک شخص معتبر کو حضور مین شاہزادہ بہادر کے بھیجا اُسنے فی الفور قولنامہ عنایت

کیا اہان قلعہ اُسکو دیکھتے ہی قلعہ اولیاے دولت کو تسلیم کر خود نکل گئے شاہزادہ بہادر سب مال و اسباب قلعے کا ضبط کر قلعہ دار معتبر وہان تعین فرما بعد نظم و نسق مضافات قلعے کے کوہ راوت و نیلور کی طرف لواے شوکت بلند کیا اور دو روز مین اُسکو بھی مفتوح فرمایا ک گدھ کی طرف متوجہ ہوا اِس قلعے مین صاحبان عالیشان کی طرف سے ایک کپطان دو سو جوان سے محافظت مین اُسکے مستعد تھا جب اُسنے قلعے پر سے دیکھا کہ شاہزادہ تالاب کے کنارے سمت غربی قلعے بر جنگ کو آمادہ ہی ایسی گولہ زنی شروع کردی کہ بہادران لشکر کو اتنی فرصت نہ ملی کہ پہاڑ پر صعود کر مورچے بنائین الغرض قلعہ دار نے غنیم کے مدافعہ کرنے مین کسیطرح کمی نہ کی مگر اتفاق یہہ ہوا کہ تالاب قلعے کا جو مایہ حیات اِن سبھون کا تھا خشک ہو گیا ناچار وے سب مضطر ہو کر اپنے سردار سے مستدعی اِس امر کے ہوئے کہ شاہزادے سے صلح کی استدعا کرین قلعہ دار نے اہل قلعے کی بیدلی دیکھ یہہ پیام بھیجا کہ اگر آج کی شب گولہ اندازی موقوف فرمائین تو کل قلعہ تسلیم کر دیا جائیگا شاہزادہ اِس پیام سے خوشدل ہو توپچیون کو منع فرمایا اُسی شب اتفاقاً ابر سیاہ بے موسم گھیر آیا اور اِس قدر برسا کہ تالاب خشک قلعے کا بھر گیا علی الصباح قلعہ دار نے ہمراہیون سے مشورہ کیا سبھون نے عرض کی کہ قلعے مین آذوقہ و گولہ و باروت کی کچھ کمی نہین اور پانی جو موجب حیات ہی فضل الٰہی سے موجود اب صلح کرنی کچھ ضرور نہین لڑ مرنا آبرو ریزی سے بمراتب بہتر ہی سردار نے جب سپاہ کو طالب رزم دیکھا بساط صلح کو اُلٹ گولہ و بندوق زنی پر مستعد ہوا شاہزادے نے جب رنگ معاملہ کا دگرگون دیکھا غضبناک ہو توپچیون کو حکم دیا کہ چوٹی پر پہاڑ کے توپین چڑھا گولون کے اولے قلعے پر برساوین اگرچہ انان قوی بازو ہر روز مورچے آگے بڑھاتے جاتے تھے پر محصورون کے ہاتھون سے

ہرروز ایک صدمہ عظیم اُنھیں پہنچتا تھا وہ سردار دلاور اسی طرح اتھائیس روز تک کارنامہ رستم و اسفندیار کا نمایان کرتا اور فوج دریا موج سے لڑتا رہا آخر کو جب تالاب قلعے کا پھر خشک ہوگیا اور سواے آبروے مردان جنگی کے پانی کا نشان وہان نرہا پیاس کے مارے طاقت سپاہیون کی طاق ہوگئی تب پھر سب مجبوری سے خواہان امان ہوے لیکن چونکہ کار مدارا سے گذر چکا تھا اور بہت سے بہادران نامی حیدری بھی کام آئے تھے محصورونکے معروضہ نے درجہ اجابت کا نہ پایا اور فوج ظفر موج کو یورش و قتل عام کا حکم صادر ہوا جوانان شمشیر شکار نے فوراً حصار پر چڑھ آب شمشیر سے اُن جگر سوختگونکو سیراب کیا اور قلعدار کو عزّت و احترام کے ساتھ حضور مین لائے بعد فتح شاہزادہ والاشکوہ اُس ملک مین قلعدار کارگزار و امین کاردان مقرّر کر معہ نقود و اجناس فراوان حضور حیدری مین حاضر ہو سعادت کونین حاصل کی'

لشکر کشی کرنا جنریل سرایری کوٹ بہادر کا مدراس سے بالا گھاٹ پر

جب شاہزادہ ہمایون طالع معہ غنایم موفور بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا جاسوسونکی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ جنریل کوٹ بہادر جو فنون صف آرائی مین یگانہ زمانہ اور بعد تنظیم و تنسیق ملک بنگالے کے ولایت کو گیا تھا دریندولا پھر وہان سے واسطے کفایت مہم جنگ نواب بہادر کے مامور ہو مدراس مین آکر نواب محمد علی خان کے ساتھ ملاقات کر دو ہزار تفنگچی اور تین سو سوار اُسکے ہمراہ لے معہ خزانہ و ساز و سامان جنگ اب اُسنے نواح مین دکل و یلور کے خیمہ کیا ہی نواب بہادر نے یہہ خبر سن اپنے سوارونکو سرکردگی مین سیدی ہلال

غلام علی خان بخشی کے منفائے کے طریق پر رخصت کرخود بدولت بھی عقب اُنکے آرکات کو روانہ ہوا اور جنریل بہادر نے نواب بہادر کے ورود سے پہلے ہی قلعہ کرشک پالہ کو جو ملا زمان حیدری کے تصرّف مین تھا محاصرہ کیا اور صبح ہوتے ہی بہادران لشکر انگریزی نے ہمّت کرساتھ مد د طناب وزینے کے اُس قلعے پر چڑھ محافظان حصار کو تہ تیغ کیا قلعہ دار دو ساعت تک داد جوانمردی کی دے شہید ہوا جنریل بہادر بعد فتح ازوقہ وغیرہ جو کچھ قلعے مین تھا سب اپنے لشکریان منصور پر تقسیم فرما وہان سے کوچ کر سواد اجراوا کم مین خیمہ کیا اور روشن خان دستہ دار واسطے فتح کرنے برموکال گدھ کے حضور حیدری سے رخصت ہو باتّفاق رستم علی خان فاروقی قلعے کو محاصرہ کیا پر جب یہہ خبر پائی کہ بہ سبب قریب پہنچنے لشکر قاہرہ جنریل بہادر کے قلعہ دار کو اِستظہار کلّی بہم پہنچا محاصرے سے ہاتھ اُٹھا اُردو ےمعلّی کو روانہ ہوا اور جنریل بہادر قلعہ برموکال گدھ مین بے مزاحمت و منازعت پہنچ قلعہ دار کو عوض مین اُس جگر داری کے انعام واکرام سے بہت سا سرفراز کر اپنے ساتھ لیا اور دوسرے سردار کو وہان کے قلعہ داری پر مامور فرما وہان سے پھلچری کی طرف کوچ کیا اور ایک تاجر سے اسباب رسد کا بہت سا خرید فرما کوہ مور کی طرف تاخت کر محاذی قلعے کے جا ڈیرا کیا اور واسطے بھیجنے سامان جنگ وآذوقہ کے دریا کی راہ سے کونسل مدراس کو لکھہ بھیجا اِس عرصے مین نواب بہادر نے بھی معہ حشر لشکر جو مور و ملخ سے زیادہ تھا دو فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کر واسطے دریافت کرنے مکنون ضمیر جنریل بہادر کے چند روز صف آرائی نہ کی جب معلوم ہوا کہ جنریل بہادر جب تک جہاز مدراس سے نہ پہنچیے جنگ مین سبقت نہ کریگا نواب بہادر نے میر علی رضا خان کو ساتھہ اُس قدر فوج کے جو اُسکے ساتھہ متعیّن تھی اور رسیدی

ہلال کو معہ پانچ ہزار سوار اور غازی خان کو معہ سواران یلغار کرواسطے مقابلے جنرل بہادر کے چھوڑ معہ توپخانہ و لشکر محمود بندر کی طرف نہضت فرمایا اور شاہزادہ جوان بخت کو سات ہزار سوار خونخوار اور پانچ ہزار سپاہی جرّار اور پچیس ضرب توپ صاعقہ آشوب کے ساتھ رخصت کیا کہ نواح نتھرنگر و تنجاور مین نیران عناد مشتعل کر جو کچھ تر و خشک نظر آوے سب جلا خاکستر کرے چنانچہ شاہزادے نے پہلے نواح تنجاور مین جو رشک باغ ارم تھا اس قدر آتش زنی و غارتگری کی کہ آشیان گاہ بوم بنایا

نظم

بہر جا کہ طوفان لشکر رسید — تو گوئی کہ صرصر بہ آذر رسید
ازان بوم کندند اشجار و باغ — در و بام شد آشیان گاہ زاغ
ز بس سوختن در تمامی دیار — نماندہ یکی چوب جز چوب دار

بعد قتل و غارت اجناس مغروتہ حضور مین روانہ کرواسطے مرمّت کرنے قلعے نرکاتت پلی و شاکوتہ کے کار پردازون کو تقیّد فرما نتھرنگر پر تاخت کی اولیاپور و دیارپالے مین تھانہ چھوڑ وہان سے شبا شب کوچ کر ساحل پر رود کاویری و کوردم کے معابد قدیم کو ہنود کے جو اقمشہ نفیسہ اور جواہر نادرہ سے بھرے تھے خالی کیا اور بعد قتل عام اور منہدم کرنے بتخانون کے دونون ندی پار ہو کالی کوتے کی طرف جو حصار سے ترچناپلی کے چھ میل مشرق کی طرف واقع ہے کوچ کیا ہنوز منزل مقصود کو نہ پہنچا تھا کہ کوکبہ نواب بہادر کا نمایان ہوا سلطان دولت قدم بوس حاصل کر ہمرکاب ہوا نواب بہادر نے حدود مین ترچناپلی کے پہنچ سوارون کو واسطے تاخت و تاراج اُس نواح کے حکم دیا اور اُن یلغارون نے کوئی دقیقہ نہب و غارت سے فروگذاشت نہ کیا اس اثنا مین ایک سردار انگریزی

میجر ہال نام جو قلعے سے نکل چھہ سو سپاہیان نو ملازم کو قواعد جنگ تعلیم کر رہا تھا
معہ دو ضرب توپ تاخت کر شیلکون سے گرمی بازار غارت گرون کی سرد کر اُنھون
کے تعاقب مین روانہ ہوا اور وے اُسے آہستہ آہستہ چرکل کی طرف جہان
اور سوار معہ توپ خانہ کمین گاہ مین منتظر تھے لگا لیچلے چونکہ میجر ہال حال کمین گاہ سے
خبر دار نہ تھا بے باکانہ شیلک مارتا آگے چلا جاتا تھا جونہین قریب کمین گاہ کے پہنچا
فوج حیدری چارون طرف سے اُسکو نرغے مین لا بندوقون اور توپون کی
بارڑھین مارنے لگی سپاہیان نو آموز اکثر کشتہ و زخمی ہوے میجر حال نے یہہ
نقشہ دیکھہ کتنے آدمیون کو مار کر قلعے کی طرف جلد گھوڑا اُٹھایا اِس حالت مین علی
نواز نام ایک سوار حیدری نے جست پہنچکر کئی وار شمشیر کے میجر پر کئے مگر چونکہ
صیانت ایزدی نے سپر داری کی کچھہ آسیب اُسکو نہ پہنچا اور وہ شجاعت
پناہ صحیح و سالم قلعے مین داخل ہوا نواب بہادر بعد فتح سواد چرکل پارتھ مین خیام
اقبال نصب کروا تبرداروں کو حکم دیا کہ لکڑیان مورچے باندھنے کے لئے جمع
کرین اور قلعے مین میجر ہال وکرنیل لگسن بہادر و شادی خان تحصیلدار سپاہیان
قدیم و ساکنہ شہر کو جمع کر قلعے کی حراست مین مشغول ہوے دو تین روز کے
عرصے مین لشکریان حیدری اسباب قلعہ کشائی کا مہیا کر یہہ ارادہ رکھتے تھے
کہ شب کو قلعے پر ہلّا کرین کہ ناگاہ عرض داشت نواب میر علی رضا خان وغیرہ کی
نظر سے نواب بہادر کے گذری جسکا مضمون یہہ تھا کہ جنریل کوٹ بہادر نے معہ
سپاہ و سامان کثیر محمود بندر کی طرف نہضت فرمائی نواب بہادر نے واسطے مدافعے
جنریل کے اُسطرف کی روانگی کو مقدّم جان معہ توپ خانہ و تمام فوج دریا موج
قلعے کے محاصرے سے ہاتھہ اُٹھا کوچ فرمایا جب کئی منزلین طی ہوئین سید ہلال
بخشی جو مقدّمۃ الجیش تھا سوادبا کورین ساتھہ فوج قاہرہ انگریز بہادر کے دوچار ہوا

وصف

اور داد جوانمردی کی دے معہ تین سو جوان جام شہادت پیا تب جنریل بہادر نے
بسرعت تمام راہ طی کر محمود بندر مین داخل ہو شب بہ آسایش بسر کر
علی الصباح قلعے صلنبر پر یورش فرمایا چونکہ یوسف خان قلعہ دار پاے ثبات قایم
کر تیر و تفنگ سے لشکر انگریز بہادر کو جواب دیتا تھا اِس سبب سے جنرل
بہادر نے ضایع کرنا بہادرون کا مناسب نجان محمود بندر کی طرف پھر مراجعت کی
اِس اثنا مین نواب بہادر معہ لشکر و توپ خانہ راہ مین حایل ہو تودون پر ریگ
کے جو ساحل دریا پر واقع تھے توپین چڑھا حکم شیلک کرنے کا دیا اور خود
بدولت سائے مین ایک تودے کے کرسی پر بیٹھ بہادرون کو جنگ پر تاکید و تحریض
کرنے لگا میر علی رضا خان بہادر کو فرمایا کہ سپاہ انگریزی کی پشت پر تضییق
محاصرے مین سعی کرے اور شاہزادے کو حکم ہوا کہ موشیر لالی کو معہ فوج و
رسالون کو سید حمید و شیخ انصر و شیخ عمر و شجاع الدین کے ہمراہ لیکر جنریل بہادر سے
مقابلہ کرے اور اُسطرف سے جنریل بہادر نے بھی اپنی سپاہ کی صفین
باندھے ہوئے توپین صاعقہ بار پیش کئے ساحل دریا سے روانہ ہوا جو نہین دونون
فوجین مقابل ہو لڑنے لگین صدمے سے توپون کی شیلک اور بندوقون کی باڑھ
کے زمین ہلنے اور برق سے بانون کے آنکھین خیرہ ہوئین صبح سے دوپہر
تک بازار موت کا گرم رہا یہان تک کہ اُس ریگستان مین سواے لاش مقتولون
اور اجساد مجروحون کے کچھ اور نظر نہ آتا تھا اِسی حالت مین جب ہرکارون
کی زبانی نواب بہادر کے سائے مین تودۂ ریگ کے بیٹھنے کی خبر جنریل بہادر نے
سنی معہ اپنی سپاہ اُس طرف چڑھ دوڑا اور دو جہاز جو مدراس سے کمک کو
آ دریا مین لنگر ڈالے ہوئے تھے اُن کے گولندازون کو یہ حکم دیا کہ فوج حیدری
پر گولون کا مینہہ برساوین اِس اثنا مین میر علی رضا خان بہادر نے دریا کے کنارے

سے گھوڑے سے اُٹھا چاہا کہ پشت پر لشکر انگریز کے پہنچکر لوٹ پاٹ کا ہاتھ اہل بنگالہ پر
بڑھاوے کہ ناگاہ ایک گولا جو مانند تیر قضا کے بے خطا تھا جہاز سے اُس شجاعت
پناہ کے بازو پر لگا عنان اختیار ہاتھ سے جاتی رہی پشت زین سے زمین پر گر پڑا اُسکے
رفیقون نے اُسکو حالت نزع مین ایک پالکی پر ڈال حضور مین لائے نواب
بہادر نے جب پالکی کھولی دیکھا کہ طایر روح میر موصوف کا قفس عنصری سے
اُڑ گیا ہی دل نواب بہادر کا مفارقت سے اُس رفیق قدیم کے نہایت غمگین ہوا
اور اُس مرحوم کی نعش کو صندوق مین رکھوا سریرنگاپٹن کو روانہ فرمایا چونکہ شاہزادہ
ٹیپو حقیقی بھانجا میر مغفور کا تھا اُسکی ساری فوج جنود مین شاہزادے کے مضاف ہوئی
اور اُسکا سب اسباب معہ گھوڑے ہاتھی وغیرہ شاہزادیکے حوالے کیا گیا اور میر
مرحوم کے فرزند نواب قمرالدین خان کو نواب بہادر نے خلعت ماتم پرسی کا عطا کر
تربیت کے واسطے اُسکا ہاتھ ہاتھ مین شاہزادے کا نگار کے دیا اور چند
روز واسطے تیمارداری زخمیون اور آسایش دواب کے جنگ مناسب
نجان نیکناپیتھ کی طرف متوجہ ہو مجروحون کو بحفاظت تمام آرکات کو روانہ کرکار
پردازونکو حکم دیا کہ جرّاح حاذق واسطے معالجے کے تعیّن کرین اور سیّد صاحب
کو حکم ہوا کہ اپنے دستۂ سوارون کے ساتھ معہ کئی ہزار پیادے نواح تنجاور و
نتھر نگر کے انتظام کو روانہ ہو جنرل بہادر نے پھلچری کی طرف نہضت فرما
بر موکل گڑھ کی راہ سے فرنگی کوہ مین داخل اور وہان کے محال و پرگنون کے
بند و بست مین مشغول ہوا نواب بہادر نے کئی روز نواح نیکناپیتھ مین سیر
و شکار کرتے ہوے ترواوی کی راہ سے منزلین طی کر سواد بندی مین متّصل
ایک باغ کے جو پہاڑ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر تھا لواے اقبال بلند
کیا اُس پہاڑ کے سردار نے ایک جماعت دامن کوہ مین دیکھ اپنی سپاہ کو

حکم دیا کہ اُنھون نے پہاڑ پر سے اُتر لشکر حیدری کے سوارون کو جو لکڑی
گھاس جمع کرنے کو پہاڑ کی گھاٹیون مین پھر رہے تھے بندوقون کی باڑھ مار کر زخمی
کیا اور گھوڑون کو پکڑ لیگئے جب یہ خبر نواب بہادر نے سنی بہادران لشکر
شکن کو اُس پہاڑ کی تسخیر کا حکم دیا اور اُس کوہ سے دور ایک میدان
وسیع مین خیمے کھڑے کروائے گولندازون نے توپون کو دامن کوہ مین ایک
موقع مناسب پر لگا گولہ زنی سے کوہستانیون کو عاجز کیا اور پیادون نے سنگستان کی پناہ
مین بندوقون کی باڑھون سے اُنھین گھبرا دیا اگرچہ اُس طرف سے ایک شخص صوبہ
دار عبد القادر نام نے چھہ روز تک جنگ رستمانہ کر بہت سے آدمیون کو
زخمی کیا تھا مگر سردار اُس پہاڑ کا جو عشق مین ایک بیسوا کے شیدا و مسلوب
العقل تھا جب محبوبہ اُسکی متحمل آواز توپون کی نہوسکی ناچار بپاس خاطر
اُسکے سر اطاعت و تسلیم پیش رکھ اُس مکان کو حوالے کیا اِسی اثنا مین ہرکارون
نے خبر دی کہ جنریل کوٹ بہادر قلعے ونڈاوسی مین مقیم ہی اور سواران
حیدری اطراف و جوانب مین اُسکے تاخت و تاراج کرنے مین دیہات و مواضع
کے مشغول اِس خبر کے سنتے ہی نواب بہادر ونڈاوسی کی طرف
متوجہ ہوا اور تین چار روز تک انواع تدبیرین قلعہ کشائی کی کین آخر جب صورت
فتح کچھ نظر نہ آئی کفایت اور مہام دولت و بندوبست شہر آرکاٹ کا اِس
مُہم پر مقدم جان موشیر لالی فرانسیس و شیخ انصر و شیخ حمید کو معہ فوج کثیر
واسطے مُحاصرے قلعے کے وہان چھوڑ آرکاٹ کی طرف نہضت فرمائی بعد
روانگی نواب بہادر کے اگرچہ موشیر لالی فرانسیس نے قلعہ شکنی مین قصور
نہ کیا بلکہ تھوڑی سی دیوار قلعہ کی بھی گولے مار مار گرا دی مگر سردار نے
قلعے کے جو مرد تجربہ کار تھا ایسی داد جوانمردی کی دی کہ دندان طمع موشیر

لالی کے کنہ ہو گئے آخر موشیر لالی نے اپنے رفیقون سے بہ مشورہ کہا کہ
مدّت محاصرے کی بہت ممتد ہوئی اور ابتک کوئی کمند تدبیر کی ذروے تک اِس
حصار کے نہ پہنچی اب مناسب یہی ہی کہ اِسکو مکر و فریب سے فتح کیا چاہئے
چنانچہ ایک فرانسیس کو اپنے ہمراہیون سے جو تحریر و تقریر انگریزی مین مہارت
کلّی رکھتا تھا افسر فوج مقرّر اور کئی ہزار سپاہیون کو بلباس انگریزی آراستہ کر
کرگت پالے کی راہ سے قلعے کی طرف رخصت کیا اُس شخص نے قلعے کے قریب
پہنچکر ایک خط مضبدار لشکر انگریز بہادر کی طرف سے بنام قلعہ دار
کے اِس مضمون کا لکھ بھیجا کہ ہم مدر اس سے تمہاری مدد کو متعیّن
و مامور ہو معہ فوج تازہ زور و سامان رسد وافر آپہنچے ہین علی الصّباح قلعے مین
داخل ہونگے قلعہ دار ہوشیار نے خط پڑھکر تو شادمانی و مسرّت ظاہر کی پر جب
نام راقم خط کا دیکھا اُسکو یاد آیا کہ وہ سردار جنریل بہادر کے حکم سے سیکاکول
و گنجام کی طرف واسطے لانے ازوقہ وغیرہ کے روانہ ہوا ہی شک مین پڑا
کہ مبادا موشیر لالی نے فریب کیا ہو اُسنے تمام شب بیقراری مین بسر کی
علی الصّباح جب آواز توپون کی سنی فی الفور دوربین سے دیکھتا کیا ہی کہ ایک
گروہ سپاہ شاہ راہ کرکت پالے کی طرف سے آکر مقابلے مین فوج موشیر لالی کے
صفین آراستہ کین اور دونون طرف سے شیلک بندوقون اور توپون کی ہونے
لگی مگر سوائے دھوین باروت کے ایک آدمی بھی دونون طرف سے نظر نہین
آتا اِس حال کے دیکھتے ہی گمان نے فریب کے جو موشیر لالی کی طرف سے
دل مین قلعہ دار کی گذرا تھا درجہ یقین کا پایا جھٹ پٹ بروج حصار کی توپون
مین گولے چھرّے بھر کر منتظر وقت رہا بعد ایک ساعت کے وہ سردار قلعے کے
قریب آکر قلعے دار کو یہ پیام بھیجا کہ ہم ساتھ خیریت کے پہنچے اب دروازہ

قلعے کا کھول دو کہ قلعے میں داخل ہو آرام کریں قلعدار نے جواب بھیجا چونکہ دروازون کو قلعے کے ہم نے بند کر دیا ہی اس واسطے چاہیے کہ بالفعل تم کنارے پر خندق کے قیام کرو ہم دیوار توڑ کر تمکو قلعے میں بلا لینگے میں سردار جعلی نے اس پیام سے جانا کہ افسون اسکا موثر و کارگر ہوگیا دلجمعی کے ساتھ گھوڑون کی پشت سے زین اتروا سپاہیون کو حکم دیا کہ مطمئن ہو کمر کھول ڈالین جب سب کی کمرین کھل گئین قلعہ دار کنگرۂ حصار کے پیچھے سے اُن کی گفتگو پر کان لگا جونہین لہجہ کلام کا اُن کے سنا و طرز و وضع کو اُس جماعت کے خلاف طور افواج انگریزی کے دیکھا تو بچیون کو حکم شلک کا دیا اُنھون نے حکم پاتے ہی ایسے چھرّے اور گولے مارے کہ سواے چند آدمی کے اور کوئی اُس مہلکے سے بچ کر نہ گیا سب کے سب ٹھکانے لگے تب قلعدار نے اپنے لوگ قلعے کے باہر بھیج گھوڑے ہتھیار مقتولون کے منگوالئے جب یہ واقعۂ ہایلہ نواب بہادر نے سنا بے تدبیری پر موشیر لالی کے بہت سا آشفتہ ہو اُسکو مع اُسکے توابع حضور مین طلب اور دوسرے سواران معتبر اور افسران پرتدبیر کو واسطے محاصرہ کرنے قلعے کے تعین کیا ؛

ذکر اُن محاربات کا جو شاہزادہ ٹیپو سلطان سے نواح ارنی مین سا تھ افواج قاہرہ انگریز بہادر کے وقوع مین آئے اور اُن واقعات کا جو سنہ کیارہ سو چھانوّی ہجری مین واقع ہوے

حن دنون جنریل سر ایری کوٹ بہادر نے بعد جنگ محمود بندر کے مدراس کو معاودت فرمائی تھی اور نواب بہادر تسخیر کرنے مین قلعجات متعلقہ صوبہ

آرکاٹ کے مصروف تھا کرنیل گال بہادر معہ پانچ ہزار سپاہیان ولایتی اور خزانہ موفور اور تین سو ستر کشتی سامان جنگ اور اذوقہ سے بھری ہوئی بنگالے سے مدراس مین وارد ہوا جنریل بہادر نے ورود سے کرنیل موصوف کے بہت خوش ہوکر دو مہینے کے بعد معہ فوج دریا موج ترپاتور کی طرف کوچ کیا اور سیف الملک بہادر خلف نواب محمد علی خان کو بھی ہمراہ لیا جب خبر کوچ جنریل بہادر کی نواب نامدار کو پہنچی کاویری پاک کی راہ سے کوچ فرمایا لیکن مقابلہ ہونے سے پہلے ہی جنریل بہادر نے شبا شب سوادسولنگر مین پہنچکر ڈیرا کیا بعد تین روز کے جب موکب حیدری وہان نمایان ہوا علی الصباح جنریل بہادر مقام فرودگاہ سے سوار ہو ایک میدان وسیع مین جو لایق جنگ کے تھا پہنچکر علم اقتدار بلند کیا اور اُس طرف سے خیل خیل سواران حیدری مقابلے کو پہنچے اور نواب بہادر خود توپخانہ آتش بار پیش کرو رو دعساکر انگریز بہادر کے منتظر رہا اور شاہزادے بلند بخت نے معہ فوج جرّار پشت پر لشکر انگریز بہادر کے آپڑا اُس روز ایک جنگ سخت جسکو کارنامۂ کیخسرو افراسیاب کہا چاہیئے واقع ہوئی دونون طرف کے بہادرون نے جان سے ہاتھ دھو دریاے آتش مین شناوری کی اکثر غریق رحمت ہوے اُس آشوب گاہ مین توپ کے گولے کی ضرب سے کرنیل اسطوارط بہادر کا پاؤن کام سے جاتا رہا اور سیف الملک بہادر گولے کے صدمے سے خانۂ زین سے جدا ہو زمین پر گر پڑا اتنے مین شام نے پردۂ ظلمانی روے آفاق پر تنکایا تب دونون لشکر نے اپنی اپنی فرودگاہ کو معاودت کی بددلی نواب سیف الملک کی دیکھ جنریل بہادر نے اُسکا صحیح سالم پہنچانا نواب محمد علی خان کے پاس اہم جانا چنانچہ علی الصباح جو نہین سفیدۂ صبح نمودار ہوا وہان سے کوچکر ترپاتور کی طرف چلا

وقت

(۲۶۰)

اور سیف الملک کو صحیح و سالم اُسکے باپ کی خدمت مین پہنچا دیا اور خود
واسطے انتظام دوسری مہمّون کے مدراس کی طرف نہضت فرمائی نواب
بہادر نے وہان سے مراجعت فرما کر دو کنچی مین جو بہ سبب کثرت اذوقے وہیمہ
وکاہ کے شایستہ حال سپاہ کے تھا ڈیرا کیا اِس اثنا مین جاسوسون کی زبانی یہہ
معلوم ہوا کہ چند جہاز فرانسیسی سرکردگی مین سپہسالار موشیر ہوئی کے نواب
بہادر کی ملازمت کے لیئے آتے ہین اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ سردار ولندیز بہ سبب
فروخت کرنے آلات حرب کے سرکار حیدری مین تجویز سے صاحبان کونسل
مدراس کے مواخذہ کیا گیا اور کرنیل منرو بہادر واسطے منہدم کرنے قصر شوکت
ولندیز اور فتح کرنے قلعے ناگ پٹن کے متعیّن ہوا اور بعد تلف ہونے ہزارون
مردکار آزمودہ کے وہ قلعہ فتح کر مدراس کو گیا تھا سو آسنے دریںولا وہان سے
مراجعت کرکے چار پلٹن سپاہی اور سات ضرب توپ اور سوارون کے
ساتھ سوادکاری گال مین اُترا ہی اِس خبرکو سن نواب بہادر نے شاہزادے
بلند بخت کو واسطے ملاقات کرنے سپہسالار فرانسیس کے رخصت کیا اور
یہہ حکم دیا کہ اگر اثناے راہ مین کرنیل منرو بہادر کی فوج سے مقابلہ
ہو جاے تو مدافعے مین اُسکے مشغول و مصروف ہو جب شاہزادہ بلند بخت
معہ فوج اُسطرف روانہ ہوا اثناے راہ مین خبر پہنچی کہ کرنیل موصوف نے
جہازات فرانسیس کی خبر آمد آمد سن کر سواد پتا لپور مین ساحل پر رودکورتم
کے ایک باغ مین اقامت کر مسدود کرنے مین راہون کے سعی کر رہا ہی
شاہزادے نے معہ لشکر جرّار شب کو ایلغار کر باغ مذکور مین لشکر کو کرنیل
بہادر کے دور سے محاصرہ کیا صبح کے وقت جب کرنیل بہادر نے اِس مقام سے
کوچ کا عزم کیا اپنے لشکر کو محاصرے مین دیکھ جنگ کو آمادہ ہوا دونون لشکر نے

داد جوانمردی کی دی اُس جنگ ہولناک مین لشکر انگریز بہادر سے میجر ساسن نام سواروں کا سردار اور سیّد غفّار صوبہ دار جو ایک مرد نامور تھا اسیر ہوے چونکہ شاہزادہ بلند اقبال کو ملاقات سپہسالار فرانسیس کی اہم مطالب و مقاصد تھی وہان سے جلد کوچ فرما قریب قلعے گوڈپور کے جا خیمہ کیا اِس اثنا مین سپہسالار فرانسیس لنگرگاہ مین پہنچ انگریز بہادر کے سردار کو جو قلعے کا محافظ تھا پیام خالی کر دینے کا بھیجا سردار مذکور نے لڑنا صلاح وقت نہ دیکھ سب مال اسباب کو جو قلعے مین تھا تعلیقہ کر قلعے کو سپہسالار فرانسیس کے حوالہ کیا اور خود ناگپٹن کو چلا گیا تب سپہسالار فرانسیس نے معہ پانچ ہزار سپاہی فرانسیس جہاز سے اُتر نزدیک قلعے کے خیمہ کیا دوسرے روز شاہزادے کی ملازمت حاصل کر بناے اتّحاد کو استحکام بخشا شاہزادے بلند اقبال نے اُس سے کہا کہ جلد حضور مین نواب بہادر کے روانہ ہو لیکن اُسنے عذر ماندگی راہ اور بہم پہنچانے چارپاے باربردار کا درمیان دیا اور مہلت چاہی تب شاہزادے نے اُسکو اُسی نواح مین چھوڑ اُردوے معلّا کی طرف مراجعت فرما سب حال مفصّل حضور مین ظاہر کیا نواب بہادر نے فوراً ایک پروانہ معہ چار ہزار راس نرگاو واسطے توپ کشی اور بارپاے باربردار روانہ فرما خود بدولت ساتھ جنود نامعدود کے آرکاٹ کا عازم ہوا ہنوز چند میل راہ طی نہ ہوئی تھی کہ خبر پہنچی کہ جنریل کوٹ بہادر معہ سپاہ سحراے ناکلاپور سے گذر کر راے ویلور کا عازم ہی نواب بہادر نے یہہ خبر سن سید حمید و شیخ انصر و موشیر لالی کو معہ جمعیّت شایستہ واسطے حفاظت شہر و قلعے آرکاٹ کے رخصت فرمایا اور شاہزادے کہین عبد الکریم بہادر کو معہ چار ہزار سوار خاصہ اور دو ہزار سپاہی حکم دیا کہ نواح مدراس مین پہنچ کر فتنہ ہنگامہ مچاوے اور راہ رسد و کمک جنریل بہادر کی مسدود کرے اور

شاہزادے ٹیپو کو حکم ہوا کہ نواح ارنی میں جا تسخیر قلعہ اور استحکام میں
تھانوں کے مستعد رہے اور خود بدولت بھی اپنے مقام سے حرکت فرما میدان
دھوبی گرّھ میں خیمہ کیا اِس عرصے میں جنریل بہادر رائے ویلور میں پہنچا ایک
مہینے کے عرصے تک زد و برد کا بازار اِس صورت پر گرم رہا کہ کبھو تو سپاہی
جنریل بہادر کے اُن بیلون کو جو لشکر حیدری میں رسد لاتے تھے لوٹ
لیجاتے اور اہال بدرقہ کو مجروح کرتے اور کبھو جنود حیدری کے سوار آذوقہ
لانے والون پر لشکر جنریل بہادر کے چیرہ دستی کرتے اور رسد کے
محافظون کو قتل کر بیلون کو پکڑ لے جاتے تھے بعد ایک مہینے کے جب جنریل
بہادر نے اپنے مقام فرودگاہ سے نہضت فرما فریب دھوبی گرّھ کے جا
نزول کیا اِس خبر کو سن نواب بہادر لشکر گاہ کو چھوڑ معہ ایک
رسالہ سواران تیز جلو اور توپ خانہ جلد رو کے ایلغار کر مقابلے میں حریف
کے پہنچ ایک باغ میں درخت کے تلے کرسی پر بیٹھ ہاتھیون اور توپون اور
بان دارون سے ایک سد اپنے آگے باندھکر سوارون کو رخصت جنگ کرنے کی دی
جب دونون طرف سے آتش جدال و قتال نے اشتعال پایا جنریل بہادر خود
بہ نفس نفیس تردّد رستمانہ ظہور میں لا سواران لشکر حیدری کو بندوقون کی
باڑھ اور توپون کے گولے سے متفرّق کر اُس باغ کی طرف متوجّہ ہوا اِس
اثنا میں محمد علی کمیدان نے جو چند روز سے بہ سبب بدگوئی غمّازون کے عتاب
حیدری میں گرا اور رسالہ داری سے معزول ہوا تھا مگر سائے کی طرح نواب بہادر
کے پیچھے لگا رہتا اور اُسوقت ایک درخت پر چڑھ تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا
جب مشاہدہ کیا کہ جنریل بہادر طوفان آتش سے تر و خشک ایکسان جلاتا
چلا آتا ہی اور ہاتھیون کی صفون اور توپون و بان دارون سے بہ سبب اضطراب

سے کچھ نہین ہو سکتا اور اگرچہ سوار تیغ زنی مین قصور نہین کرتے مگر قیاس سے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جنریل بہادر آج ہی معاملہ جنگ کو یکسو کیا چاہتا ہی
اور سرداران حیدری ہرچند دست بستہ ہو عرض کرتے ہین کہ اِس
طوفان بلا کے آگے سے کنارہ ہونا چاہئے نواب بہادر غایت غضب سے سواے
تاکید جنگ کے کوئی اور حرف زبان پرنہین لاتا اور ہواخواہونکی عرض کو مطلقا
نہین سنتاہی تب کمیدان شجاعت نشان نے فی الفور درخت سے اُتر سر
نیاز پاے مبارک پر رکھہ الحاح وزاری کی یہان تک کہ شعلہ قہر نواب بہادر کا
کچھ منطفی ہوا تب سوار ہو کر ارنی کی عصمت کو متوجّہ ہوا اور کمیدان تنہا گھوڑے
کو جولان دے ایک نفر طنبور نواز اور ایک علم بردار کو قتل کر نواب بہادر کے
ہمرکاب ہو لیا نواب قدر شناس نے لشکرگاہ مین پہنچ محمد علی کمیدان کو خلعت
فاخرہ و جواہر گران بہا اور خدمت رسالہ داری سابق دستور پر عنایت کر
سرفراز و ممتاز کیا اور جنریل بہادر نے دوسرے روز جنگ گاہ سے کوچ کر سواد
علیاباد مین خیمہ کیا جب یہ خبر نواب بہادر کو پہنچی اِس گمان پر کہ جنریل بہادر
بارامحال یا ترچناپلی کا قصد رکھتاہی سواد ارنی سے خیمہ اُٹھا بُگ مار پیٹھ کے
متصل ڈیرا کر یغماگرون کو واسطے تاخت و تاراج کرنے اُس نواح کے
حکم دیا چنانچہ اُنھون نے ایک برگ کاہ بھی اُن موضعون مین باقی نرکھا اور
بہت سے جورو لڑکے رعایا کے اسیر کرے گئے جنریل بہادر نے وقت
شب مقام گاہ سے کوچ فرما اگلی فوج حیدری پر جو شارع عام پر ارنی کے
تھی شبخون مارا اِس شب تار مین سواران حیدر علی بیگ رسالہ دار نے
ناموس مردی کو نگاہ رکھا اور جنریل بہادر نے بر جناح استعجال ارنی کے
متّصل پہنچ قلعے کو محاصرہ کیا اور سپاہی انگریزی ہلّا کر قلعے کے دروازہ تک بار ہ

مارتے ہوے پہنچے یلن سیدی امام نام قلعدار نے وہان کے قلعے سے باہر نکل
حراست مین اُسکے ایسا جوہر شجاعت دیکھایا کہ جنریل بہادر نے بھی اُسکی جرأت
دیکھہ آفرین و تحسین کی اور یہہ سوچکر کہ قلعہ نہایت مستحکم ہی اور قلعدار
جان فشانی پر مستعد اور نواب بہادر بھی پاشنہ کوب کمک کو آپہنچیگا واسطے
تسخیر کرنے ایک حصار کے اپنے کام کے مردون کو معرض ہلاکت مین ڈالنا
مناسب نہین لاچار محاصرے سے ہاتھہ اُٹھا وہان سے ڈنڈوسی کو گیا دو روز سپاہیون
کو آرام دے مدراس کو کوچ فرمایا اور نواب بہادر نے ترّی کی طرف جہان
سپاہ کو سب طرح کا آذوقہ و آب و علف کی راہ سے آرام متصوّر تھا نہضت
فرما وہان مقام کیا بعد چند روز کے ہرکارون کی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ تھانہ دار و
فوجدار ترچناپلی و تنجاور کے بحمایت فوج انگریز بہادر رعایا پر دیہات و موضع
کوئنباتور وغیرہ محالات و پرگنات کے دست تعدّی دراز اور آبادی کو
بے چراغ کرتے ہین راے صواب نما نے فکر آبادی ملک و رعایا کی فرما
شاہزادے بلند بخت کو واسطے تنبیہ اُس جماعہ باغی کے حکم محکم دیا اور چار
ہزار سوار کو ساتھہ سرکردگی چھیلہ رام کے معہ رسالہ سلطان سنگہ واسطے جمع
کرنے رسد و مواشی کے قدغن بلیغ فرمائی اور مہا مرزا خان بخشی اور نواب
نور الابصار خان کو حکم دیا تا وے معہ چھہ ہزار سوار روانہ ہوکر و دکالستری و
نیگاپٹ گری و تمراج کے ضبط کرنے مین مشغول ہووین اور پروانہ میر مخدوم
علی خان کے نام پر جو ساتھہ ایالت ملک جنوبی پٹن کے ممتاز تھا واسطے
گوشمالی و تنبیہ ناظرون کے جو مصدر اذیّت رعایا کے ہوئے تھے جاری ہوا
شاہزادے ظفرمند نے کہ حضور سے واسطے تنبیہ کرنے تھانہ داران
ترچناپلی کے رخصت پائی تھی اثناے راہ مین جاسوسون کی زبانی سنا کہ

ایک فوج ترچناپلی و تنجاور سے جمع ہو تسخیر کرنے قلعہ نرکات پلی و شاکوتہ وغیرہ کا عزم رکھتی ہی اور سیّد صاحب نے باوجود اپنی جد و جہد کے رفیقون کی ناتجربہ کاری کے سبب مکرّر صدمات عظیم اُٹھا ناہی اور قریب ہی کہ وے قلعے اولیاے دولت حیدری کے تصرّف سے نکل جائین اِس خبر کو سنتے ہی شبدیز عزیمت کو اُس طرف جولان کر قضاے ناگہان کی مانند وہان جا پہنچا اتّفاقاً شاہزادے کے پہنچنے کے پہلے وہان ایک طرفہ ماجرا وقوع مین آیا کہ ایک شب نارمین ترچناپلی سے ایک فوج انگریزی نے بہ قصد تسخیر نرکات پلی اور اُسی رات کو دوسری سپاہ انگریزی نے اُسی اِرادہ پر تنجاور کی طرف سے بلا اطّلاع یک دیگر کوچ کیا اور شبا شب دونون منزل مقصود پر پہنچکر ایک طرف سے ایک سپاہ نے دوسری طرف دوسری فوج نے قلعے پر ہلّا کیا اور سیڑھیان لگا دفعۃً قلعے پر چڑھ گئین چونکہ محافظان قلعہ نے قدرت مقابلے کی اپنے مین نہ دیکھی ایک دریچے کی راہ قلعے سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور اُن دونون فوج مین سے ایک نے ایک طرف سے باڑھ ماری دوسری فوج نے جانا کہ اہل قلعہ نے شیلک کی ہی ایکبارگی وہ فوج باڑھ مارتی ہوئی آگے بڑھی غرض کہ ایک ساعت کے عرصے تک بے تمیز یک دیگر دونون فوجین باہم لڑتی رہین ہرایک نے دادبہادری کی دی قریب سات سو بہادر کے دونون فوجون مین سے تلف ہوئے اُنھین ایک سردار فوج نے ساتھ آواز بلند کے اصطلاح انگریزی مین اپنی فوج کو کہا کہ دوڑکر سپاہ اعدا پر حملہ کرو جب یہ کلام سردار نے طرف ثانی کے سنا اصطلاح انگریزی سمجھ اپنے سپاہیون کو کہا کہ جنگ موقوف ہم دونون فریق ہوا خواہ انگریز کے ہین تب دونون طرف کے سردارون نے باہم مصافحہ کر اپنی ناتجربہ کاری پر نہایت نادم ہوئے آخر کو جوکچھ ذخیرہ وغیرہ وہان تھا سب

ساتھ سے شاکوتہ کو چلے گئے دوسرے روز تھانہ واران حیدری جو ہین قلعے مین پھر آکر پہنچے شاہزادہ بہادر وہان آپہنچا اور کیفیت شب کی سن بہت ہنسا اور قلعے سے تھانہ اُٹھا خالی کر دیا جب پلٹن انگریزی نے قلعہ شاکوتہ کو محاصرہ کیا اور کہہ شخص سپاہیون کو اُسکے ساتھ اپنے متفق کر اُسپر حملا کیا شیخ حمید نے معہ قلعہ دار دو سو جوان دادِ دلاوری کی دے رہا تھا کہ شاہزادہ وہان جا پہنچا اور بلے تامّل جنگ شروع کر دی فوج نے راجاؤن کے اور تھانہ دارون نے ترچناپلی کے تاب حملہ نہ لا ہاتھ محاصرے سے اُٹھایا اور پناہ کے لیئے جنگل مین جا گھسے تب شاہزادے نے شیخ حمید قلعہ دار کو خلعت فاخرہ اور جوڑی کڑے مرصّع کی انعام دے سرفرازی بخشی اور سپاہیونکو اُسکے ایک ایک جوڑی چاندی کے کڑے انعام دی اور جب اُنھون نے قلعے کاٹ مینا کو محاصرہ کیا اُسکے قلعدار نے معہ بیس مرد جنگی اور کئی عورتون کے کمر ہمّت باندھ سرگین گاو پانی مین گھول بڑے بڑے ظروف مین گرم کر رکھا تھا جب فوج انگریزی سیڑھی لگا حصار پر چڑھی ایکبارگی سب عورتون نے شور و غوغا اُٹھا سرگین گرم سپاہیون کے سر پر ڈالا اور پتھر بڑے بڑے جو دیوار حصار پر چُنے ہوئے تھے اوپر سے اُنپر لُڑھایا اور پاسبانون نے بھی اُس فوج کے دفع کرنے پر مستعد ہو سعی مردانہ کی اور حملہ آورون کو ہزیمت دے قلعے کو بچا رکھا سبھون کو شاہزادے نے طلائی کڑے اور ایک ہزار روپی نقد انعام دے آگے کو کوچ فرمایا اثناے راہ مین یہ خبر سنی کہ ایک فوج راجاؤن اور تھانہ داران ترچناپلی کی جو قلعے کڑو ڑکو مسخّر کرا ارادہ مقابلے کا ساتھ لشکر حیدری کے رکھتی تھی اتّفاقاً اُس جماعت کے ذخیرۂ باروت مین آگ لگ گئی اور بہت لوگ اُن مین سے جل مرے جو باقی رہے سو رجعت قہقری کر ترچناپلی کو پھر گئے شاہزادے نے اس خبر کو سن اُس گروہ کے تعاقب سے ہاتھ

اُٹھا چند روز اُس مرغزار مین واسطے استراحت لشکریون کے مقام فرمایا میر مخدوم علی خان نے بعد ورود پروانے حیدری کے واسطے انتظام ملک جنوبی دار الامارت سریرنگپتن کے حتی المقدور خونریزی مین مفسدون کے او منہدم کرنے مین مکانات و عمارات کے قصور نہ کیا مگر وہان کے لوگون نے ایک فوج قوی بازو لشکر انگریز بہادر کی جو مدھرا مین قیام رکھتی تھی اپنی کمک کو منگا لڑنے پر مستعد ہو گئے اور میر مخدوم علی خان کو جو ایک چھوٹے قلعے مین تھا محاصرہ کر چاہا کہ اسیر کر لین لیکن اُس بہادر نے باوجود اسکے کہ اُسکا سب لشکر اطراف مین واسطے تنبیہ کرنے مفسدون کے منتشر تھا بھاگنے کی عار کو گوارا نہ کر معہ دو سو جوان جو قلعے مین اُسکے ساتھ تھے شیر گرسنہ کے مانند نکل کر میدان جنگ کو دلاورون کے خون سے لالہ زار بنایا اور بہتون کو ساتھ ضرب تیغ و سنان کے زمین پر گرایا جب کوئی شخص اُسکے رفیقون سے باقی نہ رہا تنہا جنگ رستمانہ کر آخرکار بہت سے زخم کاری اُٹھا شہید ہوا ؛

وارد ہونا کرنیل بریس بہادر کا معہ فوج تازہ زور بنگالے سے واسطے نکال لینے ملک آرکاٹ کے تصرف سے حیدریون کے اور باہم لڑنا دونون فریق کا

جس روز سے جنریل سر ایری کوٹ بہادر نے مدراس کو نہضت فرمائی فوج انگریز بہادر کی جو جا بجا متعین تھی لشکر حیدری کے ساتھ ہمیشہ جنگ و جدال کرتی رہی اور نواب بہادر خود ملک کرم سیر مین اقامت کر سپاہ رزم خواہ اکثر ہمرکاب شاہزادے روشن اختر کے اور کدھی دوسرے سردارون کے

ساتھ واسطے انتظام ملک کے اطراف مین بھیجتا تھا چنانچہ بھوشکر پر انگریز
کے سپاہ حیدری چیرہ دستی کرتی اور کبھی فوج حیدری پر فوج انگریزی
غالب ہوتی آخرکار رائے صاحبان عالیشان نے یہہ اقتضا کیا کہ نکال لینا ملک
آرکات کا قبضہ اختیار حیدری سے ساتھ آسانی کے چون متصوّر نہین ہی اِس
صورت مین ایک اور سردار پر تدبیر واسطے سرکردگی فوج کے
ضرور ہی چنانچہ اِسی لیئے کرنیل برس بہادر موافق حکم صاحبان کونسل
کلکتّے کے معہ فوج قوی بنگالے سے چینا پٹن مین پہنچا چونکہ ناظم حیدرآباد متسلّط
ہوجانے سے نواب بہادر کے تمام ملک آرکات پر بہت سا متاسّف تھا اور
ایّام گذشتہ مین کہ اُسنے نواب حیدرعلی خان بہادر کو لڑنے کے لیئے ساتھ
صاحبان انگریز بہادر کے تحریض و ترغیب کر آرکات کو عزم کیا تھا سو اُسکا
منشأ یہہ تھا کہ ناظم مذکور خوب جانتا تھا کہ سوائے صاحبان انگریز بہادر کے
اُسوقت ایسا اور کوئی نہ تھا کہ تاب ہم پنجگی و مقابلے کی نواب بہادر کے رکھتا ہو
اِسی واسطے یہہ چاہا کہ دونون کو آپس مین لڑائے اور آپ آرام
سے تماشے دیکھے لیکن جب اُسکے منصوبے نے نتیجہ برعکس دیا اور ملک
آرکات کا بھی تصرّف مین نواب بہادر کے آگیا آگے سے زیادہ ترخار رشک
اُسکے سینے مین چبھنے لگے تب ایک حیلہ دوسرا واسطے منہدم کرنے قصر
شوکت حیدری کے تلاش کرنے لگا اور چون در ینولا خبر ورود کرنیل برس
بہادر کی ضمیع مین ناظم موصوف کے پہنچی تھی بنائے آشتی و صلح کی ساتھ
صاحبان انگریز کے مستحکم کرنا صلاح وقت دیکھ موشیر فلیر فرانسیس کو جو
قدیم چاکرون سے اُس سرکار کے تھا واسطے پیدا کرنے اتّفاق و دوستداری
کے خدمت مین کرنیل بہادر کے روانہ کیا کرنیل بہادر نے سفیران آصف جاہی

کی بہت تعظیم و تواضع سے ملاقات کی اور پیام کو جو اُنھون نے در باب آشتی
گزارش کیا سنکر مصالحہ ساتھ آصف جاہ بہادر کے منظور نظر
مآل اندیش فرمایا چنانچہ بعد دو روز کے عہدنامے طرفین سے لکھے گئے
تب کرنیل بہادر تحایف و نفایس اپنی ولایت کے ناظم ممدوح کے
لیئے اور خلعتین فاخرہ اُسکے ارکان دولت کے واسطے موشیر فلینز کو
حوالے کر ایک مکتوب اِس مضمون کا لکھا کہ آپ اعتبار الدولہ بہادر کو اجازت
فرماوین کہ وہ اختتام جنگ تک شریک انگریز بہادر کا رہے چنانچہ موشیر فلینز حیدرآباد
کو گیا اور بعد دو مہینے کے اجازت نامہ آصف جاہ بہادر کا پہنچا تب کرنیل بہادر نے
اعتبار الدولہ کو پانچ ہزار روپیہ مشاہرہ ذات اور رسالہ دو ہزار سوار کا
اُسکے نام پر مقرر فرما واسطے نگاہداشت کرنے سوارون کے حکم صادر کیا جب بڑی جد
وجہد سے کئی ہزار سوار فراہم ہوئے کرنیل بہادر نے معہ توپخانہ و سواران
قدیم وجدید اور پلٹنون کے بڑے طمطراق اور تزک کے ساتھ چیناپٹن سے کوچ کر بارہ
روز کے عرصے مین سواد آرکاٹ کو مضرب خیام کیا اور نواب بہادر نے شہر
آرکاٹ سے نکل فاصلے پر دو کوس کے خیمے اِستادہ کر چار ہزار سوار کو رسالہ
خاص مین سے منتخب فرمایہ حکم دیا کہ گرد لشکر انگریز کے تگ و تاز مین مشغول
ہو کر بندوقون کی باڑھ مارتے رہین جب دو تین روز اِس طرح پر بسر اور
صاحبان انگریز بہادر کے لشکر مین سے لوگ لکڑی گھاس لانے والے بہت سے
مقتول و مجروح ہوے کرنیل صاحب نے ہرکارے تعین فرما مقام فرودگاہ سواران
حیدری کا تحقیق کیا اور بعد گذرنے ایک پہر رات کے کپطان و بس نے معہ ایک
پلٹن سپاہیان گورہ اور دو پلٹن سپاہیان ہندی حسب الحکم کرنیل بہادر کے
روانہ ہو متصل موضع ہلی کے جہان خواب گاہ سوارون کی تھی پہنچ کر شبخون

مارا ایک ساعت سے عرصے مین جب تک وے اِس اندھیری رات مین گھوڑون پر زین باندھین قریب چار سو جوان مارے پڑے باقی سپاہ نے انگریزی فوج سے مقابلہ کر داد مردی کی دی اور بہتون کو قتل کر طرف اُردوے کلان کے روانہ ہوئے جب صبح ہوئی نواب بہادر نے چار ہزار سوار جرّار تاخت کرنے پر انگریز بہادر کے متعیّن فرمایا چنانچہ سواران مذکور تمام روز فوج انگریزی پر حملہ کر قتل و غارت کرتے اور شام کو اپنے مقام پر پھر جاتے کرنیل بہادر نے پھر ہرکارون کے وسیلے سے اقامت گاہ سوارون کی دریافت کی اور کئی سردار کو چند پلٹنون کے ساتھ نصف شب کو واسطے شبخون مارنے کے روانہ کیا اگرچہ اُس شبخون کے خوف سے پچاس سوار قادر خان کے رسالے سے طلایہ پھر رہے تھے مگر سپاہیان انگریزی نے موافق حکم کرنیل بہادر کے ایسی سرعت سے باڑھین مارین کہ کسی کو فرصت ہشیار ہونے اور ہاتھ اُٹھانے کی نہ دی بہت سے تو غارفنا مین گرے اور جو باقی بچے حضور مین آ شبخون کی کیفیت عرض کی نواب بہادر نے اطراف شہر مین جابجا مورچے بند ہوا پیادون تیر اندازون اور بان دارون اور توپچیو نکی جماعت کو ہر جگہ متعیّن کر یہہ حکم دیا کہ سوار کئی دمدمے باندھکر توپین سب اُسپر چڑھا فوج سے انگریز بہادر کے جنگ کرتے رہین اِس ارشاد کے بعد خود بدولت شہر مین داخل ہوا اور امور کے بند و بست مین مشغول ہوا سوارون نے گرد لشکر انگریز کے تاخت و تاراج کر ایک برگ کاہ بھی صحرا مین باقی نہ چھوڑا سب جلا پھونک صاف اور تالابون کا پانی کاٹ خشک کر دیا تب رسد بند ہوئی اور لکڑی گھاس کی انگریزی لشکر مین تکلیف ہونے لگی اور اُسی وضع پر عرصہ ایک سال کا منقضی ہوا؛

آنا جنریل سرایری کوط بہادر کا اور استحکام پانا بنائے صلح کا نواب حیدر علی خان بہادر کے ساتھ

جب عرصہ ایک سال کا اسی طرح گذرا آخر نہایت بے آبی اور عدم اذوقہ سے سپاہ رزم خواہ انگریز بہادر کی نہایت متاذی و تنگ ہونے لگی تب جنریل کوط بہادر ارادے پر ختم کرنے اس جنگ کے مدراس سے کوچ کر لشکر مین کرنیان پریس بہادر کے داخل ہو سرنو سے نائرہ رزم کو التہاب دے ایسی جنگ کی جسکو نا سخ کارنامہ رستم واسفندیار کہا چاھئے مگر چونکہ فوج حیدری بے شمار تھی اور راہ رسد پہنچنے کی کسی طرح کھل نہ سکتی تھی جنریل بہادر نے آخر کار لاچار ہو چیناپٹن کی راہ لی اور نواب بہادر بھی محافظ معتبر قلعے ارکات مین چھوڑ عقب فوج انگریز کے قتل و غارت کرتے ہوئے روانہ ہوا جنریل بہادر جلد مع باقی ماندگان افتان وخیزان قلعے مین پہنچ برج وبارہ مستحکم کر قلعہ بند ہوا نواب بہادر نے آبادی مین لنگر پاک کے علم شجاعت بلند فرما ہر روز تاخت کر گورنر کے باغ تک آنا اور واسطے فتح کرنے قلعے کے بہت سی تدبیرین کرتا پر چونکہ حصار چیناپٹن کا نہایت بلند و مستحکم ہی کچھ مفید نہوتا گولے توپ کے مینہہ کے مانند برساتے مگر کچھ صدمہ قلعے کو نہ پہنچا سکتے تھے اور ہر روز قلعے کی توپون کی ضرب سے بڑی اذیت سوار ان حیدری کو پہنچتی تھی اس اثنا مین نواب بہادر نے اس خیال سے کہ اگر شہر چیناپٹن ہاتھ آوے تو مورچے قلعے کے محاذی قایم ہو سکتے ہین اور وہان سے اگر گولہ زنی عمل مین آوے تو صدمہ کلی قلعے کے رہنے والون کو پہنچ سکتا ہی شہرپناہ کی دیوار پر زد و ضرب گولون کی شروع کر دی لیکن اس تدبیر نے بھی کچھ فایدہ نہ بخشا اس لئے

کہ جنرل بہادر نے ساتھ اقتضاے عقل دور بین کے مکنون خاطر حیدری معلوم کر کئی جہاز جنگی میلاپور سے منگا اُنھین حکم کیا کہ قلعے کے مقابل شہر پر مشرف لنگر ڈالین چنانچہ جسوقت کہ فوج حیدری واسطے تسخیر کرنے شہر کے گھوڑون کو جولان مین لاتی تھی جہازون اور برجون کی توپون کے گولون کی شدّت ضرب سے کوئی عقدہ کار کھل نسکتا تھا جب بندرہ روز کا عرصہ اسی حالت مین بسر ہوا تب جنرل بہادر نے مآل اندیشی کی راہ سے تامّل فرمایا کہ اگریہہ جنگ طول کھینچی تو قتل و غارت کے سبب جو سواران حیدری نے ملک مین توابع آرکات کے دور و دراز مچار کھی ہی ایک برگ کاہ زمین پر باقی نہ ہیگا اور ترک تاز سے لشکر حیدری کے رعیّت تباہ ہو جائیگی اِس صورت مین اگر نواب بہادر سلسلہ صلح کا محرّک ہو تو خیریت طرفین کی متصوّر ہی لیکن چونکہ سپہسالاری کی حمیّت لجاجت و ضماجت کی عار نہین اُٹھا سکتی تھی اِس سبب جنرل بہادر اپنی طرف سے پیام صلح کا بھیجنا یا اِس بات مین تحریک کرنا منافی آئین ریاست کے جانتا تھا اور لب کو ساتھ اظہار اِس حرف کے آشنا نہ فرماتا مگر بدل خواہان صلح تھا یہان تک کہ بعد ایک ہفتے کے دریاے رحمت آلہی ضعیفون اور غریبون کے حال پر اِس ملک کے جوش مین آیا یعنے ایک شب نواب بہادر نے اپنے دیوان پورنیا کو جسکی راے صایب اور تدبیر درست تھی خلوت مین بلا مشورت کی اور فرمایا کہ یہہ لڑائی مرھٹون کے ساتھ نہین ہی جنکو بھاگنے سے عار و شرم نہین اب صاحبان انگریز سے کام ہی اور یہے لوگ سب ایک دل و ایک زبان و صاحب توپخانہ آتش فشان ہین فتح یاب ہونا ایسے لوگون پر جو ایسی فوج جرّار اور ایسا توپخانہ آتش بار رکھتے ہین امر دشوار ہی کیونکہ ہر پلٹن اُن کی حکم ایک قلعہ کا رکھتی ہی اور اُنکی راہ رسد و آلات حرب کی جو سرمایہ اطمینان فوج کا ہی کسیطرح بند نہین ہو سکتی اِس لیئے کہ امداد

راہ دریا ممکن نہین اور اگرچہ تین سال کے عرصے سے ملک آرکات ہمارے
تصرّف مین آیا ہی اور محاصل اُسکا صرف مین اولیاے دولت کے آتا ہی اور
خراج ملک بالا گھاٹ کا موجب توفیر خزانہ کا ہی مگر انتفاع مالی مضرّت جانی کے
ساتھ برابر نہین ہوسکتا اِن سب وجہون پر نظر کر خاطر خیر طلب خواہان صلح کی ہی
اور چونکہ عہد و میثاق انگریز کا ثبات رکھتا ہی یقین ہی کہ صلح و دوستی اُنکی مورث
فوائد کثیر کی ہوگی مگر غیرت مردی واسطے تحریک کرنے سلسلے صلح کے رخصت
نہین دیتی اِس بات مین جو کچھ راے صواب نما تمھاری ہو عرض کرو دیوان
موصوف نے جب طبع کو نواب بہادر کے صلح پر مائل دیکھا زمین ادب چوم عرض
کیا کہ سنواس راو نام ایک شخص جو اِس فدوی کے ساتھ قرابت
رکھتا ہی بالفعل عہدہ پر مترجمی کے حضور مین جنریل بہادر کے حاضر رہتا ہی
اکثر معروضات اُسکے دربارہ دولت خواہی درجہ اجابت کا پاتے ہین اگر حکم
ہو تو فدوی اُسکے ساتھ اِس طور پر جس سے اصلا صلح کے پیام کی بو حضور
کی طرف سے نہ آئے سلسلہ جنبان مدّعا ہوا ور جب نام بردہ جنریل بہادر کی رضامندی
حاصل کرے تب جو کچھ مقتضا مصلحت مالی وملکی کا ہو عمل مین آویگا نواب بہادر نے
یہہ بات سن اُسے اجازت بخشی دیوان مذکور خیمے مین آ سداشیو راو برہمن کو جو اُسکا
کفو اور ساتھ حلیہ علم فراست کے آراستہ اور فنون سفارت سے پیراستہ
تھا لباس جوگیون کا پہنا اور تمام صلاح و صوابدید پر اُسے آگاہ کر طرف لشکر
انگریز بہادر کے رخصت کیا وہ مرد درویش صورت سنواس راو کے
خیمہ مین جا طالب ملاقات کا ہوا راو مذکور نے جو از بسکہ فقیر دوست تھا نہایت
تپاک سے اُسکو بلایا اور بہت سی اُسکی تعظیم کی اور پوچھا جوگی صاحب
آپ کا آنا کہان سے ہوا اور کہان کا قصد ہی جوگی نے جواب دیا کہ بابا فقیر

ووقت

سیاح ہی خلق سے بیزار اور خالق ہی سے سروکار رکھتا ہی بالفعل لشکر
مین نواب بہادر کے پورنیا دیوان کے ڈیرے مین تھا اور بہ سبب اِسکے کہ
اُس عزیز وافر تمیز کو حق جو و فقیر دوست پایا کئی روز وہان رہ گیا اب اُسکی
الفت توڑ دوسرے ملک کی سیر کا ارادہ رکھتا ہون سنو اسں راو نے
جب نام دیوان کا سنا پوچھا کہ بابا صاحب کچھ حیدری لشکر کا حال جو زبانی
دیوان کے سنا ہو بیان کرو جوگی نے کہا کہ مین دنیادار نہین ہون جو حال صلح
و جنگ کا سرداروں کے پوچھون مگر اتنا سنا ہی کہ مرضی نواب بہادر کی یہہ ہی
کہ تمام مال و خزانے کو صرف کیجئے پر جنگ کرنے سے انگریزون کے ہاتھ
نہ اُٹھائیے مگر دیوان کی جو ایک خدا ترس اور موم دل آدمی ہی کمال خواہش
یہی ہی کہ کسی طرح مصالحہ آپس مین ہو جاے چونکہ تین سال سے سب لوگ
لشکر کے گھر بار سے دور بیگانے ملک مین پڑے ہوئے ہین اور خونریزی خلایق کی
دونون طرف سے عمل آتی ہی اگرچہ نواب بہادر دیوان کے معروضات کو
رد نہین فرماتا اور گوشہ خاطر مین جگہہ دیتا ہی لیکن جب تک کوئی صاحبان انگریز
کی طرف سے اِس سلسلہ کا محرّک نہو دیوان بیچارہ کس وسیلے سے
آتش قہر حیدری کو اشتعال سے باز رکھے سنو اس راو نے یہہ خبر سن
فی الفور حضور مین طام گرام صاحب کے جا حقیقت حال کو عرض کیا صاحب مذکور
نے خدمت مین جنریل کوٹ بہادر کے تمام سرگذشت بیان کی جنریل بہادر نے
واسطے رفاہیت خلق اللہ کے صلح کو لڑائی پر مرجّح جان اِس بات مین کو نسل کر
فرمایا کہ سنو اسں راو پرنیا دیوان کے پاس جا کر بناے صلح مستحکم کرے چنانچہ
دوسرے روز سنو اس راو نے اُس فقیر کو بڑی منّت و سماجت سے خبر
دینے کے لئے اپنی روانگی کی پورنیا دیوان کے پاس روانہ کر خود مع ایک

پلٹن سپاہی کوچ کیا جب یہہ خبر نواب بہادر کے سمع مبارک مین پہنچی حکم دیا
کہ کشن راؤ پیشکار دیوانی اور یار علی بیگ داروغہ داغ تصحیحہ استقبال کو
سنواس راؤ کے جاوین اور ایک خیمہ خاص واسطے راؤ مذکور کے کھڑا کیا
جاوے جب ڈیڑھ پہر دن چڑھا سنواس راؤ لشکرگاہ حیدری مین داخل ہو
دیوان کے خیمے کے دروازے پر پہنچا دیوانکاردان استقبال کر اُسکو اپنے خیمے
مین لیگیا دو پہر تک باہم مشورہ کر شبکو اُسے نواب بہادر کے حضور مین لیگیا
نواب بہادر نے خیریت جنرل بہادر کی پوچھ وجہ آنے کی استفسار فرمایا راو
مذکور نے کمال چرب زبانی اور شیرین بیانی سے عرض کیا کہ راے عالم آرا پر
جناب عالی کے خوب روشن ہی کہ دنیاے فانی ایسی متاع نہین کہ کوئی شخص
اُسکے واسطے کسیکے ساتھہ اپنی دو روزہ عمر عزیز کو نزاع و پرخاش مین تلف کرے
جسکو ایزد تعالی نے اپنے بندون سے افسر سروری کا عطا کر سرفراز و ممتاز کیا
اور زمام مہام خلق کی جو امانت الٰہی ہین اُسکے ہاتھہ مین دیا ہی اُسکی ہمت
والا نہمت پر لازم ہی کہ خداے تعالی کی نعمتون کی قدر جانکر خلق کو اُسکے
اپنے سایہ عاطفت مین پرورش کرے اور کینے کی بیخ سینے سے اُکھاڑ اُس مین
دوستی و موافقت کے نہال بتھاوے الحمد للہ و المنۃ کہ طبع مقدس باقتضاے
حق جوئی و حق پرستی اس طرف مائل اور آسایش خلایق و خوشنودی خالق
پر اُسکو توجہ کامل ہی اسی طرح ذات فیض سمات جنرل بہادر کی بھی
باوجود مہیا ہونے ساز و سامان جنگ کے مصروف اسی امر پر ہی کہ بندگان
خدا جو کئی برس سے کشاکش قتل و غارت مین گرفتار ہین بلا اور آفت سے
نجات پاوین اور اگرچہ ایزد جہان آفرین نے اس قوم کو بر و بحر پر حکومت بخشی ہی
تو بھی حتی الوسع و الامکان ایک چونٹی کی اذیت کے روادار نہین ہوتے اور

وصف

چونکہ بہ سبب امتداد ایّام جنگ کے سب لشکری آزردہ و تنگ ہین اور جنریل صاحب کو عارضہ صعب لاحق ہوا ہی اگرچہ ہنوز جان فشانی مین امور کنپنی کے حاضر و مستعد ہین مگر واسطے رفاہیت خلق اللہ کے اِس ہرج مرج لازمہ جنگ و جدال سے جسکے سبب ایک عالم کا گھربار برباد ہوگیا اور ہوتا ہی بہت سے پریشان خاطر رہتے ہین اِس لیئے بندے کو حضور مین بیجا ہی کہ اگر یہہ آگ جنگ و جدال کی جو ہر روز مشتعل و بلند ہوتی جاتی اور گھربار کو جمہور خلایق کے بیچراغ کرتی و جلاتی ہی منطفی ہو تو نہایت اولی اور انسب ہی نواب بہادر نے سنواس راو کی عرض سن فرمایا کہ فی الواقع نتیجہ اِس حرب و قتال کا سواے رنج و اذیّت خلق اللہ کے کچھ اور نہین خصوصاً اِن دنون کہ مزاج جنریل صاحب کا علیل اور بار لشکر کشی کا اُن پر بہت ثقیل ہی اور یہہ بات کمال ہمّت و جوانمردی پر جنریل صاحب کے دلیل ہی کہ محض واسطے آسودگی خلق خدا کے صلح و آشتی کی استدعا اُنھون نے ہم سے کی خیر مضایقہ نہین مگر بارہ لاکھہ ہون واسطے اخراجات لابدّی لشکر کے ہم کو مطلوب ہین اور بالا گھاٹ سے خزانہ پہنچنے کو عرصہ دراز کھینچیے گا اگر جنریل بہادر زر مذکور بھیج دین تو ہم کو یہان سے کوچ کرنے مین کچھ عذر نہین ہی اور درصورتے کہ زر نقد بہ سبب اخراجات اِس مُہم کے کنپنی بہادر کی طرف سے بالفعل سر انجام نہو سکے تو وے تعلّقے بارامحال کے جو ہمارے ملک کے متّصل ہون اور خراج اُنکا مساوی اُس مبلغ زر کے ہو جسپر صلح قرار پاوے ادا ہونے تک زر مذکور کے رہن کے طور پر تصرّف مین کارپردازان حیدری کے چھوڑ دین سنواس راو نے اِس نوید کو سن خوش ہو حضور مین جنریل صاحب کے گیا اور جو کچھ نواب بہادر نے فرمایا تھا عرض کیا جنریل صاحب نے فوراً سب شرایط صلح کی قبول کرلین اور

اِس بات مین رد و قدح مناسب نجان عہد نامہ صلح کا اور سند واگذاشت
اُن تعلّقات کی لکھ سنواس راو کے حوالہ کر فرمایا کنواب بہادر سے عرض
کرنا کہ تمام ملک کرناتک تین سال سے تصرّف مین سرکار نواب بہادر کے
ہی اور ایک دام و درم اِس عرصے مین اُس سے خزانہ سرکار کنپنی مین داخل
نہین ہوا اور بہ سبب اخراجات اِس مہم کے لاکھون روپیہ کی قرضداری ہو گئی
ہی اور اِسی جہت سے انجام کرنا زرِ نقد نا ممکن ہی آپ عوض مین
زرِ نقد کے تعلّقات مسطورہ کو اپنے تصرّف مین رکھین اور شہر آرکات
اور قلعون کو ملک پائین گھات کے جو تصرّف مین سرکار حیدری کے
ہین چھوڑ دین سنواس راو نے جنریل بہادر سے یہ باتین سن
نواب بہادر کی خدمت مین آ کاغذات عہد نامہ وغیرہ کو حضور مین گذرانا
نواب بہادر نے واسطے استرضاے خاطر جنرل بہادر کے قول قرار
مسطور پر معہ حضّار مجلس صلح کی نیّت پر فاتحہ پڑھ ہاتھ شمشیر سے اُٹھالیا خدمتگاران
عہدہ دار سپر و شمشیر حضور سے اُٹھا سلاح خانے مین لے گئے اُسی وقت تمام لشکر
مین اشتہار دیا گیا کہ درمیان قوم انگریز اور سرکار حیدری کے صلح ہو گئی ہرگز
کوئی شخص اِس طرف سے فوج انگریز بہادر پر قصد نہ کرے اگر اُس طرف
سے کوئی قصد کرے تو اُسکو حضور عالی مین حاضر کرین پھر نواب بہادر
نے اپنی طرف سے بھی ایک عہد نامہ لکھوا ساتھ مہر خاص کے مزیّن
کر خلعتین فاخرہ اور جواہر بیش قیمت اور دو راس اسپ عربی بازین
مرصّع اور تحایف نادر جنریل صاحب اور دوسرے سرداروں کے لئے
حوالہ سنواس راو کے فرمایا اور راو مذکور کو خلعت خاص جواہر گران بہا
ایک راس اسپ بازین مطلّا ایک ہاتھی معہ عماری نقرہ عطا کر رخصت کیا دوسرے

روز را دمذکور نے جنریل صاحب کی طرف سے ایک مکتوب محبّت اسلوب معہ تحایف لایقہ جو تخمیناً پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ قیمت کے تھے حضور مین نواب بہادر کے پہنچایا بعد اسکے طرفین سے مکرّر رسم اتحاف وتحریر اتّحادنامہ متضمّن استحکام مبانی صلح کی عمل مین آئی بعد ازان نواب بہادر نے عرصے مین دو روز کے تمام اسباب سرکار حیدری قلعہ آرکات سے نکال قلعہ کو معہ شہر معتمدان سرکار کنپنی بہادر کو سپرد کر مظفّر و منصور شہر سے دو فرسنگ کے فاصلے پر جاخیمہ کیا پھر وہان سے نواح بارامحال کی طرف روانہ ہوا اور تعلّقات مندرجہ صدر مین دخل کر تربیت علی خان کو واسطے انتظام کے سرفراز کیا اور سب اپنے تھانے قلعون سے ملک پائین گھات کے اُٹھا ذے تّے مین گماشتگان سرکار کنپنی بہادر کے چھوڑ خود بعد منقضی ہونے تین برس کے بالاگھات کو مراجعت کیا،

اُٹھنا غبار فتنہ وفساد کا درمیان سرکار دولت مدار کنپنی انگریز بہادر اور فرانسیسون کے اور نہضت کرنا نواب بہادر کا واسطے اعانت گورنر پھلچری کے،

آرا سے صواب انتما پر جویندگان اخبار کے پوشیدہ نہ رہے کہ جب صاحبان انگریز کو ملک بنگالے پر تسلّط کلّی حاصل ہوا اور اُنھون نے باقتضاے اولوالعزمی تسخیر کرنے پر تمام ہندوستان کے خیال باندھا تب درمیان صاحبان کنپنی انگریز بہادر اور کارپردازان بادشاہ فرانسیس کے واسطے محصول سایرات متعلّقہ ملک بنگالے کے نزاع واقع ہوئی چنانچہ گورنر نے بنگالے کے برحسب ایماے ولایت فرانسیس کی سب کوٹھیون کو جو ملک بنگالے مین تھین ایک ہی روز مین ضبط کرا کر

مکانون کو ڈھا دیا اور موسیو شانور گورنر کو فراشہ آنگے کے جو خشکی کی راہ سے اپنی ولایت کا عازم ہو سیدنی پور تک پہنچا تھا مقید کر لیا اور اُسیطرح گورنر نے مدراس کے کوتھی پھلچری کو جو ملک فرانسیس کی تھی اپنے قبض و تصرّف مین لا توپین اور سب سامان حرب وغیرہ اُسکا ضبط کر برج و بارہ کو اُسکے مسمار کر ڈالا گورنر فرانسیس لاچار ہو پھلچری سے بھاگ کو ڈیال بندر مین جو ممالک محروسے مین نواب بہادر کے داخل تھا جاپناہ لی اور ایک عریضہ حضور مین نواب بہادر کے بھیج داد فریاد انگریزون کے ہاتھ سے مچائی نواب بہادر نے اُسکی بیکسی پر رحم کر ایک پروانہ بنام فوجدار ان بندر مذکور ساتھ اس مضمون کے روانہ فرمایا کہ تم سب گورنر فرانسیس کو ساتھ دلجوئی و حرمت کے وہان رکھو متعاقب ایک فوج قوی واسطے مدد مشارٌ الیہ کے حضور سے پہنچتی ہی اور ایک خط اِس مضمون کا گورنر کو مدراس کے روانہ فرمایا کہ کوتھی فرانسیس کی بیشتر تسلّط پانے صاحبان انگریز بہادر کے ملک بنگالے پر پھلچری مین تھی اور اگرچہ تائید ربّانی سے بالفعل شوکت و حشمت انگریز بہادر کی تمام حکّام جزائر سے بلند تر ہو گئی ہی اور سب حاکم بنگالے و پائین گھاٹ وغیرہ کنپنی بہادر کے مطیع ہو گئے ہیین مگر اپنے ہم مذہبون کو جو ولایت مین ساتھ آپ کے قرب جوار رکھتے ہیین اس طرح ایکبار پایہ اعتبار و عزّت سے گرا دینا مناسب نہین اِس دوستدار کو ہمیشہ یہہ ملحوظ رہتا ہی کہ اِس صلح مین جو تازہ ساتھ سرکار کنپنی انگریز بہادر کے قرار پائی ہی کسی طرح خلل راہ نپاوے اِسواسطے چشم داشت سرکار کنپنی سے یہہ ہی (چونکہ گورنر پھلچری پناہ مین اِس دولت خداداد کے آیا اور بے اعتنائی مہمان سے کسی مذہب مین روا نہین) کہ کوتھی پھلچری معہ اسباب جسکی فرد تعلیقہ اِس محبّت نامہ مین ملفوف ہی گورنر فرانسس کو پھیر دی جاوے

نہین تو مخلص اُسکی اعانت کرنے سے پہلو تہی نکریگا گورنر مدراس نے جواب مین
اُسکے لکھا کہ ہم تابع حکم ولایت کے ہین ہم خود یہہ امر عمل مین نہین لائے ہین
اب جو آپ کو پاس خاطر گورنر فرانسیس کا منظور رہی یہہ حقیقت ہم ولایت کو
لکھتے ہین اگر حکم پھیر دینے کا پہنچا تو فی الفور کو تھی پہلچری بلکہ سب کوٹھیان
بنگالے کی گورنر فرانسیس کو دے سکتے ہین مگر مقدمہ نزاع انگریز اور فرانسیس
کا آپ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہی دوسرے کے قضیے مین دخل کرنا آپ کو مناسب
نہین جب یہہ خط گورنر مدراس کا نواب بہادر کے ملاحظے مین گذرا آتش اُسکے
غضب کی بھڑک اُٹھی فی الفور پروانے سرداران فوج کے نام پر جو کوریال
بندر مین متعین تھے اِس مضمون کے لکھے گئے کہ تم سب گورنر فرانسیس کو
ساتھ لیکر پہلچری پر تاخت کرو اور ہم بھی مدراس کو عازم ہوتے ہین اور
جب تک معاملہ فرانسیس کا موافق خواہش کے سر انجام نہو ہم صاحبان
انگریز کے ساتھ لڑنے سے ہاتھ کوتاہ نہ کرینگے غرّۂ ماہ ذیقعدہ سنہ گیارہ
سو چھانوے کو رایت حیدری ملک پائین گھاٹ کی طرف بلند کیا گیا بارہ
روز تک کوریال بندر سے خبر پہنچنے کی انتظار مین وہان مقام رہا جب وہان
سے خبر آئی کہ فوج سرکاری معہ گورنر فرانسیس وہان سے کوچ کر گئی دوسرے
روز نواب بہادر نے معہ فوج جو قطرات باران سے بھی زیادہ تھی ہمراہ لے
کوچ فرمایا گورنر مدراس نے جون ہین فوج حیدری کے کوچ کی خبر سنی احتیاط کی
راہ سے کشن گری کی طرف کی سب راہون کو ایسا استحکام دیا کہ گذرنا اُس
راہ سے بے تلف کرنے ہزارہا مرد کے ممکن نہ تھا اِسلیئے نواب بہادر کوچی کی
طرف پھرا جب متصل بالا گھاٹ چری کے پہنچا فوج کوریال بندر کی بھی معہ گورنر
پہلچری وہان آپہنچی دوسرے روز نواب بہادر نے چھہ ہزار سوار جرّار کو حکم

دیا کہ ممالک کورام راجہ اور دوسرے راجاؤن کے جو سرکار کمپنی انگریز بہادر سے توسّل رکھتے ہیین نہب وغارت کرین اور گورنر فرانسیس وموشیر لالی کو جو معہ دو ہزار گورہ اور چھہ ہزار سپاہی مدّت سے سرکار حیدری مین نوکرتھا حکم ہوا کہ کورآیال بندر اور دوسرے بندرون کی طرف جو متعلّق ملک حیدری کے ہیین جلد جاکر جس قدر جہاز کرایہ کے بہم پہنچین اذوقے اور سلاح جنگ سے بھر پھلچری مین پہنچین اور شکر نصرت اثر متعاقب پہنچیگا چنانچہ وے حضور سے رخصت ہو سات جہاز بڑے اور چھہ چھوٹے کرایہ لے اسباب جنگ اُن پر بار کرمحاذی قلعہ پھلچری کے پہنچکر لنگر ڈال نشان حیدری بلند کیا اور جنگ توپ و تفنگ کی شروع کردی صاحبان انگریز نے اگرچہ جنگ کرنے مین قصور نہ کیا لیکن جب نواب بہادر ایلغار کروہان پہنچا اور چارون طرف سے مورچے ودمدمے باندھ مارے گولون کے فرصت دم مارنے کی ندی اُنھون نے ناحق اپنی جانون کو تلف کرنا مناسب نجان نشان فرانسیس جو صلح کی علامت تھی برج پر قلعے کے بلند کیا موشیر لالی نے اِس نشان کو دیکھہ توپون کی شلک موقوف کرگورنر فرانسیس کو معہ چند آدمی ایک غراب پر بیٹھا قلعہ کو بھیجا صاحبان انگریز معہ سپاہیان استقبال کرگورنرکو بڑے احترام سے قلعہ مین لے گئے اور مال و اسباب مطابق فرد تعلیقے کے کارپردازان فرانسیس کو سپرد کردیا دوسرے روز صاحبان انگریز معہ سپاہیان گورنر فرانسیس سے رخصت ہو مدراس کو روانہ ہوئے تب نواب بہادر نے مظفر و منصور اپنے مستقر حکومت کو معاودت فرمائی اور ٹیپو سلطان کو واسطے تنبیہ راجہ کورگ کے معہ فوج قوی تعین کیا،

روایات کتاب فتوحات حیدری کی تمام ہوئین

اتّفاق کرنا جماعه مرهته کا نواب نظام علی خان کے ساتھ- اور کمک
چاهنا انگریزون سے اور لشکر کشي کرنا اُنهونکا بهئیت مجموعی
ملک میسور پرا ور متحصّن هونا نواب حیدر علی خان بهادر کا قلعه
سریرنگپتن مین اور پهر جانا مرهته کے لشکر کا بعد وصول تهوڑے
زر کے اور آشتی کرنا نواب نظام علی خان کا نواب حیدر علی خانسے
اور چڑهائي کرنا دونون سردارون کا بالاتّفاق صاحبان انگریزبهادر پر

سال سنہ ۱۷٦٦ ع مین راے میسور چک کرشنا راجہ جو سات برس سے اپنی
دولت سرا مین محبوس تھا قید تن خاکی سے مخلصی پائی جب اُسکے وفات کی خبر
نواب بہادر نے سنی حکم دیا کہ رسوم اُسکے جنازے کے جسطور پر معمول
خاندان راجگان میسور کا ہی نہایت تکلّف و تعظیم کے ساتھ بجالاے جاوین
اور بڑا بیٹا راجہ متوفّا کا جسکا نام نندوراج ہی بہت سی شان و شوکت کے
ساتھ موافق دستور مسند راجگی پر بٹھایا جاوے نندوراج نے پانچ سال کے
بعد اِس جہان فانی سے رحلت کی اور اُسکی جگہہ اُسکا چھوٹا بھائی سیام
راج نام نواب بہادر کے استصواب سے بدستور معمول گدّی پر بیٹھا حال
ریاست میسور کا اِسیطرح پر رہا یہان تک کہ سنہ ۱۷٦۷ ع مین جماعہ مرهته اور
نظام علی خان نے باہم بدسگالی پر نواب بہادر کے متّفق ہو میسور پر لشکر کشی
کی نظام علی خان خود سپہسالار اپنے لشکر کا اور نواب بسالت جنگ
اُسکا بھائی بھی اُسکے ہمراہ تھا اور فوج انگریزکی واسطے استمداد کے مدراس
سے بلائی گئی تھی الغرض سب فوجون نے متّفق ہو دارالملک سریرنپتن پر
چڑھائی کی نواب حیدر علی خان بہادر سب غلّہ اطراف شہر سے اپنے قابو مین لا

باقی ازوقے وعلوفے کو جو اردو حوالی شہر مین رہا تلف کر اپنی سب جمعیت سپاہ ساتھ سے لے ایک مقام مین جو نہایت حصین و متین کنارے پر رود کاویری کے تھا متحصّن ہوا اور گرداگرد اپنے لشکر کے ایک خندق کھد مورچے توپون کے باندھا اطراف و جوانب اُسکے پشتے استوار کئے کہ افواج متّفقہ کا گذر وہان دشوار تھا بعد چند روز کے جو جنگ خفیف مین بسر ہوئے آخر مرہٹے کچھ زر نقد و سےتیاب کر پھر گئے اور نظام علی خان نے بعد تحیّر اور تفکّر کے لاچار ہو یہ عہد و پیمان حیدر علی خان کے ساتھ کیا کہ باہم متّفق ہو قوم انگریز کا مُملکت چینا پٹن سے استیصال کریں ہنوز اِس مشورے نے صورت استحکام کی نہین پکڑی تھی کہ سرگروہ فشون انگریزی نے قرینون سے اِس راز پر آگاہ ہو اجازت پھر جانے کی لی چنانچہ وہ راہ بنگلور سے صحیح و سالم حدود مملکت انگریزی مین پہنچ خبر منصوبہ لشکر کشی کی جو درمیان دونون امیر کے علی الرغم جماعہ انگریزون کے قرار پائی تھی پہلے اُسینے کارگزاران ریاست انگریزیہ کو پہنچائی

بیان مین پیدا ہونے سبب اتّفاق کے درمیان
نظام علی خان و حیدر علی خان کے

منشی کو اُس انقلاب و تغیر کے جسکے سبب نواب نظام علی خان ہوا خواہی سے انگریزون کے منحرف ہوگیا اور اصل کو اِس اِتّحاد و موافقت کے جسکی جہت سے افواج اسلامیہ استیصال کرنے پر قوم انگریز کے مستعد ہوئی داناؤن نے سازش نہانی نواب محفوظ خان برادر کلان نواب محمد علی خان کی نواب حیدر علی خان

ماور کے ساتھ تجویز کیا ہی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ لڑائی مین
انبور کے جو سنہ ۱۷۴۹ع مین درمیان نواب انور الدین خان و ہدایت
محی الدین خان نواب نظام الملک کے پوتے کے جسکو چندا صاحب خواہر
تر چنا پلی شوہر خواہر نواب سید محمد خان آخری صوبہ دار آرکات نے جسے
انور الدین خان نے حیلون سے قتل کروا اُسکے جگہ خود صوبہ دار ہو گیا تھا
اس جنگ پر تحریض کی تھی واقع ہوئی جس مین جماعہ فرانسیس جو قدیم سے
ہواخواہ خانوادہ سادات کے اور دشمن جانی نواب انور الدین خان کے تھے یار یگر
چندا صاحب کے تھے اور جماعہ انگریز مددگار نواب انور الدین خان کے
چنانچہ نواب انور الدین خان اس جنگ مین اسّی برس کی عمر مین مارا گیا
نواب محفوظ خان بڑا بیٹا انور الدین خان کا اور نواب محمد علی خان چھوٹا بیٹا
دونون اس لڑائی مین حاضر تھے بعد اِسکے صوبہ داری آرکات کی ہدایت
محی الدین خان پر متعیّن ہوئی پر ناصر جنگ نے جو اُسکا چچا اور نظام الملک کا
بیٹا اور بالفعل صوبہ دار حیدر آباد کا تھا اپنے بھتیجے کی خبر فتح کو سن حسد و
رشک کے باعث سے اُسکے اور چندا صاحب اور جماعہ فرانسیس کے
اُوپر لشکر کشی کی لیکن بے لڑے بھڑے ایک حیلے سے جسکا ذکر تواریخ کی کتابون
مین مذکور ہی اپنے بھتیجے کو مقیّد کر لیا یہ امر چھوٹے بڑے اہالی مملکت کو خصوصاً
قوم فرانسیس پر بہت ناگوار ہوا چنانچہ اُنھون نے آپس مین متّفق ہو نواب
ناصر جنگ پر بلوا کیا اور نواب موصوف اِس بلوائے عام مین نواب کرپہ کے
ہاتھ سے اپنی سواری کے ہاتھی پر مارا گیا اور اُسکا بھتیجا ہدایت محی الدین خان
حاکم و صوبہ دار ملک دکھن اور نواب مظفّر جنگ ملقّب ہوا القصّہ نواب
مظفّر جنگ صوبہ داری آرکات کی چندا صاحب کو دے اپنے دار الملک حیدر

آباد کو متوجّہ ہوا اور محفوظ خان اُسکے ساتھ کرناٹک سے نکلا و لیکن نواب مظفّر جنگ راہی مین درسنہ ۱۷۵۱ع پٹھانون کے ہاتھ سے ھنگامہ عام مین مارا گیا اور صوبہ داری حیدرآباد کی اُسکے عمو نواب صلابت جنگ برادر ناصر جنگ مرحوم پر قرار پائی اور وہ بھی عیّارون کے ہاتھ سے اُسکے بھائی نظام علی خان حالی صوبہ دار حیدرآباد کے اشارے سے مقتول ہوا نواب محفوظ خان بعد مارے جانے نواب مظفّر جنگ کے کرپےپے مین سال ۱۷۵۴ع تک متیم رہا اِس مین جماعہ انگریزون نے جو ہوا خواہ نواب محمد علی خان کے تھے باوجود حقیّت نواب محفوظ خان کے جو بڑا بیٹا انور الدین خان کا تھا بعد ہزیمت پانے جماعہ فرانسیس ہوا خواہ چندا صاحب کے اور اجیر ہو جانے چندا صاحب کے محفوظ خان کے چھوٹے بھائی محمد علی خان کو مسند پر صوبہ داری آرکات کے بٹھایا جب اسطرح حکومت آرکات کی نواب محمد علی خان پر قرار پائی نواب محفوظ خان بعد کتنے روز کے ساتھ ایک جمعیّت فوج سوارون کے کرناٹک کو پھر آیا اور درخواست نوکری محمد علی خان سے کی نواب محمد علی خان نے فی الفور اُسکی درخواست منظور کر اُسے محال تنوبلی آرکات کا عامل مقرّر فرمایا لیکن نواب محفوظ خان نے وہان پہنچ اپنے بھائی سے تمرّد و عصیان اختیار کیا اور ساتھ مدد زمیندار ان اُس حدود کے ایک مدّت تک خطہ تنیوالے کو اپنے تصرّف مین رکھا اور اُنھین دنون اُسکو نواب حیدر علی خان کے ساتھ جو اُن روزون دنڈیگل کے بندوبست مین مشغول تھا رسم و راہ مراسلت و مکاتبت کی پیدا ہو گئی اگرچہ آخر کو نواب محفوظ خان نے سال ۱۷۶۰ع مین ظاہرا نواب محمد علی خان کے ساتھ آشتی و مصالحت اختیار کی لیکن یہ امر دور قیاس سے نہین کہ وہ خفیہ ساتھ نواب حیدر علی خان کے طریق نامہ و پیام کا سلوک رکھتا تھا اسواسطے کہ اُس سے

آگے کہ جنگ و پرخاش نمایان درمیان نواب حیدر علی خان اور انگریزون کے واقع ہووے جیسے کے قصد پر سرنگپٹن کو گیا تھا اور نواب بہادر نے اُس سے بہت الطاف واشفاق کے ساتھ اُس سے ملاقات کی تھی اور یہہ امر بھی قرین قیاس ہی کہ تعصب دین محمدی نے نواب نظام علی خان اور اُسکے ارکان دولت کو اِس امر پر مستعد کیا ہو کہ ساتھ نواب بہادر کے متّفق ہو کر نواب محفوظ خان کو مسند پر صوبہ داری آرکاٹ کے بٹھاوین اور ساتھ مدد و یاریگری جماعہ فرانسیس کے جو اُسکے ہوا خواہ تھے انگریزون کو ہندوستان سے خارج کرین بہر تقدیر اوائل سپطنبر سنہ ١٧٦٧ع مین افواج متّفقہ جن مین اکثر سوار تھے کرناتک مین پہنچ لوٹ مار شروع کر دی کارگزاران دولت مدراس نے ایک فوج جرّار کرنیل اسمتھ کے ساتھ بھیجا چنانچہ چھبیسوین تاریخ ماہ مذکور مین قریب قلعے ترچناپلی کے تلاقی طرفین واقع ہوئی حقیقت اِس جنگ کی سالانہ دفتر اخبار مین انگریزی سنہ ١٧٦٨ع کے پائی جاسکتی ہی لیکن یہان ترجمہ اِس روداد کا فارسی کتابون سے لکھا جاتا ہی وقت شام کے مقدّمۃ الجیش افواج متّفقہ نے دیکھا کہ لشکر انگریزی ایک بڑے جھیل کے نشیب مین صفین آراستہ کیے ہوئے مستعد جنگ ہی اور ایک تیلہ اُسکے پہلو پر واقع ہی نواب بہادر نے اُن کے مقابل مین صف آرائی کی چنانچہ تمام رات فوج حیدری سلاح و یراق سے مسلّح رہ انتظار صبح کی کرتی رہی جون ہین سپیدہ صبح نمودار ہو الشکر انگریز بڑے جوش و خروش سے آگے بڑھا نیران جدال و قتال کی دونون طرف سے مشتعل ہوئی رکن الدولہ سپہسالار نظام علی خان نے جو اگلی صف مین تھا چاہا کہ فوج میمنہ و میسرہ پر غنیم کے حملہ کرے لیکن توپون کے گولے اور بندوقون کی گولیون نے اُسکے لشکر کو پریشان کر دیا چنانچہ وہ اُن کی تاب نلا وہان تک

ہٹ گیا جہاں نواب نظام علی خان خود سپاہ کو لڑا رہا تھا اگرچہ سب یہاں بہادرانہ
وہ لاورانہ لڑ رہے تھے لیکن مارے گولے گولیوں کے اُن کو فرصت دم لینے کی
نہ ملتی تھی نواب نظام علی خان کی سواری کے ہاتھی کا ایک پانون گولے
کی ضرب سے اُڑ گیا اور بہت لوگ کام آئے آخر کو ہزیمت پائی تب نواب
موصوف چھتیس میل انگریزی یعنے اٹھارہ کوس میدان رزم سے پیچھے
ہٹ گیا انگریزون نے نقارہ فتح کا بجوایا لیکن فراریون کا پیچھا نکیا اور چینا پٹن
کی طرف نہضت کی نواب حیدر علی خان بہادر نے ہزیمت سے اپنے ہوا خواہ
کی فوج کے کچھ پروا نکیا اور اپنی تمام فوج کو چار حصہ بنا اعانت و یاوری پر ایزد
پاک کے اعتماد کر مقابلے و مقاتلے مین اعدا کے خوب کوشش کی ؑ

پھر جانا نواب نظام علی خان کا مرافقت سے نواب حیدرعلی خان
کے اور موافقت کرنا انگریزون سے اور نہب و غارت کرنا نواب
حیدر علیخان کا کرنا تک کو شہر مدراس تک اور نہایت بیم
و ہراس سے اُس سے درخواست کرنا انگریزونکا صلح کو

دیکھنے سے طمطراق جنگ اور آتش باری و جابکدستی انگریزون کے اس
قدر خوف و ہراس طبیعت پر نواب نظام علی خان کے غالب ہوا کہ جلد
اُنھون کے ساتھ مصالحہ و اتفاق کر اپنی باقی فوج جمعیت حیدرآباد کو پھر گیا
نواب حیدر علی خان بہادر نے جب دیکھا کہ نواب نظام علی خان اُسکا ہوا خواہ
اُسکو جنگ و جدال مین چھوڑ خود آلگ ہوگیا اِسلیئے سر برگشتن مین اپنا پھر جانا
مصلحت وقت دیکھا لیکن کرنیل اسمتھ سپہدار لشکر انگریز نے یہان تک

تعاقب نواب ممدوح کا کیا کہ حدود میسور مین داخل ہوا اور کئی قلعون پر نواب بہادر کے متصرّف ہو نزدیک سرنگپٹن کے جا پہنچا اس حیص بیص مین نواب بہادر نے یہہ مناسب جانا کہ ساتھہ حریف پختہ کار کے نرد واژگونہ کھیلے چنانچہ دل مین یہہ بات ٹھان اپنے سوارون کی فوج کو ساتھہ لے ملک کرناٹک پر تاخت کی اور وہان کے بلاد و عباد کو ساتھہ شمشیر و آتش کے زیر و زبر خاک بسر کر دیا تب فوج انگریزی کو جو حدود میسور مین نہب و غارت مین مشغول تھی ضرور ہوا کہ وہان سے پھر کر حمایت و حراست ملک کرناٹک کی کرے اس تدبیر سے تمام قلعے جو انگریزون کے تصرّف مین آگئے تھے بے لڑے بھڑے ہاتھہ آگئے اور فوج حیدری نے نوبت لوٹ مار کی شہر مدراس تک پہنچائی اور متواتر حملون سے ارکان دولت مدراسیہ کو تنگ کر دیا اور اپنی ھیبت اُن کے دلون مین ایسی ڈالی کہ وے مضطر و مجبور ہو اُس سے آشتی و صلح کے خواہان ہوئے نواب بہادر نے صلح کے پیام کو قبول کیا ماہ اپریل سنہ ۱۷۶۹ع مین عہد و پیمان آشتی کا دونون طرف سے وقوع مین آیا شرطین اِس صلح کی بہت سادہ و پرکار تھین یعنے چاہئے کہ قلعے اور اسباب ایک جانب کے طرفین سے جو جنگ کے وقت دوسرے کے تصرّف مین آئے ہین پھیر دیئے جائین اور اسیر طرفین کے قید سے مخلصی پاوین اور دونون فریق دوستی کی راہ سے شریک رنج و راحت رہین اور کبھی مدد و اعانت کرنے مین آپسکے ضرورت کے وقت قصور نہ کرین اور سوداگرون کی راہِ آمد و رفت جاری رکھین حیدر علی خان بہادر نے اِس جنگ و پیکار مین کارنامہ رستم و اسفندیار کی تجدید کی تھی اور اپنی دستبرد نمایان اور جلادت شایان سے نظارگیون کو حیرت مین ڈالا تھا توپین ہلکی میدانی سبک گاڑیون پر بار کی ہوئین ساز و سامان سے آراستہ اور گولندازان آتش دست رکھتا تھا اسی

جہت سے اُن لڑائیون مین کبھو کوئی توپ جلوسے یا میدانی نواب بہادر کی غنیم کے ہاتھ نہ لگی اور وہ بڑی توپین جو جنگ مین نیرور کے انگریزون کے ہاتھ آئین مو بسبب نواب نظام علی خان کی تعین سپاہ حیدری نہایت چست و چالاک ساز و یراق سبک کے ساتھ آراستہ رہتے اور سواران خاص اُسکے سبک عنان تیز جولان تھے اسی سبب نواب بہادر تاخت و تاراج بر سپاہ اعدا کی قادر تھا اور لوٹ مار سے جلد پھر جاسنے پر توانا نواب بہادر سابق لڑائیون مین جیسا مصدر انواع ستمگری و خرابی کا ہوا تھا جس کے سبب مرز و بوم کرناٹک کی خراب و ویران ہو گئی تھی اِس جنگ مین ویسا مرتکب ظلم و ستم کانہ ہوا '

پڑھنے والون پر کارنامہ حیدری کے پوشیدہ نرہے کہ چونکہ میجر چارلس اسطوارط اپنے رسالہ ممائرس اف حیدر علی خان و ٹیپو سلطان مین اِن دونون واقعہ جلیلہ کی شرح مین جنکا پہلا وہ نازک ہنگامہ تھا جس مین مادھور او پیشوا جمعیت ایک لاکھ پچاس ہزار سوار مرہٹہ کے ساتھ اور نظام علی خان ساتھ اپنے تمام لشکر معہ فوج ملکی انگریزون کے باہم متفق ہو سر پر نگپٹن پر ہجوم لائے تھے اور دوسرا وہ امر مہم جس مین نواب حیدر علی خان و نواب نظام علی خان نے متفق ہو کر استیصال پر انگریزون کے ہمت باندھی تھی اور حق تو یہ ہی کہ تمام مآثر حیدری مین اِن دونون واقعے کے مانند کوئی حال نہایت شرح و بسط کا خواہان نہیں کیونکہ پہلے واقعے مین صفت گزیدہ صبر و پایداری نواب حیدر علی خان کی اُوپر ہجوم جم غفیر دشمنان جانی تباہی اندیش کے اور سلیقہ اُسکے رخنہ بندی و حیلہ سازی کا حمایت و حراست مین اپنی جان و مال کے ظاہر و باہر ہوا اور دوسرے مین شہامت و جلادت اُس بہادر کی قہر و کسر کرنے مین دشمنان پر دل

وہ پرکار ذو فنون کے درباره شیوه جنگ و پیکار اچھی طرح عیان و نمایان ہوئی راه اختصار کی چلا تھا اسواسطے کتاب فارسی کارنامہ حیدری کے مولّف نے ان دونون واقعہ جاںیلہ کی تفصیل دوسری جلد سے اسطوری مو شیر تمدن کے ترجمہ کر اصل کتاب مین داخل کیا اور شمائل جسمانی و عادات و اطوار زندگانی نواب ممدوح کے جلد اوّل سے اُسی مسطوری کے ترجمہ کر اُسکا مقدّمہ بنایا؛

شمائل جسمانی اور عادات و اطوار زندگانی نواب حیدر علی خان کے

نواب حیدر علی خان کی عمر کا حال ٹھیک معلوم نہین ہی مگر جو لوگ اُسے صغر سن سے جانتے ہین اُنکی روایت کے موافق اِس وقت قریب چھپّن برس کے تھی قد اُس کا قریب چھہ فٹ انگریزی تھا اور قوی چالاک و چست زحمت کش رنج بردار جفاکش ایسا کہ وقتِ ضرورت کو ہون پیاده چلتا اور رات دن اگر گھوڑے پر سوار رہتا تو بھی آثار کوفتگی اور ماندگی کے اُس سے ظاہر نہوتے بشره گندم گون نقشہ چہرے کا نہایت درشت داڑھی و موچھ اُکھڑوا تا گھر مین پوشاک ہندوستانی سفید ساده ململ یا تن زیب کی پہنتا اور دستار بھی اُسکی ہوتی قبا دامن فراخ آستین تنگ و چست لیکن رخت سپاہیانہ اُسکا دوسری طرح کا جسے خود اُسنے اپنے اور اپنی سپاه کے واسطے ایجاد و مقرّر کیا تھا سفید اطلس کی قبا جسمین سنہرے گل ٹکے ہوئے ویسی ہی اطلس کا پاجامہ مخمل زرد کے موزے سفید ابریشمی کمر بند سرخ شفتی پگڑی جب پیاده چلتا اکثر

بیت کی چھڑی ہاتھ مین رکھتا جب کا سر پوش جواہر نگار ہوتا جب گھوڑے پر سوار
ہوتا تو ایک شمشیر پرتلے مین جسکی چپراس الماس کی ہوتی کمر سے لگی رہتی جیسا
کہ امیران ہند واسطے آرایش کے زیور پہنتے ہین وہ ہرگز نہ پہنتا چہرہ شگفتہ
شادہ خصوصیات حال کے موافق گاہے ہنستا گاہے ترش رو ہوتا ہرطرح کے امر
مین سہولت و آسانی کے ساتھ کلام کرتا خاموشی و تمکین روا رکھتا او اُنکی حال
مین بیگانہ لوگونکی ملاقات کے وقت اپنے تئین ضبط مین رکھتا و لیکن جلد انبساط
طبیعی کے آثار اُسپر غالب ہو جاتی ہرطرح کے آدمی سے گفتگو کرتا اور روایت
کمال شیرینی و نرمی کے ساتھ شروع کرتا مقام کمال تعجّب کا یہ ہی کہ ایک ہی
زمانے مین جبکہ مہمّات عظیمہ ملکداری مین غور کرتا اور مقدّمات مین حکم دیتا بعضے
حاضرین مجلس سے سوال کرتا جاتا اور بعضون کو جواب فرماتا ایک منشی سے نامہ
سنتا دوسرے سے جواب لکھاتا نظر تو تماشے مین رقّاصون نقالون کے رکھتا
اور کان سے عبارت منشیون کی سنتا چاکران مقرّری رات دن کے اپنے کار
و بار خاص کے لیئے حضور مین آتے جاتے اُنھین اذن عام تھا اگر کوئی شخص
اجنبی ملاقات کا خواہان ہوتا معرفت ایک چوبدار کے جو صدہا در دولت پر حاضر
رہتے تھے اپنی اطّلاع کر باریاب ہوتا مگر فقیر و درویش کے واسطے یہہ
اجازت نتھی اور اگر کسی فقیر پر نظر پڑتی تو اُسکو خاکی شاہ کے پاس جو
میر صدقات تھا بھیج دیتا وہ اُسکی حاجت بر لاتا قبل طلوع آفتاب بیدار ہوتا تب
نقیب و سپہدار جو شب و روز گذشتہ چوکی مین اپنی خدمت خاص پر مامور تھے
اور وے لوگ جو اُن کے بدلنیکو آتے حضور مین پہلے حاضر ہو اخبار ضروری عرض
کرتے اور جو حکم تازہ صادر ہوتا سپہدار اور کارگزاران دیوانی کو پہنچاتے اور
سپہدارون و کارگزارون کو پروانگی تھی کہ اگر ضرورت ہووے جامہ خانہ مین

حاضر ہوکر خود عرض کرین آٹھ گھڑی دن چڑھے جامہ خانے سے برآمد ہو دیوان خانے
مین داخل ہوتا جہان سب منشی وکارگزار ہرکارخانے کے خطوط آئے ہوئے کو
گذرانتے اور ہرایک کو اُسکی خدمت خاصہ کے موافق تعلیم و تلقین روزمرّہ
فرماتا اور جو نامہ کہ جواب طلب ہوتا اُسکا جواب موافق اُسکے ارشاد کرتا فرزند
و اقربا اُسکے اور جو امیر کہ ساتھ شرف تقرّب کے ممتاز تھے اُسوقت دیوان
خانے مین حاضر ہوتے نو بجے صبح کا کھانا کھا آئینہ محل مین تشریف لیجاتا تب وہان
سب فیلبان ہاتھیون کو اور سائیس گھوڑون کو روبرو لیجا کر دکھاتے پلنگ و
چیتے شکاری کو اُنکے نگاہبان ڈوریان پکڑے ہوئے روبرو لاتے جن پر پوشش
بانات سبز کی پڑی ہوئی اور پارچہ زری کی ٹوپی سر پر بندھی رہتی اسلیئے
کہ اگر کسی وقت کبھو وے قصد ایذا کا کرین تو جھٹ آنکھین اُنکی اُس ٹوپی
سے بند ہو جائین نواب بہادر اپنے ہاتھ سے ہرایک کو لقمہ شیرینی کا دیتا وے
جھٹ لے لیتے بعد طعام چاشت ساڑھے دس بجے نواب بہادر دیوان خانے یا خیمہ
بار عام مین تشریف لاکر شامیانہ زردوزی کے نیچے جسکے ستون طلائی مرصّع کار
ہوتے جلوس فرماتا اقربا اُسکے دست چپ کی طرف بیٹھتے اور سب ارکان و اعیان
دولت جنکو اُس مقام مین حاضر ہونے کی اجازت تھی حاضر ہوتے اور جو لوگ
اُپنے اپنے کاروبار مین تعلیم و ارشاد کے محتاج ہوتے نقیبون کے وسیلے سے
درخواست حاضر ہونے کی کرتے یا عرضیان گذرانتے اُسی وقت جواب
مناسب عرضی پر لکھا جاتا یا زبانی ارشاد ہوتا یہہ دستور نہ تھا کہ سواری مین کوئی
شخص عرضی دے مگر آنکہ کوئی مہم یا حادثہ جدید واقع ہو یا کوئی سائل حاضر ہونے
سے دربار عام کے منع کیا جاوے اور ایسا اتّفاق بہت کم ہوتا اس سال ١٧٦٧ع
مین ایک روز شام کو پانچ بجے نواب کو نہاتور مین اپنے کو کہے ممیت واسطے

سیر کے نکلا تھا کہ ایک بڑھیا نے فریاد کیا نواب نے فی الفور سواری ٹھہرا بڑھیا کو قریب بلا کر حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ مین بیوہ صرف ایک ہی لڑکی رکھتی تھی جسے آغا محمد نے مجھسے چھین لیا ہی نواب نے فرمایا کہ آغا محمد کو ایک مہینے سے زیادہ ہوا کہ یہان سے چلا گیا ہی تو اتنے روز کہان تھی اور کیون نالش نہ کی بڑھیا نے عرض کیا عاجزہ نے کئی قطعہ درخواست حیدر شاہ کے ہاتھ مین دیئے کچھ جواب نپایا حیدر شاہ نے جو عرض بیگیون کا سردار تھا حاضر ہو عرض کیا کہ یہ عورت ور اُسکی لڑکی بازاری عورتون سے ہین خلاف شرع زندگانی کرتی ہین یہ بات سنکر نواب نے حکم دیا کہ سواری دولتخانے کو پھرے اور عورت ہمراہ آئے سب اعیان دربار واسطے اِس منصبدار کے جسکو لوگ دوست رکھتے تھے اندیشناک ہوئے پر کوئی شفاعت مین دم نہ مار سکتا تھا حیدر شاہ کا بیٹا سرگروہ فوج فرنگستانیون سے ملتجی شفاعت کا ہوا اور اُسنے حضور سے اُسکی خطا کا عفو چاہا لیکن نواب نے ساتھ درشتی کے منہ موڑ کر فرمایا کہ اِس بات مین کچھ عرض سنی نہ جائیگی کیونکہ کوئی جرم اِس سے سخت تر نہین ہی کہ راہ فریاد رعیّت کی بادشاہ فرمان فرما کے نزدیک قطع کی جاے اور مظلوم اپنی داد کو پہنچنے سے محروم رہین اہل اقتدار کو چاہیئے کہ غربا و مظلومون کی دستگیری کرتے رہین خدا یتعالی نے حاکم کو نگہبان رعایا کا کیا اور جو بادشاہ راہ انصاف کو رعایا پر مسدود اور ستمگارون کو سیاست نہین کرتا تو آخرکار وہ بادشاہ خود رعایا کو بزور اپنی بغاوت پر مستعد کرتا ہی یہ کہکر نواب نے حکم دیا کہ حیدر شاہ کو دو سو تازیانہ مارین اور اُسی وقت حبشیون کے رسالدار کو حکم دیا کہ ہمراہ مستغیثہ کے اُس گانون مین جہان آغا محمد مقیم تھا جا دختر مذکو رکو ستم سیدہ کے حوالہ کرے اور آغا محمد کا سر کاٹ لاوے اور اگر وہ دختر وہان نہو تو آغا محمد کو

کو نیا تو ر مین گر فتا ر کر حاضر کرے چنانچہ وہ دختر ستم رسیدہ مان کو ملی اور آغا محمد کا سرکات حاضر کیا گیا آغا محمد کی عمر اُسوقت ساٹھ برس کی تھی پچیس سال تک حیدری نقیبون کا سر گروہ تھا اُسنے اپنی خدمتگزاری کے صلے مین جاگیر شایستہ پائی تھی اور حقیقت حال استغاثہ کی برھیا کے یہہ ہی کہ آغا محمد اُس دختر کے حسن و جمال پر شیفتہ تھا ہر چند چاہا کہ اُسکی مان کو روپیے دیکر راضی کرے پر برھیا راضی نہوئی تب آغا محمد اُسکو بزور لے گیا۔ دربار حیدری مین پچاس یا چالیس منشی خاص دست چپ کی طرف دیوانخانے مین حاضر رہتے رسولان نامہ بر ہر ساعت ملکون سے آتے اور کمال اہتمام سے حضور مین بلائے جاتے اور لفافہ ملاحظہ مین گذرانتے منشی خاص مکتوب پڑھکر سناتا فی الفور نواب خصوصیات وابستہ جواب زبان فصاحت ترجمان سے بیان فرماتا پھر وہ مکتوب دیوان وزیر مین بھیجا جاتا ہر طرح کے خط و پروانہ کو دستخط خاص سے زینت فرماتا پروانے جو دیوان وزارت سے صادر ہوتے اُن پر بڑی مُہر دیوان عام کی ثبت ہوتی اور جو فرمان کہ ساتھ دستخط خاص کے زینت پاتے اُن کے خاتمے پر ایک چھوٹی مہر پادشاہی ثبت کی جاتی وہ مُہر میر منشی بادشاہی کے پاس رہتی جب کبھو کسو کو نامہ کسی مُہم عظیم مین لکھا جاتا یا اگر کوئی حکم جلیل صادر ہوتا تو اُسکے خاتمے کو اپنی مُہر خاص سے جو ہمیشہ اُنگلی مین پہنے رہتا تھا امتیاز دیتا اور تب خریطہ قاصد کو دیا جاتا اور ساتھ خریطے کے ایک پرزہ کاغذ جس مین ساعت روانگی خط کی لکھی ہوتی لگایا جاتا اور ہر منزل مین اُسپر وقت پہنچنے کا اُس خریطے کے اشارہ لکھا جاتا ڈاک کا حال اور قاصدان دولت حیدری کے خصوصیات جنکی انگریزون نے تتبّع کی ہی در مقام شایستہ لکھے جاوینگے گھوڑے ہاتھی بکاؤ توپ نئی ڈھالی یا کسی جگہہ سے

بنی لائی ہوئی اُن سبھون کو جلو خانہ مین لاتے اور نواب بہادر اِس دربار کے وقت اُن سبکو ملاحظہ فرماتا جلیل القدر لوگ دیوانی کے یا سپہسالار اور سفیر وغیرہ جو معزّز تھے بہت کم اِس دربار مین حاضر ہوتے مگر بضرورت امیران محترم وقت شب خلوت خاص مین جہان خاصے لوگ بار پاتے تھے حاضر ہو شریک صحبت نشاط و طرب کے ہوتے ارکان دولت اپنی طرف سے وکیل مقرّر رکھتے اور سب کارگزاران دیوانی ایک منشی کو اپنی کچہری سے بھیجتے تاوہ مقاصد ضروری نواب کے حضور مین عرض کرے وقت حاضر ہونے کسی سفیر جلیل القدر یا کوئی شخص معزّز کے سرگروہ نقیبون کا ساتھ آواز بلند کے یہہ پکارتا جہان پناہ سلامت فلان خان یا بیگ وظیفہ خدمت بجالاتا ہی (اکابر دیوانی اور منشی وکیل وغیرہ کام کے لوگ اُس قسم کے اعلام سے معاف تھے بے تکلّف چلے جاتے) اور اُسکی قدر و منزلت کے موافق ایک مقام اُسکے کھڑے ہونے یا بیٹھنے کو متعیّن کیا جاتا اور جب کوئی اوساط الناس سے دربار مین حاضر ہوتا تو وہ تسلیم و کورنش بجا لاکر پہلو مین سرگروہ نقیبون کے دست بستہ کھڑا رہتا اور جب حضور سے اشارہ پاس آنے کا ہوتا تو نزدیک آتا نواب زبان مہر پرور سے اُسکا مطلب استفسار فرماتا اگر وہ طبقے سے اہل عزّت کے یا تاجر ذی حرمت ہوتا تو حکم بیٹھنے کا پاتا اور خصوصیات و معیشت و وطن و سفر اُس سے پوچھے جاتے اور ایک وقت فرصت مقرّر کیاجاتا جس مین وہ اپنے تجارتی مال کو دکھاتا پھر پان دیکر رخصت کیاجاتا یہہ دربار شام کے تین بجنے تک قایم رہتا پھر نواب حجرۂ خاص مین واسطے استراحت کے جاتا قریب ساڑھے پانچ کے ایوان بار عام مین تشریف لاتا اور وہان قواعد سپاہیون اور پرہ بندی سوارون کی ملاحظہ کرتا گرد اُسکے بعضے اقربا و مصاحبین بیٹھتے منشی لوگ خطوط

سے کے پڑھنے لکھنے مین مشغول رہیے شام کے وقت ایک بڑی جماعت مشعلچیونکی صحن دولت سرا مین نمودار ہوتی یہ لوگ تسلیم کرتے ہوئے ایوان ومکانات مین جاتے ایکدم مین تمام مکانات خاصہ کو جن مین نواب بیٹھتا یا آرام کرتا روشن کر دیتے بتیان کافوری اشجار نقرۂ روشنی کے اور جھاڑ بلورین نادرہ کار روشن رہتے اکابر دولت حیدریہ اور اعاظم دیوان و سفیران جلیل القدر وقت شب ملازمت مین حاضر ہوتے جنکا رخت ہمیشہ عطر گران بہا سے مطیّب و معطّر رہتا علاوہ اکابر ذوی الاقتدار وکارگزار کے شب کو دیوان خانہ امیرزادون سے بھرا رہتا جو سب کے سب آداب دان وشیرین زبان ہوتے درمیان اِن امیر زادون کے بعضے خدمت نظارت پر ممتاز تھے جن مین سے ہر رات چار شخص دربار مین حاضر رہتے اور یہی لوگ شمشیر ہمیشہ اپنے پاس رکھتے اور یہی اُنکے نشانی امتیاز کی تھی اور دوسرے امیر اپنے سلاح کو غلام کے حوالے کرتے بعضے ملازم اپنے میان کے پیچھے دامن اُسکا ہاتھ مین اُٹھائے ہوئے لب فرش تک جاتے دیوان خانے مین چاندنی ململ باریک کی اوپر شاہانہ قالین آبریشمین کے بچھی رہتی نواب بہادر کو سفید کپڑے پر میلان بہت ہی چنانچہ صندلیون یا نشیمنون پر جو مخمل سے منڈھی ہوتین سفید تنزیب کے غلاف اُنپر چڑھے رہتے اُس بزمگاہ مین صحبت رقص وسرود و نقّالی آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک گرم رہتی ناظر و عرض بیگی تازہ وارد لوگون کے پاس مجلس مین حاضر رہتے جو کوئی کچھ پوچھتا اُسکا جواب شایستہ دیتے اور ہر ایک کو حاضرین مجلس سے خورد ونوش کی بات پوچھتے اگر رغبت پاتے تو اُنکو نعمت خانے مین لیجاتے نواب بہادر نقل و تماشے پر نظر رکھتا اور اکابر دیوانی و سفیرون سے گفتگو کیا کرتا اور کبھو خلوت خانے مین تشریف لیجا محرمان خاص کے ساتھ اسرار پنہانی مین

مشورہ کرنا اور حسب معمول ہرصبح اُمور ملکی مین مشغول رہتا اور باوجود شب بیداری
کسی طرح کی کسالت اُس سے ظاہر نہوتی دوراثناے صحبت رقص و سرود
اقسام پھول زرین مرصّع کار گلدانون مین رکھ حضور مین لاتے نواب خود اُنمین
سے کئی پھول لیتا پھر اکابر دولت کو عطا کئے جاتے اور جب حضور کو منظور رہو تا کہ
کسی کو ساتھ مزید عنایت کے امتیاز بخشے تو جملی کے ہار اثناے گفتگو مین اپنے
ہاتھ مین پہن اُس شخص کو عنایت فرماتا اکثر اِس عنایت سے سپہدار فوج
فرنگستانی ممتاز ہوتے کیونکہ فرانسیس لوگ برخلاف تمام قوم فرنگستان کے بہ
نسبت عطاے زر کے اِس طرح کی امتیاز سے اپنے تئین زیادہ معزّز جانتے
ہین اگر کوئی شخص شب کو اِس طرح کی عزّت پاتا تو صبح کو اکابر و ارکان دولت
حیدری برسم تہنیت اُسکے نزدیک جاتے اگر نواب بلند اقبال کو کسی جنگ
مین فتح و فیروزی یا کسی امر گران مایہ مین شادمانی و بڑی خوشی حاصل ہوتی
تو شاعر شیرین سخن نواب کامگار کو بالقاب غرّا یاد کرتا اور اس طرح کی
ابیات مدحیہ پڑھتا٭

مثنوي

جہان داورا خاطرت شادباد ہنر برا گوا ملکت آباد باد
جہان از فرت دیدہ فرخندگی ترا دادہ شاہان خط بندگی
عدو لرزد از ہیبت نام تو زمین خندد از جرعہ جام تو
ز عدل تو بیداد نالد ہمے بفرّ تو اقبال بالد ہمے
ہمہ روز عمر تو نوروز باد جہان را لقای تو فیروز باد

جب تک وہ شاعر قصیدہ مدحیہ پڑھتا حاضرین مجلس خاموش سراپا گوش ہوتے
مگر نواب بہادر اُسوقت اکابر دیوانی کے ساتھ بیشتر مشغول رہتا چونکہ

بعض خصوصیات بزم امیرانہ ممالک شرقی کے بیان کیئے گئے اب ارباب طرب ونشاط کی باتون کا بھی بطریق اختصار لکھنا ضرور ہوا جانا چاھیئے کہ دربار حیدری اِن روزون اہل نغمہ وساز کے باب مین بہت باساز و نوا ہی اور چونکہ صوبہ بیجاپور جو عہد مین ابراہیم عادل شاہ کے مجمع ارباب نشاط وطرب کا تھا جیسا ملا ظہوری کہتا ہی ؎

بیت

گر اکبر سرود و سور سازند
زخاک پاک بیجاپور سازند

سرکار حیدری کے تحت تصرّف مین آیا تھا جو عورتین کہ بیجاپور مین دربارہ حسن وجمال یگانہ اور فنون رود وسرود مین یکتاے زمانہ ہوتین وے سب وہان سے بلائی جاتی تھین اور طوایف اہل تقلید وارباب نغمہ وطرب مین ڈومنیان کنچنیان بھانڈنیان بھگتنیان سب تونگری اور حسن وجمال کے سبب اپنے طبقون مین منتخب وممتاز تھین بھانڈنیون کے طائفے کا جن مین سب عورتین ہوتین یہ حال ہی کہ نایکہ اُن کی لڑکیان کم سن چار پانچ برس کی حسین کو مول لے اوستادان ماہر رقص وسرود سے تعلیم کرواتین اور ہر طرح کے شیوۂ دلبری وطرب انگیزی اُن کو سکھاتین آخرکار نوبت دلفریبی اُنکی یہان تک پہنچتی کہ زاہد صد سالہ اُن کے ناز وکرشمہ دلبرانہ سے راہ زہد وتقوا کو بھول جاتا الغرض کوئی مرد یا عورت پختہ کار فن تقلید ونقّالی مین اُن عورتون سے سبقت نلیجا سکتا اور سرود اُن کا نہایت مسرّت بخش ونشاط افزا ہو نازنان رقاصہ اپنے کار و شیوے مین مقلّدون اور مغنّیون پر رجحان رکھتی تھین یہان تک کہ اگرچہ نادرہ کار تماشا گاہ پارس مین (جو دارالملک فرانسیس اور اِن باتون مین مشہور ہی)

جائین تو وہان کے لوگون کو وجد مین لائین ہر عضو اُنکا وقت رقص کے حرکت خاص مین رہتا ہی دیر تک یکسانون پر اِس خوبی سے ناچتین کہ نظار گیون کو محال حیرت ہوتا کوئی عورت مقلّدہ یا رقاصہ اِس بزم مین سترہ برس کی عمر سے زیادہ سن نہین رکھتی اور جب اِس سے متجاوز ہوتی ہین تب ہرطرف کی جاتی طائفہ ارباب نشاط کی نایکہ شاہرہ سرکار سے پاتی ہی مگر ٹھیک تعیّن اُسکا معلوم نہین اور جو نایکہ کہ دربار مین حاضر ہوتی سو ہر مرتبہ رات یادن کو جب کوئی نوچی اُسکی مجرا کرتی معہ سازندے فی مجرا ایک سو روپیہ پاتی اور یے عورتین مقلّدہ اکثر بیس طائفے سے زیادہ ہوتین گیارہ بارہ بجے مجالس نشاط برخاست ہوتی ہر شخص اپنے گھر جاتا مگر وے لوگ جو ساتھ نواب بہادر کے کھانا کھاتے حاضر رہتے وے صرف دوست و خویش و اقارب خاندانی ہوتے مگر جشن عام مین امراے نامدار بھی شریک خوان رہتے اِس طرح معاشرت نواب نامدار کی حالت حضر مین ہوتی اور جب سفر مین رہتا تو اکثر ہرہفتے مین دو بار شکار کو جاتا اور شکار گینڈے ہرن گورشیر پلنگ کا اکثر کھیلتا جب خبر پہنچتی کہ شیر یا پلنگ جنگل مین ہی تو گھوڑے پر سوار ہو وہان جاتا اور ایک جماعت حبشیون اور نیزہ برداروں کی اور اکثر امیر معہ نیزہ و سپر اُسکے پیچھے جاتے اور جب سراغ شیر کا پاتے اُس مقام کو محاصرہ کر آہستہ آہستہ احاطے کو محاصرے کے تنگ کرتے جب شیر شکاریون کو اپنی طرف متوجّہ پاتا شور کرتا اور چارون طرف راہ نکلنے کی دیکھتا آخر کو جست کرکے چاہتا کہ نکلنے کی راہ پیدا کرے حیدر نامدار پہلے اُسپر وار کرتا اور یہہ ضرب حیدری شمشیر یا نیزہ سے بہت کم خطا کرتی ؁

حرف

(۳۰۵)

تورگ سواری نواب تاجدار حیدر علی خان بہادر

جب حیدر علی خان بہادر نے بعد مدّت ممالکات کنڑہ و ملیبار کو فتح کر دار السلطنت سرنگپٹن کو مراجعت کیا اُسکے موکب کی عظمت و شان قابل دیکھنے کے تھی جب کوچ کا تو سمت نہضت کی پچاس ہزار سوار جرّار سلاح و یراق سے آراستہ اسّی ہزار پیادے اور چار ہزار طوپاس ساز سنگرے سے درست جلو مین ساتھ تھے اور توپخانے انگریزی و ہندی و باندار و بلّم بردار وغیرہ علاوہ ہر روز کوچ کے وقت یہہ معمول تھا کہ جس راہ سے سواری جاتی داہنی طرف رسالے سواروں کے پرہ باندھے کھڑے رہتے رسالدار و علم بردار مراسم تسلیم بجالاتے اور جب ہاتھیوں کے جنپر سردار امیر سوار رہتے اگلے رسالے سے آگے بڑھ جاتے تب وہ رسالہ اپنے دست راست کی طرف سے پھر کر گھوڑے دوڑا آخری رسالے کے پیچھے جا کھڑا ہوتا ایک دستہ سواران ہزّار اور ایک دستہ سواران ڈراگون کا جن مین سب سوار فرنگستانی تھے پہلے سب سوارون کے شرف تسلیم حاصل کر سب فوج کے آگے سواری مین چلتے اُنکے پیچھے تین سو شتر سوار نامہ بر ساز و سامان سے آراستہ ...ی او نٹون دو کوہان والے پر سوار بعد اُنکے دو ہاتھی فلک شکوہ جن پر بڑے بڑے دو نشان رہتے اُن نشانونکی زمین نیلی نقش و نگار زرین ایک مین آفتاب دوسرے مین ماہ و ستارے نمودار پیچھے اِن دونون ہاتھی کے ایک اور ہاتھی جسپر جوڑی نقاریکی بہت بڑی رہتی جبتک کوچ رہتا یہ نقّارے بجائے جاتے چھہ میل انگریزی تک اُنکی آواز پہنچتی اور لشکر ظفر پیکر مین آواز قرنا وغیرہ کی جو کوچ مین پھونکی جاتی تھی صور اسرا فیل سے کم نہ تھی سپہسالار کا حکم سپاہیون کو ساتھ وسیلہ اُسی قرنا وغیرہ کے سنایا جاتا

اُسکے بعد چار ہاتھی اور چلتے جن کے اوپر چوبیس نفر ارباب نشاط بیٹھتے سواری کے ساز و آلات موسیقی بجاتے پھر پانچ ہاتھی اور جن کی عماریان زرّین مرصّع کار ہوتین جانے یے فیلان جنگی سواری کے مشہور تھے لیکن کبھو جنگ مین جز گھوڑے کی نواب اُن پر سوار نہوتا بعد اسکے چار فیلان اور جن پر ہودے زرین ہشت پہلو کسے ہوئے نمودار ہوتے ہر ایک ہاتھی پر چھہ چھہ نفر آہن پوش زرہ خود چار آئینہ جوشن پہنے ہوئے قرابین لیئے رہتے بعد اُنکے دو رسالے حبشیون کے مسلّح آتے ایک رسالے کے سلاح مانند روپے کے چمکتے اور دوسرے کے مانند سونے کے دمکتے تھے اور اُنکے خود مین پر سیاہ و سرخ اتنے دراز لگے ہوتے کہ پشت سے لٹکتے رہتے اِن سوارون کے پاس نیزے رہتے جنکی سنان اور بن آہنین چمکتی رہتی اور گھوڑون کا ساز سرخ دونون پہلو مین زین کے آویزے سیاہ ابریشمین لٹکے ہوئے پیچھے اُن سوارون کے ایک فوج پیادگان کا لیرکا رہتا اُنکا رخت چادر دراز ہوتا ابریشمین شلوار تنگ جو نصف ران تک پہنچتی سلاح اُنکے نیزے دراز سر پر شتر مرغ کے پر اور ایک گھنٹا کمر مین لگا ہوا تا چلتے وقت اُس سے آواز نکلے عقب اُنکے سپاہی جھنڈی بردار رہتے جنکے علمون کی زمین بانات سرخ کی اسپر نقش و نگار روپہلے اِن سب کے بعد اعیان دولت حیدری کے شاہزادے سپہدار بہادر ہوتے حق تو یہ ہی کہ اِس جماعت کی نمود اور رونق ایسی ہوتی کہ کسی اور فوج مین نہین جو سر سے پانوٗن تک غرق آہن رہتے عربی گھوڑون پر سوار شمشیر زرین نیام کمر سے لگی ہوئین لباس عمدہ خوش رنگ خودون پر کلغی موتی اور جواہرثمین کی بنی ہوئی لگی رہتی اور اُن مین سے بعضے زرہ ملمّع میناکار پہنتے اور گھوڑے کے سر پر کلغی پر کی چار جامہ جواہر اور موتیون سے مرصّع ہوتا اگرچہ شمار اِس جماعت کا ہمیشہ یکسان

نتھا لیکن اغلب چھہ سو آدمی ہوتے اور ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک چھڑی
شبک لطیف رہتی اُس جماعت ممتاز کے پیچھے اسّی سوار خاص شکاری
نواب بہادر کے آتے جنکے گھوڑے عربی خوبصورت و چالاک ہوتے پیچھے اُنکے
بارہ گھوڑے خاصہ سواری کے جنکی زین و لگام زرّین مرصّع ہوتین کوتل چلتے اُن
گھوڑون مین ایک وہ گھوڑا تھا جسکو سپہسالار نے فوج مرہٹہ کے پیشکش
بھیجا تھا خوبی و خوش اندامی مین نظیر و ثانی اپنا نرکھتا تھا رنگ خاکستری یال و دم
دراز سیمین چمکتی ہوئی ایک صفت بے نظیر اُسمین یہہ تھی کہ دور سے ایسا
دیکھائی دیتا تھا کہ ایک گردنی برّاق اُسپر پڑی ہوئی ہی پیچھے اِن گھوڑون کے
ایک فوج پیادون کی ہوتی چوبدستی سیاہ جسکا سر سونے سے مڑھا ہوا ہاتھہ مین
لئیے چلتے اُن کے بعد بارہ نقیب ترکی گھوڑون پر چڑھے سونے کا عصا مرصّع کار
ہاتھہ مین لئیے جاتے پیچھے اُن کے سب منصب دار جلیل القدر خانگی تھے جیسے
خانسامان سر گروہ نقیبان اور رسالہدار حیدری وغیرہ ہر ایک طوق زرّین
جو تمغا اُنکی جلالت شان کا تھا اپنے سینہ پر آویزان رکھتا تس پیچھے میر توزیع
صدقات جو بلقب پیرزادہ مشہور تھا ایک ہاتھی پر سوار جسکی جھول سبز
ہوتی اور سلسلہ موکب مین بیشرو ہوتا متصل ہی اُسکے نواب بہادر ایک فیل
سفید پر جسکے پانون مین حلقے چاندی کے گردن مین زنجیر سونے کی پڑی ہوتین سوار
تشریف فرما ہوتا قیمت اِس ہاتھی کی برابر قیمت ایک ہزار ہاتھی کے تھی اور
سب ہاتھیون مین زیادہ بلند و تنومند اُسکی عماری جس مین نواب بیٹھتا سواے
چار کلس سنہرے کے کوئی اور چیز زینت کی نرکھتی اور دو تبر طلائی دونون
پہلو پر زنجیرون سے بندھے لٹکتے رہتے یہی دونون تبر راجہ زمورین حاکم ملیبار کے
عماری مین رہتے تھے چونکہ وہان کی رسم قدیم یہہ تھی کہ امیر مظفّر نشان امارت

ملجانا نواب میرزا علی خان برادرزادۂ نواب حیدر علی خان بہادر کا جماعہ مرہٹہ کے ساتھ جو بد سگال دولت حیدری کے تھے اور آنا مادھوراو پیشوا کا ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کے ساتھ پونان سے بقصد استخلاص صوبہ سرا وغیرہ مملکت میسور سے

مطالعہ فرمانے والون پران اوراق کے پوشیدہ نہ رہے کہ نواب میرزا علی خان برادرزادۂ نواب حیدر علی خان نے عہد طفولیت سے کنار شفقت و مرحمت مین نواب بہادر کے پرورش پائی تھی اور فرط محبّت کے سبب نواب بہادر خود اُسکی پرورش وتربیت کا کفیل ہوا تھا چونکہ اُس امیرزادے نیکو نہاد مین بھی آثار سعادت مندی و شکر گزاری کے نواب کے ساتھ نمایان تھے اسواسطے نواب نے اُسکو صوبہ سرا کی صوبہ داری پر ممتاز فرمایا تھا لیکن حزم و دور بینی کی راہ سے جیسے تمام صوبہ دارون کے ساتھ رعایت کیا کرتا ایک مدبّر ہوشیار کار گزار کو قوم برہمن سے جسکی دیانت و امانت پر اُسے وثوق تھا اُسکا نایب صوبہ مقرّر کیا چونکہ یہہ برہمن مرد عیّار و طامع تھا ساتھ بڑی چاپلوسی و خوشامد اور بر لانے ہوس جوانی و جلد مہیّا کر دینے اسباب عیش و کامرانی کے اُس نوجوان سادہ دل کو دام مین لا اپنے تئین اُسکی نظر مین ہوا خواہ راسخ ظاہر کیا تھا میرزا علی خان جو ایک جوان کریم نہاد و دلدادہ طرب و نشاط تھا زر خراج وباج اُس صوبے کا برخلاف نصیحت و فرمان حیدری کے سب لہو و لعب مین تصرّف کرنے اور ارباب طرب و نشاط کو بے دریغ دینے لگا اور برہمن خیانت کار جسکو اس اسراف واتلاف بیجا سے وعدے کے بموجب حضور مین نواب کے اطّلاع کرنی ضرور تھی امیرزادے کو واسطے دفع توہّم عتاب حیدری

سکے یون کہنے لگا کہ اگر نواب محاسبہ خراج کا اس صوبے کے طلب فرمائیگا تو مجھکو اسقدر لیاقت ہی کہ ایک دفتر بنا طیّار کرکے اُسکا رفع شبہہ اچھی طرح کرون اور جب تک نواب مہمّات جنگ و جدال سے فراغت کر صوبہ سرا مین آنیکا قصد کریگا اُس کے قبل اتنا زر کہ اس اسراف کی تلافی کرسکے جمع کرونگا میرزا موصوف خدایع سے اس گرگ کہن کے ایسا فریفتہ ہوگیا کہ مطلق مستی فرط کامرانی اور خواب غفلت نوجوانی سے ہوشیار و بیدار نہوا اور نظم و نسق صوبہ اور خراج و باج کو اُسکے اپنے اطوار ناشایستہ سے بالکل برہم و درہم کردیا نواب حیدر علی خان بہادر کو جب اُس حال سے اطلاع ہوئی کچھ تہدید و چشم نمائی مناسب و ضرور جانی اِس لیئے تراونکوری جنگ کا حال جس مین خود مشغول تھا پوشیدہ رکھ میرزا کو لکھا کہ مرھٹے کے ساتھ عہد آشتی و صلح کی تجدید کرے اور ایسا ظاہر کیا کہ خود بدولت حدود بارے سرینگاپٹن کو مراجعت فرما آخر سال مین وہان سے سرا کو جائیگا اور یہہ لکھا کہ زر بقیّہ خراج صوبہ سرا سے مقدار شایستہ خریداری مین آشتی جدید کے مرھٹے سے صرف کرے جب مضمون نے اُس نامے کے پریشانی مین خاطر میرزا کے کچھ کمی نکی اور برہمن نادان اپنی تباہی کو میرزا سے زیادہ تر سمجھا تب واسطے منحرف کرنے مزاج اُس جوان سادہ دل کے یہہ کہا کہ اگر آپ مجھکو عہدے مین سفارت کے ظاہرا تجدید صلح کے لیئے جیسا نواب بہادر نے لکھا ہی مادھوراو پیشوا کے پاس بھیجین تو مین پیشواے موصوف کو اُس طریق پر لاؤن کہ وہ خوشی سے صوبہ داری سرا کی آپ پر بحال رکھے کیونکہ نواب بہادر نے بزور صوبہ مذکور مرھٹون سے لے لیا تھا اسواسطے پیشوا دل سے خرابی دولت حیدری کی چاہتا ہی اگر تھوڑا سا خراج آپ اُنکو دینا مقرّر کر دینگے تو وے بخوبی

آپ بھی حمایت کرینگے دمدمہ و فسون برہمن خانہ خراب اور حب جاہ و خیال حکومت اور خوف تشریف آوری نواب بہادر یے سب باتین اُس امیرزادے کو ناسپاسی وعہدشکنی پر اپنے مربّی قدیم کے لائین چنانچہ اُسنے اُس برہمن ناستودہ فن کو سفارت کے عہدے پر پونا ن کو بھیجا تا جو کچھ وہ مناسب جانے عمل مین لاوے جب وہ سفیر پونان مین پہنچا ارکان دولت پونان نے سب اُسکی باتین صمع قبول سے سنین اور انگریزون کے وکیل نے جو اُن دنون وہان حاضر تھا اس طرح سے جماعہ مرہٹہ کی عزیمت کو تاخت کرنے پر ملک حیدری کے مصمّم کیا کہ اب فرصت کلّی حاصل ہی چاہئے کہ جماعہ مرہٹہ اِس طرف سے ممالک پر نواب حیدرعلی خان کے فوج کشی کرین اور نواب نظام علی خان اور انگریز اُس طرف سے جب یہہ خبر نواب بہادر نے سنی کہ اُسکا برادرزادہ عزیز کفران نعمت و ناسپاسی کا مرتکب ہوا اور ساتھہ اُس فوج کے جو اُسکو سپرد کی گئی تھی دشمنون سے مل اُنکا مددگار ہو اُنھین صوبہ سرا وغیرہ مملکت حیدری مین آنے کی اجازت دی ہی بہت سا پریشان خاطر ہوا حق ہی کہ اِس حادثہ ناگہانی نے تمام منصوبون کو نواب بہادر کے برہم کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر جماعہ مرہٹہ تجدید آشتی پر جیسا کہ مرزا کو اِس باب مین لکھا گیا تھا راضی نہو کر لشکر کشی کرینگے تب بھی ہمکو اتنی فرصت ملیگی کہ ساتھہ فوج میرزا کے متفق ہو مرہٹون سے اُس طرف سرا کے جنگ کرین اور وقت ضرورت کے قلعہ سرا وغیرہ مین متحصّن ہو جاینگے اور یہہ بھی اُسکے خیال مین تھا کہ یہہ معاملہ اُسکا مرہٹون کے ساتھہ اِس سے پہلے کہ افواج متّفقہ نظام علی خان اور انگریزون کی سرحد بنگلور مین پہنچین یکسو ہو جایگا اور تنی فرصت اُسکو ملیگی کہ اُن متّفقہ فوجون پر حملہ کر سکے لیکن برخلاف اُس

خیال اور چشمداشت کے جب اُسنے دیکھا کہ مرزا کی خیانت اور نافہمی کے سبب تمام ممالک محروسہ اُسکا معروض تاخت اعادی ہوا چاہتاہی اُسکو ضرور ہوا کہ قلعہ سر رنگپٹن مین متحصّن اور حصار کی حمایت سے اعدا کے مدافعہ مین مشغول ہو؛

متوجّہ ہونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تخریب پر جوار و دیار سریرنگپٹن کے اور ذخیرہ کرنا اذوقہ لشکر کا اور متفرّق کرنا رسالون کا واسطے راہ زنی ویغماگری کے اذوقہ لانے والون پر اعدا کے اور طیّار کروانا ایک بڑا احاطہ لشکرگاہ کا

اِس مہم مین نواب حیدر علی خان بہادر نے یہہ تدبیر کی کہ سب فوج کو چھوٹے چھوٹے حصّون مین منقسم کر چار طرف دار الملک کے منتشر و متعیّن کر سپہداروںکو یہہ حکم دیا کہ شہر و قصبات و دیہات و قلعجات کے رہنے والون کو بزور اِس امر پر لاوین کہ وے اپنے مکانون مسکنون کو چھوڑ اپنی سب اشیاے منقولہ لیکر سریرنگپٹن مین آرہین اور سواے بڑے درختون کے سب کشتزار و صحرا مین آگ لگا کر خاک سیاہ کر دین تنکا گھاس کا روے زمین پر اور پھوس چھپروں پر رہنے نپاوے اور سب بقّال اہل حرفہ خردہ فروشون وغیرہ کو جو ملازم لشکر کے تھے یہہ حکم عام دیا کہ سب لوٹ مین شریک ہون چنانچہ تھوڑے ہی دنون مین تیس میل تک گرد سریرنگپٹن کے تمام تباہ و ویران ہوگیا اور سب جنس غلّہ وغیرہ مایحتاج زندگانی کی سریرنگپٹن مین بافراط کثرت و موفوری کے جمع کی گئی جب کوئی جماعت رعایا کی اپنا مال اسباب وہان لیکر پہنچتی تھی اُسکا

مال سب ساتھ قیمت رایج کے سرکار مین خرید ہوتا تھا تاوے خوش ہوئے
پھر ہر فرقہ کو ہاستان مین جو قریب دارالملک کے واقع ہی واسطے سکونت
کے بھیجاجاتا اور غلّہ وغیرہ بقیمت ارزان بہ نسبت قیمت خرید کے کارگزاران
سرکار رعایا کے ہاتھ فروخت کرتے تھے جبتک افواج حیدری تخریب شہر
وقصبات ودیہات مین مشغول رہی بعد اُسکے کمال جد وجہد اُستوار کرنے
مین لشکرگاہ کے عمل مین آئی یہہ لشکرگاہ دست چپ کی طرف حصار شہر تک
منتہی ہوئی تھی اور دست راست کو اُس قلعے تک پہنچی تھی جو منتہا پر اُس
نہر کے واقع ہی جو رود کاویری کے ساتھہ اُس جزیرہ کو احاطہ کرتی ہی
جس مین شہر کی بنا رکھی گئی اِس مقام مین پشت معسکر کی اس نہر سے
پشتیبان رکھتی تھی اور اعدا کے حملہ سے ایمن و محفوظ کیونکہ نہر مذکور
بہت عمیق تھی اور کنارہ اُسکا بلند توپین بڑی بڑی آٹھارہ سیر کا گولہ کھانیوالیان
اِس حصار پر لگی ہوئین اور تمام میدان پر مشرف اِن قلعون کے آگے
تھوڑی ہی دور کے فاصلے پر سات قلعے اور تھے کہ ہر ایک پر آٹھارہ ضرب توپ
لگائی گئین تھین اور پانسو گولہ انداز اُن پر متعیّن اور قلعون کے گرد خندق چونکہ
رود کاویری ہر مقام مین پایاب ہی اور زمین سنگین اِس لیئے بیشمار گوکھرو
آہنین بنوائے گئے کہ وقت حملہ اعدا کے اُس مین ڈال دیئے جاوین ایک سو
ضرب توپ حصار پر اور پچاس ضرب ایک معبد سنگین پر جو مقابل رود کے
ایک پہاڑ پر واقع ہی لگائی گئین تا اعدا پر وقت یورش گولہ زنی کی جاوے اور
تین سو ضرب توپ گرد اُس لشکرگاہ کے چنی گئین تھین خیر اب
اس طیّاری سے نواب بہادر اعدا کا منتظر تھا اور چونکہ سوارون کا کام
بالفعل نواب ممدوح نے وہان کچھہ نہ دیکھا اِس لیئے اُن کو دو حصّے کرکے

اعظم کو میر مخدوم علی خان کی سرکردگی مین واسطے مدافعہ نواب نظام علی خان کے
حدود بنگلور مین بھیج دیا اور انھون نے اُس ملک مین پہنچ تباہ کرنیکی بنیاد ڈالی
اور افسری باقی سوارون اور ایک جمعیت کثیر پیادون اور تمام حشر نا موقّف
کی نواب میر فیض الله خان کو عطا کی اور حکم دیا کہ دیار بسنگر مین جا کر حمایت مین
ان کوہستانی راہون کے جو اُسکو کنڑے سے جدا کرتی ہین مشغول ہو
اور ساتھ فوج متعینہ اُس ملک کے متّفق ہو جماعہ مرھٹہ کو آنے سے باز رکھے
سب سپاہی فرنگستانی جو قدیم سے ہوا خواہ نواب بہادر کے تھے یہہ آرزو رکھتے
تھے کہ اُس جنگ مین اُنکے لیئے ایک مقام خاص واسطے مدافعہ دشمنون کے
تعین کیا جاے چنانچہ اِسی واسطے اُنکے افسر نے منصبداروں کے ساتھ حضور مین یون
عرض کیا کہ چونکہ فوج فرنگستانی نے ہمیشہ ساتھ مامور ہونے او پر بھاری و پرخطر مقام
جنگ کے عزّت و امتیاز سرکار سے پائی ہی اِس لئے اِس مہم مین بھی ہم امیدوار
ہین کہ واسطے حمایت کرنے پہلے قلعے کے منصوب ہون نواب نے فرمایا کہ ہم کو
بھی یہی منظور تھا جاؤ اور اپنے علم درمیان کے قلعہ پر بلند کرو اور ہم سے مدد شایستہ
کے امیدوار رہو اِسواسطے کہ ہم خود دوسرے قلعہ کی فرماندہی مین مشغول
رہینگے میرزا کی خیانت کے باعث جسکو ہم نے فرزند کی طرح پرورش کیا تھا
ہمکو بہت سی دلگرفتگی و رنج حاصل ہوا اور اسطرح سے متّفق ہونا
سب اعدا کا ہم نہ جانتے تھے تب بھی اگرچہ غنیم کی فوج عظیم ہی لطیفہ
غیبی کے ہم امیدوار ہین اور جب تک فضل آلہی شامل حال ہی دشمنون
سے کیا ڈر اور اگر مرضی آلہی دیگر گون ہو اُسپر بھی ہم راضی ہین
دلیری و وفاداری نے قلعہ داران حصار مارتّ سرا و گمھیری کے نواب کو اچھی
فرصت واسطے مہیّا کرنے اسباب جنگ کے دی بیان اُسکا یہہ ہی کہ جب

قلعہ داران حصار مارت سرادگمھیری کو یہہ معلوم ہوا کہ صوبہ دار سرا اپنی فوج
ساتھ مادھوراو سپہسالار مرھتّے سے مل گیا اُسکی اطاعت سے منحرف ہو گئے
محاصرہ کرنیکے وقت خوب لڑے علی الخصوص قلعہ دار حصار گمھیری. جس مین
سپاہیان تناور جو واسطے تاراج کرنے اُن حدود کے آئے تھے بموجب درخواست
اِس قلعہ دار کے مسافت چودہ فرسنگ کی علی الاتّصال ایک شبانہ روز
مین طی کر اُسکی کمک کو قلعہ مین پہنچے اور اِس لحاظ سے کہ اگر راہ مین آرام کرین
تو قلعہ والون کی مدد مین تاخیر واقع ہوگی وے راہ مین کہین نہ ٹھہرے جب وہ قلعہ
مفتوح ہوا اور مادھوراو نے اُن تناورون کو جنکی جوانمردی تمام ہندوستان مین
مشہور ہوگئی تھی میلے کچیلے لباس کے ساتھہ دیکھا اُسکو کمال حیرت ہوئی اُن سے
مخاطب ہو کہا کہ تعجّب کا مقام ہی کہ تمہارا آقا جو سپاہ کا قدردان ہی تم سے دلاورون
کو ایسا خوار و متبذل رکھتا ہی اُن کے سپہدار نے جواب دیا کہ مہاراج صورت
واقعہ یہہ ہی کہ ہم لوگ اِس قلعے کے متعلّق نتھے لیکن اُسکے محاصرے کی خبر سن
اُمنگ پر اِس بلند نامی کے کہ آپ سے سپہسالار کے ساتھہ لڑین اِس قدر
ہم لوگون نے دھاوا کیا کہ چودہ فرسنگ کی مسافت یکشبانہ روز مین طی کی
راہ مین نہ کچھ کھایا نہ پیا اور سوائے اِس رخت کے جو ہم پہنے ہین کچھ ساتھہ
نالائے مادھوراو نے کہا کہ تمہارے کام مردانہ ہم کو بہت پسند آئے یہہ فرما دو دو
جوڑے کپڑے اچھے ہر ایک کو اپنی سرکار سے دیکر یہہ کہا کہ اگرچہ دستور فتح
و قلعہ گیری کا یہہ ہی کہ سلاح و علم تمسے لے لین پر بپاس عزّت و نامداری تمہارے
آقا کے تمہاری دلیری و بہادری دیکھ علم و سلاح دونون چھوڑ دیئے گئے
اِس طرح پر اُس جنگ مین ہندی سپاہیون نے جنکو ہم لوگ اہل فرنگ
دیو مردم ناتراشیدہ کہتے ہین لڑ بھڑ کر نام اپنا صفحہ روزگار پر باقی رکھا و لیکن

بعد بیان کرنے مرزا کی بیہدی سپاہیون کی بیان نکرنا وفاداری کو اُن شو نفر گولندازان فرنگستانی کے اسی واقعہ مین جنھون نے حق نمک خواری کا بخوبی ادا کیا سراسر بے انصافی ہی اسواسطے لکھاجاتاہی کہ یہ لوگ بھی دوسرے سپاہیون کی طرح واسطے جنگ جماعہ مرہٹے کے روانہ کیے گئے تھے لیکن اُنکو جب سازش مرزا کی مرہٹے کے ساتھ معلوم ہوئی اُسکی خیانت اُنھین ایسی ناپسند آئی کہ اپنے سپہسالار سے کہا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ ہم لوگ نواب بہادر سے جسکا نمک ہم نے مدّت سے کھایا ہی جنگ کرینگے حاشا وکلّا ہمسے کبھو ایسا کام نہوگا بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ ہم اُسکی طرف سے جنگ کرین پھر خدا حافظ کہکر وہان سے صرف ایک شمشیر اور ایک جوڑے کپڑے سمیت جو پہنے تھے روانہ ہوئے اور بالکل مال واسباب وہین چھوڑ لشکر حیدری مین جاپہنچے نواب بہادر اِس سلوک سے اُنکے کمال خوش ہو ایک ایک جوڑی کنگن طلائی ہر ایک منصبدار اور زر نقد سپاہیون کو عطا کیا اور قیمت اسباب کی جو چھوڑ آئے تھے موافق اُنکے اظہار کے ہر ایک نے سرکار سے پائی؛

چڑھائی کرنا نواب نظام علی خان کا ممالک میسور پر سنّے سے خبر یورش جماعہ مرہٹہ کی میسور پر اور فراہم ہونا دونون لشکر کا سینا پٹن مین واسطے تاراج کرنے خزانہ سریرنگپٹن کے

جنریل اسمتھ اور رکن الدولہ نے جو نہین سنا کہ مرزا مرہٹے سے مل گیا فوراً نظام علی خان کو اِس حال سے اطّلاع دی چونکہ نواب نظام علی خان

بسبب اپنے اسراف و باد دستی کے ہمیشہ زر کا محتاج رہتا تھا جنریل موصوف
نے موقع پا کر اُسکو یون انگیز دی کہ جلد سریرنگپٹن کو کوچ کیجئے ایسا نہو کہ مرہٹے
اِس امر مین پیش دستی کر وہان کے سب خزانون پر متصرف و قابض
ہو جاوین چنانچہ نواب نظام علی خان کے جلد کوچ کرنیکے سبب اور مادھو راو کے
توقف کرنیکے باعث محاصرہ کرنے مین قلعے مارت سرا و گنھیری کے جو ابھی مذکور ہوا
ایسا اتفاق ہوا کہ دونون لشکر ایک ہی وقت حدود مین سینا پٹن کے جو
سریرنگپٹن سے سات فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہی باہم پہنچے امیرون اور
سپہداروں نے دونون لشکر کے امید پر دستیاب ہونے زر و جواہر بیشمار
سریرنگپٹن کے بہت سے خیال پکائے تھے لیکن ویرانی و خرابی دیار و جوار سریرنگپٹن
کی اور تباہی و اسیری اپنے اذوقہ تاناشں کرنیوالون کی ہاتھ سے سواران
حیدری کے مشاہدہ کر اور اس سبب سے کہ مقام و کیفیت افواج حیدری کی اُنکو
کچھ معلوم ہو سکتی تھی اُنکو یقین ہوا کہ وہ سب اُنکے خیال محض خام و صرف لغو
تھے الغرض دونون لشکر مرہٹہ اور نواب نظام علی خان کے فراہم ہوتے ہی
اوّل روز تو کئی رسالے سواران کے حوالی سریرنگپٹن کے میدان مین آئے اور
بعضے لوگ اُن مین سے آگے بڑھکر نزدیک گئے کہ شہر و قلعجون کو جنپر دھیجے
حیدری کے پھہراتے تھے دیکھین چونکہ اس جانب سے کچھ ممانعت و مزاحمت نہوئی
وے تمام میدان مین ہر طرف پھرے اور ہر چیزون کو مشاہدہ کیا دوسرے روز
پھر سوارون کے رسالے اوّل روز کی طرح میدان مین آئے اور بے مزاحمت پھر
کر چلے گئے تیسرے روز پہر دن چڑھے ایک مرتبہ میدان مین نواب نظام علی خان
و مرہٹے کے سوار اور امیر و سردار جو ہاتھیون پر چڑھے ہوئے تھے جا پہنچے اور عقب
سوارون کے قوّے ہزار پیادون کی جمعیّت معہ پچاس ضرب بڑی توپون کے آئین

وصف

(۳۱۹)

اُسوقت ایک عظیم شکوہ اور طرفہ انبوہ نمایان ہوئی سوار پیادے دو لاکھ سے
زیادہ اور عماری دار ہاتھی دوسو سے متجاوز جنریل اسمتھ اپنے رسالہ ترک سوارون
کے ساتھ واسطے دریافت کرنے احوال معسکر حیدری کے آگے بڑھا جب یہہ
رسالہ چلتے چلتے اُس مقام پر پہنچا جہان سے آگے جانا ممکن نہ تھا ایک اشارہ اُس
قلعچے سے جسمین نواب بہادر خود فرماتھا کیا گیا اور ایک مرتبہ اسطرح پر
تمام قلعچون سے اور کوہچے سے آتش باری شروع ہوگئی کہ آناً فاناً مین ہزارہا
آدمی مارے پڑے اور کشتون کے پشتے لگ گئے تب نواب نظام علی خان
اور اُسکی فوج کے دل پر کمال دہشت و ہیبت مستولی ہوئی اور جنریل اسمتھ
پر یہہ ثابت ہوا کہ حملہ کرنا لشکرگاہ حیدری پر امکان سے باہر ہی دوسرے
روز مجلس شورا منعقد ہوئی اور سردار و سپہسالار دونون لشکر کے وہان جمع
ہوے ہر شخص اپنی رائے کے موافق گفتگو کرنے لگا پر کسی بات پر اتّفاق
رایون کا نہوا اگرچہ سب مین راے جنریل اسمتھ کی قرین صواب تھی کہ
دونون لشکر جدا ہون اور کچھ ایسا حیلہ کرین جسمین نواب بہادر اپنے لشکرگاہ
سے جو بہت حصین ہی باہر نکلے لیکن یہہ امراہل شورا نے پسند نہ کیا؛

ناکام ہونا مرداروں کا دونوں فوج تاراج اندیش کے اپنی طمع سے
اور لاچار ہوکر آشتی کرنا جماعہ مرہٹہ کا معتفی حیدرعلی خان کے
ساتھہ اور متحیر رہنا نظام علی خان کا وبحکم اضطرار مصالحہ
کرنا اُسکا نواب بہادر کے ساتھہ اور متفق ہونا دونوں
نواب کا قلع وقمع پر انگریز اور نواب محمد علی خان کے ؏

سب اہل شورا اپنے اپنے خیمہ کو گئے پھر اِس بات مین کچھ گفتگو نہوئی اِس
درمیان مین مرہٹے اور نواب نظام علی خان کے سوار جو اُس نواح مین اذوقہ کی
تلاش کو جاتے اکثر سوار ان حیدری سے خاصہ اُن سواروں سے جو میر محمد وم علی
خان کے تابع تھے دوچار ہوتے اور ناکام منہزم پھر آتے چنانچہ نواب نظام علی
خان و مرہٹے کے لشکر مین اذوقہ علوفہ نایاب ہونے لگا اور رسد لانیوالے جانور ہاتھی
گھوڑے بیل اور دوسے آدمی جو رسد تلاش کرنیکو جاتے ہر روز گرفتار ہو جاتے آخر کو
یہہ نوبت پہنچی کہ کسی جگہہ غلّہ ہاتھہ نہ آتا تھا قیمت چاول اور ضروری چیزون کی بہت
چڑھ گئی نواب بہادر کو ہر طرح کی خبر مخالفون کے لشکر کی پہنچتی تھی اور وہ اپنی
لشکرگاہ مین خوشی وخرّمی کے ساتھہ زندگانی کرتا اور واسطے فوج کے ہر طرح کا
اسباب زندگی بکثرت مہیّا تھا ہر سپاہی نے ایک گڑھا کھود اپنے کھانیکا غلّہ ذخیرہ
اُسمین رکھا تھا اور رود کاویری سے مچھلی بہت میسّر آتی اور باقی چیزین
اور ساز و سامان جنگی جنکی حاجت ہوتی تو رات کے وقت کوہستان وجنگل
سے ساتھہ بدرقہ سپاہ کے لائی جاتین مرہٹون نے بہانے سے اذوقہ و علوفہ جوئی
کے سپاہین سے خیمے اُکھاڑ رود کاویری کے کنارے سریرنگپٹن سے
انچ میل کے فاصلے پر اپنا ڈیرا کیا ایسا معلوم ہوتاہی کہ مرہٹے رود کاویری پر

ووصف

تو بیرا کرنے سکے پہلے نواب بہادر کے ساتھ درباب آشتی مخفی گفتگو رکھتے تھے اسواسطے کہ بعد تبدیل مقام کے دوسرے ہی روز صلح موقّت اُن سے ہوگئی اور تیسرے روز مرہٹے صوبہ سرا کو کارپردازان حیدری کے حوالہ کرپونان کو روانہ ہوگئے اِس خبر کے سنتے ہی فوج نواب نظام علی خان کی گرداب اضطراب مین پڑی اور خود نواب موصوف سب سے زاید مشوّش و پریشان خاطر ہوا نواب بہادر جو حال سے فطرت و مزاج نواب نظام علی خان کے اچھی طرح واقف تھا اُسکی وحشت زیادہ کرنے کے لیئے اپنی فوج کو بنگر سے طلب کیا اور راحاطے سے لشکرگاہ کے اپنی فوجون کو باہر نکال میدان مین سیناپٹن کی راہ پر خیمے استادہ کروائے نواب نظام علی خان نے اِس حرکت سے جیسا نواب بہادر نے خیال کیا تھا نہایت خایف و ہراسان ہوکر صلاح و مشورت کو نواب بسالت جنگ اور نواب محفوظ خان وغیرہ امیرون کے جو سب مخفی ہواخواہ دولت حیدری کے تھے سمع قبول سے سنا جب رکن الدولہ دیوان نظام علی خان نے معاملہ دیگرگون دیکھا اور راہ شجاعت کی اپنے خواجہ کے دل پر مسدود پائی بموجب اقتضاے حال اس بات مین بشدستی کر مصلحتین آشتی کی بیان کرکے اُس سے التماس کیا کہ نواب بہادر سے صلح کرنا چاہیئے اور دیوان مذکور خود کفیل اِس مہم کے انجام دینے کا ہوا اور اِس عذر لنگ سے انگریزی فوج کو طرف مدراس کے روانہ کیا کہ وہ تسخیر کرنے مین قلعجات دولت حیدری کے جو اُس حدود مین نہین کوشش کرے جنریل اسمتھ قراین حال و مقام سے اِس امر کو سمجھ گیا اور روانہ ہونے کو طرف ممالک انگریزی کے غنیمت سمجھا تا وہ سلوک منافقانہ سے نواب نظام علی خان کے محفوظ رہے اسواسطے کہ اگر وہ وہان رہتا تو احتمال تھا کہ نواب نظام علی خان اُسکو نواب حیدر علی خان کے حوالہ کر دیتا تب

جنریل موصوف کو سواے تسلیم و انقیاد کے کچھ چارہ نہ ہوتا اب جنریل اسمتھہ نے یہہ سب حال من و عن کارگزاران دولت مدراس کو لکھہ بھیجا اور حال اپنی بدگمانی کا بھی جو نواب نظام علی خان اور اُسکے دیوان رکن الدولہ کے ساتھہ رکھتا تھا ظاہر کرکے اُن مصلحتون کو جو آشتی کرنے مین نواب بہادر کے ساتھہ تھین بیان کیا اور آخر یہہ لکھا کہ اِس امر مین سستی و توقف زنہار نکیا چاہئے نہین تو انگریزون کو تنہا بار اخراجات سنگین جنگ کا جو اُنکے ملک مین واقع ہوگی متحمل ہونا پڑیگا اِدھر تو کارگزاران مدراس نے جنریل اسمتھہ سے یہہ خبر معلوم کی اور اُدھر رکن الدولہ دیوان نواب نظام علی خان نے اپنے برادر نسبتی نواب محمد علی خان کو یہہ لکھا کہ یہہ جنگ جو نواب نظام علی خان اور نواب بہادر کے درمیان بالفعل واقع ہی طول کھینچیگی اور جب تک نواب بہادر مجبور ہوکر لا اقل نواح بنگلور اور مالیم نواب نظام علی خان کو نہ دے صلح ہونا معلوم کو نسلیان مدراس اس خبر پر جو رکن الدولہ نے محمد علی خان کو لکھی تھی اعتماد کیا اور معروضے پر جنریل اسمتھہ کے عمل نہ کیا بلکہ اُسکو لکھا کہ ودنواب نظام علی خان کے ساتھہ ہر حال مین موافق و مرافق رہے دیوان دورنگ نے نواب محمد علی خان کو تو یہان یہہ لکھہ بھیجا اور وہان خود ہی نواب محفوظ خان کو نواب بہادر کے پاس بھیجکر بذریعہ عریضہ یہہ ظاہر کیا کہ مین سریرنگپٹن مین واسطے ملازمت نواب حیدر علی خان کے آتا ہون اور یہہ چاہتا ہون کہ تمام امور جو نواب محفوظ خان گوش گزار کریگا موافق مرضی نواب حیدر علی خان بہادر کے انجام کو پہنچاؤن نواب موصوف کو جب یہہ معلوم ہوا اسطے دلجوئی اور اعتماد نواب نظام علی خان کے حکم کیا کہ لشکر حیدری خیمہ گاہ جدید سے معسکر قدیم کو پھر جاوے اور دیوان کو حاضر ہونے کا حکم لکھہ بھیجا سوداگرون اور بنجارون کو حکم دیا کہ اذوقہ و اسباب مایحتاج لشکر مین نواب نظام علی خان کے لیجائین جب

موصوف

نواب نظام علی خان نے مکتوب نواب حیدر علی خان کا پڑھا فوراً اپنی سپاہ
کو حکم دیا تا ساز و سلاح جنگ کھول ڈالین اور نواب بہادر نے بھی اپنی فوج کو
سلاح کھولنے کا فرمان دیا تب دیوان مذکور بڑی حشمت کے ساتھ سریرنگپٹن
مین آیا اور دربار حیدری مین حاضر ہو بہت جلد امور وابستہ صلح کے طی کیے چنانچہ
یہ قرار پایا کہ شاہزادہ کامگار ٹیپو سلطان نواب محفوظ خان کی بیٹی کو اپنے نکاح مین
لاوے اور نواب محفوظ خان بڑا بیٹا نواب انورالدین خان مرحوم کا جو شرعاً
مالک و فرمان فرماے صوبہ آرکاٹ کا ہی اپنے سب حقوق نوابی
کے اپنے داماد سلطان موصوف کو البتہ تسلیم و تفویض کر دیگا اور
نواب حیدر علی خان اور نواب نظام علی خان اپنی افواج متفقہ سے نواب محمد
علی خان اور ہوا خواہون کو اُسکے مقہور کرینگے اور رجب تک کہ فوج نواب نظام
علی خان کی اُس مہم مین رہیگی نواب حیدر علی خان چھہ لاکھ روپیہ ماہیانہ نواب
نظام علی خان کو دیتا رہیگا اور تعین و مامور کرنے مین قلعہ دارون کے قلعجات مفتوحہ
مین اختیار کلّی نواب حیدر علی خان کو ہوگا اور عنان قلعہ داری و حکومت اُس مملکت
کی نواب میر مخدوم علی خان برادر نسبتی نواب حیدر علی خان بہادر کے ہاتھ مین
مفوّض ہوگی تا وہ اپنے بھتیجے بلند اختر ٹیپو سلطان کی نیابت مین اُس صوبے کی
حکومت پر مستعد و سرگرم رہے اور سلطان موصوف مالک تمام باج و خراج کا
ہوگا اور میر مخدوم علی خان بعد وضع کرنے اخراجات ضروری حکمرانی کے زر حاصل اِس
صوبے سے جس قدر باقی رہیگا سلطان موصوف کے خزانے مین بھیجیگا اور نواب رضا علی
خان خلف نواب چندا صاحب مرحوم نے بھی تمام اپنے حقوق نوابی کو آرکاٹ
و ترچناپلی و مادورا کے شاہزادہ بلند اقبال ٹیپو سلطان پر واگذاشت کیا لیکن نواب حیدر علی
خان اور ٹیپو سلطان نے یہ التزام کیا کہ تمام مملکت تنجاور بعد معزول کرنے وہانکے

راجہ کو حکومت اُس ملک کی نواب میر رضا علی خان کو دیے یا سر بہا مین نواب
چندا صاحب مقتول پدر نواب رضا علی خان مذکور کے دیوبن اور آخر دونون
نواب حیدر علی خان و نظام علی خان نے باہم اتفاق و ہمداستانی اِس امر پر
کی کہ ہرگز ایک دوسرے سے نفاق و مفارقت روا نرکھین بلکہ باہم متفق ہو
اِس باب مین بذل جہد کرین کہ تمام امور مندرجہ عہد نامہ کے اتمام و انصرام کو پہنچائے
جاوین قبل توثیق اِس عہد نامے کے جسکے اتمام کا نواب محفوظ خان متعہد ہوا
موکب ٹیپو سلطان کا نواب نظام علی خان کے ملاقات کے لیئے آمادہ و طیار کیا گیا
جسکی تفصیل یہہ ہی چھہ ہزار سپاہی گزیدہ یا طوپاس و چار ہزار سوار چیدہ
اور چھہ سو سوار فرنگستانی مسلح و مکمل اور جزو اعظم موکب خاصہ نواب بہادر
سے بھی اُسپر مزید کیا گیا بعد عہد نامے کے رکن الدولہ دیوان اپنے معسکر کو پھر گیا
اور نواب محفوظ خان بھی اُسکے ساتھہ ہوا روانہ ہوتے وقت ٹیپو سلطان کے
نواب نظام علی خان کی ملاقات کے لیئے نواب بہادر بہت ہی دلگرفتہ و پریشان
خاطر ہوا اپنے امیرون سے فرمایا کہ مین غداری و ستمگاری سے نواب نظام علی خان
کے بہت ہراسان ہون کیونکہ جس شخص نے طمع سے ریاست کے اپنے
بھائی کو مار ڈالا ہو دیکھا چاہیئے کہ میرے نور عین سے کسطرح پیش آوے اگر
اور کچھہ نکرے فقط قید ہی کر رکھے تو اُس صورت مین مجبور ہو کر زر خطیر یا گرانمایہ
بہرہ ملک کا مجھے اُسکے استخلاص مین دینا پریگا حاصل کلام یہہ ہی کہ مین اپنا لخت جگر
ایک ایسے نابکار کو سونپتا ہون جسکے قول کا تو کیا ذکر ہی قسم بھی قابل
اعتبار کے نہیں (یہہ گفتگو اور بہت سے کام نواب حیدر علی خان بہادر کے برہان
و دلیل اس امر پر ہین کہ نواب ممدوح کو فرزندون اور قریبون سے کمال
محبت تھی) لیکن اُس نواب مہرپرور نے تقویت و دلاسائی پر نواب میر رضا علی خان

ونواب میر فیض اللہ خان کے جو واسطے موافقت ٹیپو سلطان کے مامور ہوئے تھے اور دونون شخص نے کفالت اس امر کی تھی کہ پیشتر اُس سے کہ اُسکے فرزند دلبند کو کوئی آسیب پہنچے وے دونون اپنے تئین فدا کرینگے اور اپنے سپاہیون اور سپہدارون کی بہادری پر بھی اعتماد کر کے سلطان کا جانا معسکر مین نواب نظام علی خان کے منظور کیا جب سلطان اپنے موکب مختصر کے ساتھ مقام سینا پٹن مین پہنچا سب فوج نظام علی خان کی خصوصاً انگریزکیا سپہدارکیا سپاہی چابکی و چستی فوج حیدری کی دیکھ متعجب رہے اگرچہ احوال سپاہ حیدری کا سابق سے سنا تھا پر خیال مین اُنکے نہین آتا تھا کہ ہندوستانی فوج ساتھ اِس نظم و نسق کے کوچ کریگی الغرض فوج کے لباس کی خوبی اور اسلحہ کی چمک اور سپاہ کی چستی دیکھ لوگون کی نظرون کو چکاچوندھی لگ جاتی اور تزک وشکوہ سواری کا تماشائیون کو حیرت مین ڈالتی تھی سلطان کے خیمے مین داخل ہوتے ہی سلامی کی توپین سر ہوئین اور سپاہیون نے اپنے اپنے ڈیرون مین جا مقام کیا سپہدار لشکر نواب نظام علی خان کے واسطے دیکھنے افسران فوج حیدری کے آئے اور موکب موصوف کی عمدگی و شوکت و شکوہ کی بہت سی تعریف کی دوسرے روز نواب بسالت جنگ برادر نواب نظام علی خان سلطان موصوف کی ملاقات کو آیا رکن الدولہ اور سب ارکان دولت نظامیہ بھی ساتھ تھے بعد ایک ساعت کے رخصت ہوئے دوسرے روز سلطان نواب نظام علی خان کی ملاقات کو گیا اور نواب موصوف نے بہت سعی تعظیم و تواضع کے ساتھ ملاقات کی بعد طی ہونے لوازم رسم و مدارا کے نواب نظام علی خان نے فوراً باقی فوج انگریزی کو بھی رخصت کر اُن سے یہ ظاہر کیا کہ اب ہوا خواہی و موافقت کے عہود درمیان ہمارے اور نواب حیدر علی خان

کے منعقد ہوے ہین اور کسیطرح کی نزاع و خصومت باقی نرہی اب تم لوگون کے
نوکر رکھنے کی ہمکو کچھ حاجت نہین اور ہم گورنر مدراس اورکو نسلیونکو لکھ بھیجینگے کروے
کس مقام و سرحد تک پیچھے ہٹ جائین بعد منعقد ہونے عہد و میثاق موافقت و اتحاد ثانی
کے نواب حیدر علی خان نے اپنے وکیل میناجی پنڈت کو جو مدراس مین تھا ایک
اطلاعنامہ بھیجا اور یہہ لکھا کہ اِس اطلاعنامے کو گورنر مدراس کے ملاحظے مین
گذرانے مضمون اِس اطلاعنامہ کا یہہ تھا کہ نواب نظام علی خان اور نواب
حیدر علی خان خوب آگاہ ہین کہ نواب محمد علی خان فن و فریب کی راہ سے مصدر
اس تمام زحمت و محنت کا ہوا جس سے تمام دکھن پریشان حال و مضطرب
ہو رہا ہی اُسنے چاہا تھا کہ نواب حیدر علی خان کے ساتھ صف جنگ
آراستہ کرے اِسلئے اب نواب نظام علی خان اور نواب حیدر علی خان نے
اُسکو تمام ان مرز و بوم سے جو اُسنے شرعی وارثون سے غصباً چھین
لی تھین محروم و بے بہرہ کیا اور دونون سرکارون نے اب ایسا
مناسب جانا کہ انگریزون کو منع کرین کہ من بعد پھر کبھو ملک نواب موصوف کی
نگزین اور اُن فوجون کو جو حراست و حمایت قلعجات متعلقہ آرکات یا دوسرے
نواح مغصوبہ پر نواب محمد علی خان کے انگریزون کی طرف سے متعین ہین بلا لین
اور جو قلعجات و ملک نواب محمد علی خان نے انگریزون کے پاس عوض مبلغ زر
گرو رکھا ہی نواب حیدر علی خان نے وعدہ کیا کہ یہ مبلغ مین ادا کرونگا ظاہر ہی
کہ ایسے ایسے اظہار و اعلام جنگ نے جس مین بار تمام اخراجات کا دولت انگریزیہ
کو خود بلا شرکت غیر متحمل ہونا پڑتا اُنکو خوب ہی مشوش و متحیر کیا ہوگا اسواسطے
کہ یہہ اظہار انگریزون کی طرف متوجہ تھا اور نواب محمد علی خان بیچارہ تو نہ لشکر
رکھتا تھا نہ زر برتی تدبیر ملکی انگریزون کی اُس زمانے مین یہہ تھی کہ جو امیر

وقت

امیران ہند سے توسیع حوزۂ ریاست کی اپنے عزیمت کرتا حتی الامکان وے اُسکے سدّ راہ ہوتے اور اُسکو باز رکھتے کہ مبادا اُسکا استعلا دولت انگریزیہ کے کارگزاران کے منصوبہ کا مانع ہو اور اُسی جہت سے اہل کار دولت مدراسیہ ہمیشہ نواب حیدر علی خان سے جو طالب ترقّی جاہ کا تھا خائف رہتے تھے جب نواب نظام علی خان نے چار سرکارین شمالی اپنے ملک سے انگریزون کو دین دولت انگریزیہ کے کارگزارون نے بارہ سو سپاہی فرنگستانی اور ایک پلٹن ہندوستانی اپنی طرف سے لشکر مین نواب نظام الدولہ کے داخل کیا اور اُنکے افسر کو جو جنریل اسمتھ تھا کونسل مدراس سے یہہ لکھا گیا کہ وہ فتوحات روز افزون حیدری سے نواب نظام علی خان کے دل مین بدگمانی و وسواس ڈالے اور اشتعال دینے مین رکن الدولہ دیوان کو جنگ پر نواب حیدر علی خان کے اور طمع دلانے مین اُسکو واسطے دستیابی خزائن و دفاین بےشمار نواب موصوف کے سعی و کوشش کرے مقصود دولت مدراسیہ کا اُس زمانے مین یہی تھا کہ فتوحات روز افزون حیدری کو توقّف مین ڈالے اور نواب حیدر علی خان اُس بوم و بر متعلّق میسور سے ملیبار کی طرف جو اُسطرف باہر بالا گھاٹ کے ہی دست بردار ہو اور باقی ملک تصرّف مین اپنے رکھے غرض اِس مین یہہ تھی کہ حکومت ایسے شخص بردل جنگ آور کی درمیان ملک مرہٹہ اور کمپنی انگریز بہادر کے حائل رہے تا ملک سرکار کمپنی کا تاخت و تاراج سے مرہٹے کے بخوبی محفوظ رہے ؎

اظہار پاکدامنی اورتبریہ کا قوم فرانسیس کے مداخلت سے جنگ حالي کے

پوشیدہ نرہے کہ اِس جنگ مین جسکا اعلام نواب حیدر علی خان بہادر نے دیا جماعہ فرانسیس کو جیسا کہ انگریز گمان کرتے ہین کچھ مداخلت نہ تھی اور یہہ خوب متحقّق ہی کہ حیدر علی خان یا کسی اُسکے منصبدار نے جماعہ فرانسیس کو جنگ حالی مین کچھو نامہ و پیام نہین بھیجا تھا بلکہ بعد منعقد ہونے صلح کے نواب حیدر علی خان و نواب نظام علی خان کے درمیان باب مکاتبت مفتوح ہوا اور بناے مراسلت کی درمیان نواب بہادر و جماعہ فرانسیس کے دو مکتوب پر مبتنی ہوئی ایک اُن مکتوبون سے نواب بہادر کی طرف سے لکھا گیا تھا اور دوسرا نواب رضاعلی خان کی جانب سے اور یے دونون مکتوب بھیجنے کے لئے گورنر پانڈیچیری کو سردار قشون فرنگستانی ملازم حیدری کے حوالہ کئے گئے تھے خلاصہ منصمون دونون خطون کا یہہ کہ نواب بہادر نے اپنے مکتوب مین لکھا تھا کہ باوجود ہمارے لطف و مہربانی کے انگریز ہماری دولت کی تباہی و خرابی کے درپے ہوے تھے اور ساتھہ انواع بندش و سازش کے نظام علی خان و جماعہ مرھتے کے ساتھہ ہمارے علی الرغم عہد و پیمان باندھا تھا چنانچہ افواج متّفقہ نے ہمارے جوار و دیار پر یورش بھی کی تھی اور باعث اِس اتّفاق و فوج کشی کا سواے لوت و تاراج کے اور کوئی امر نہ تھا لیکن ہمنے حکمت عملی سے نواب نظام علی خان و انگریزون کے عہد باندھے ہوئے کو توڑ دونون جمعیّت کو پریشان کردیا اب نواب نظام علی خان اور ہم متّفق ہوئے ہین کہ نواب محمد علی خان اور انگریزون پر لشکرکشی کرین چونکہ مطابق حمایت و امداد مین جماعہ فرانسیس کے

وروف

انھین دشمنون کے ہاتھ سے ہم نے کوشش کر پانڈیچیری کو محفوظ رکھا تھا
اب ہم یہہ چاہتے ہین کہ جماعہ فرانسیس اس جنگ بر حق مین ہماری
اعانت کرین اگرچہ ہم کو معلوم ہی کہ درمیان فرانسیسون اور انگریزون
کے اِسی سنہ ۱۷۶۷ء مین مصالحہ ہوا ہی لیکن جب تک کہ حکم پادشاہ
فرانسیس کا اس خصوص مین نہ پہنچے اگر فرانسیس ہمارے پاس کمک
بھیجین تو ہم ممنون ہونگے باقی امور سپہدار فرانسیسی کے مکتوب سے جسپر
ہم اعتماد رکھتے ہین معلوم ہوگا اور جو کچھ وہ ہماری طرف سے لکھے تم اُسکو ہمارا
لکھا ہوا جانو اور میر رضا علی خان نے اپنے خط مین یہہ لکھا تھا کہ ہمارے خاندان
نے جس تاریخ سے کہ جماعۂ فرانسیس نے پہلے ہندوستان مین بود و باش
اختیار کی تھی تمھارے ساتھ شرایط ارتباط کو مرعی رکھا ہی اور اُنھین کی ہواداری
مین میرا پدر بزرگوار مارا گیا اور میری والدۂ ماجدہ مدراس کو اسیری مین
نقال کی گئی اور مین نے خود ہر طرح کا مال اپنا بہت برباد دیا در ینولا ایک فرصت
حاصل ہوئی ہی جسمین ہم متوقع ہین کہ مدد سے اپنے دوستون کے تلافی مافات
کر سکینگے اِسی واسطے ہم کو اپنے ہوا خواہان قدیم فرانسیسون سے
توقع یہہ ہی کہ اِس بات مین اعانت و امداد دریغ نہ رکھین باقی امور خط سے
سپہدار فرانسیسی ملازم حیدری کے جو ہمارا محل اعتماد ہی واضح ہوگا اِن
دونون مکتوب کو منشی سپہدار فرانسیسی کا جو مرد معتمد تھا لے گیا اور سپہدار
فرانسیسی نے واسطے تصدیق اعتماد کے جو نواب حیدر علی خان و میر رضا علی خان
اُسپر رکھتے تھے ایک اپنا مکتوب بھی ساتھ دونون مراسلہ کے روانہ کیا تھا آغاز
اُس خط کا متضمن تھا عزیمت پر دونون نواب کے اوپر یورش سواحل کارومنڈل
کے اور چندی اور چگونگی پر دونون لشکر کے تفصیل کے ساتھ اور

نامہ نگار کی آگاہی پر حقیقت کار اور کم و کیف سے افواج انگریزی کے اور بعد
اُسکے اس مین لکھا تھا کہ امکان سے باہر ہی کہ انگریز مفاسد سے اِس جنگ کے
اپنے تئین محفوظ رکھین اِسواسطے کہ اگلی لڑائیان اِس طبقہ کی جس مین اُنھون نے
فتح پائی ممالک شمالی ہندوستان مین اور طرح کی تھین اور یہہ لڑائی اور وضع کی
کیونکہ وے لڑائیان حدود مین سواحل دریاے شور یا کنارے پر رود گنگ کے واقع ہوئی
تھین جہان اذوقہ اور کمک وغیرہ تری کی راہ سے بہ آسانی اُنکو پہنچ سکتی تھی
اور یہہ جنگ دریا سے دور واقع ہوگی اور قلعے محافظ جانبین کے میدان جنگ سے
مسافت بعید پر علاوہ اُسکے یہہ کہ تمام مصالح جنگ سوارون کے لشکر پر موقوف ہین
اور لشکر انگریزی بالکل اُن سے خالی ہی اور فوج حیدری ہرگز لشکرامیران ہندوستان
کی طرح نہین جس مین ہر رسالے پر اختیار رسالدار کا رہتا ہی بلکہ تمام امور لشکر کے
قبضہ اختیار و کفایت مین ایک شخص کے ہین اور اگر انگریز اپنے شب خون مارنے
یا حملات ناگہانی کرنے یا دغا بازی و خیانت پر سپہداران حیدری کے اعتماد کرینگے
تو خطا پاوینگے کیونکہ زمام ایمنی و حراست لشکر کی میرے ہاتھ مین سونپی گئی ہی اور مین
کمال وثوق و اعتماد سے کہہ سکتا ہون کہ انگریز کسی طرح کے حملہ و یورش
ناگہانی سے فوج حیدری پر غالب نہو سکینگے اور خیانت و دغا جیسی کہ لشکرون مین
ہندوستان کے اکثر ہوتی ہی لشکر حیدری مین زنہار اُسکا احتمال نہین کیونکہ
کوئی سپہدار اُسکے سپہدارون سے رسالہ یا قشون اپنا نہین رکھتا ہی اور
چونکہ حیدر علی خان اِس جنگ مین مظفّر و منصور ہوگا جماعہ فرانسیس کو مطلقا
کنارہ گیری امداد و کمک طرفین سے مناسب و قرین صلاح نہین اِس طرح کی
بیگانگی اور کنارہ گیری دونون فریق کو ناخوش کریگی کیونکہ نواب بہادر و میر
رضا علی خان نے درخواست کمک کی فرانسیسون سے عوض مین اپنے اگلے

احسان کے کی ہی اور نواب محمد علی خان نے اس سبب سے سالت
کمک کی جماعہ فرانسیسون سے کی ہی کہ موافق عہد و پیمان بندھے ہوئے مقام فونطشی
بایو کے اُسکے نام پر نوابی آرکاٹ کی مسلّم ہوئی اِس صورت مین ایسا
مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ایک کمک مختصر فرانسیسون کی جانب سے نواب
بہادر کے پاس بھیج مدد شایستہ کا وعدہ کیا جاے اور وعدے کے وفا کرنے
مین اختیار ہی کہ یہہ عذر کیا جاے کہ بادِ مخالف آنے سے جہازی فوجون کی
مانع ہوئی لیکن جمعیّت سپاہیان پانڈیچیری کی قلیل ہی اِس سبب مدد
گرانمایہ بھیجنا ممکن نہین اِسقدر کافی ہی کہ کئی منصبدار و گولہ انداز پختہ کار
لشکر حیدری مین ملحق کیئے جاوین اور مشہور کیا جاوے کہ وے لوگ گورنر
پانڈیچیری سے بھاگ کر لشکر حیدری مین جاملے اِس صورت مین کسیطرح
احتمال بدنامی کا نسبت قوم فرانسیس کے جو کاہش اقتدار انگریزون کی
ملک ہندوستان مین چاہتے ہین نہین ہی اور یہہ خیرسگال یعنے سپہدار
فرانسیسی ملاحظہ کرنے سے عنوان اِس جنگ کے یہہ مصلحت جانتا ہی کہ
خدمت مین گورنر فرانسیس کے از راہ صواب اندیشی اور تدبیر ملکی کے
عرض کرے کہ استحکام کرنے مین پانڈیچیری کے جلد سعی کی جاوے اور
بالفعل خندق اُسکی صاف کر چند ضرب توپ برجون پر لگادی جاوین کیونکہ اگر
نواب بہادر اِس یورش مین پانڈیچیری کے نزدیک جائیگا اور اُسکو
بے حمایت و حراست پائیگا تو زنہار پاس و رعایت فرانسیسون کے علم کی نکر تمام توپخانہ
و اشیای جنگی زبردستی سے لیگا اور اُسکو عوض اپنی اعانت و کمک کا جو زمانۂ سابق
مین جماعۂ فرانسیس کے ساتھ کی تھی سمجھیگا و لیکن اگر کچھ بے حرمتی اور عدم مراعات علم
بادشاہ فرانسیس کی ظہور مین آویگی تو یقین جاننا کہ ہم لوگ فرنگستانی جو لشکر حیدری

مین نوکرہین جماعہ سپاہیان قلعہ پانڈیچیری کے مددگار ہو افواج حیدری کے مدافعہ
مین کوشش کرینگے اور خاتمے مین اُسکے یہہ دو امر مصلحت آمیز لکھے گئے تھے کہ
چونکہ یہان عزم مصمّم ہوچکا ہی کہ تمام نواح و دیار کرناٹک کا سوارون کی فوج سے تاراج
و بیچراغ کیا جاوے اِسلیئے ضرور ہی کہ برنج و غیرہ خرید کر قلعے مین جمع کیا جاوے
اور بھیجنا موشیر بسّی یا دوسرے شخص کا جو نزدیک نواب کے قدر و اعتبار
رکھتا ہو واسطے تجدید ملاطفت و خیر سگالی نواب بہادر اور اُسکے ہوا خواہون
کے مناسب حال اور شایستہ مقام جانا چاہیئے اِن مکتوبون کے پہنچتے ہی گورنر
پانڈیچیری بہت خوش و مطمئن ہوا اور ترس و ہراس حیدری بالکل اُسکے دل سے
رفع ہو گیا لیکن اِس سبب سے کہ کمپنی فرانسیس نے گورنر پانڈیچیری کو ساتھ کمال
تاکید کے ہر طرح کی جنگ و جدال سے عموماً اور جماعہ انگریزون سے خصوصاً
ممانعت لکھی تھی اِس سبب سے اُسنے جواب اِس مضمون کا نواب حیدرعلی
خان کو لکھا کہ جب موکب حیدری اِس حدود مین پہنچیگا ہرگز ادا کرنے مین لوازمۂ
اعزاز و اکرام اور ارسال مین سفیر کے اِس طرف سے قصور واقع نہ ہوگا اور
جناب نواب بہادر سے ہمکو بہت سی شرم ہی کہ ہم اپنے مین طاقت کمک
بھیجنے کی مقابلے مین انگریزون کے نہین پاتے کیونکہ درمیان انگریز و فرانسیس کے
درینولا عہد آشتی و صلح ایسا مستحکم و استوار کیا گیا ہی کہ اُسکو بدون حکم جدید
بادشاہ فرانسیس کے ہم توڑ نہین سکتے اور دوسرے امور تفصیل طلب سپہدار
فرانسیسی حضور عالی مین عرض کریگا مضمون جواب نامۂ رضا علی خان بہادر کا بھی
اسی طرح کا تھا پر جواب مین نامۂ سپہدار فرانسیسی ملازم نواب حیدرعلی خان
کے یہہ لکھا تھا کہ آپ آیندہ ہم کو اس طرح کی مراسلت و خط وکتابت سے معاف
رکھین اور قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ افواج متّفقہ دونون نواب کی اِس

جنگ مین انگریزون پر مظفّر و منصور نہونگی اور ہم اس جنگ مین مدد نہین کرسکتے
اِس واسطے کہ حکم موکّد ہمارے حاکمون کی طرف سے یہہ پہنچا ہی کہ ہم ہرگز خلاف
مین انگریزون اور نواب محمد علی خان کے متصدّی نہون اور تم سے ہم یہہ التماس
کرتے ہین کہ حضور مین دونون نواب ذی اقتدار کے یہہ سب حال تم عرض کرو
اور ہمارے اِبا و انکار کی درشتی کو باب اعانت مین ساتھ چرب و شیرین زبانی
کے اُنکے دلون پر نرم کرو اور اِسکے بعد کوئی خط اِس باب مین صراحت کے
ساتھ نہ لکھو لیکن اگر ساتھ کنایہ و رمز کے معرفت موشیر مَ کے روداد سے اطّلاع
دوگے تو موجب ہماری خوشدلی کا ہوگا ؏

مختصر بیان حال لشکر و مملکت کا نواب بہادر کے جس
ہنگام مین افواج متّفقہ یورش کرناتک پر متوجّہ تھین ؏

جب نواب بہادر نے معہ افواج متّفقہ عزیمت یورش کی سواحل کرناٹک پر کی
واسطے رخنہ بندی ہجوم مخالفون کے ہرطرح کی احتیاط کو عمل مین لایا اور موافق
صوابدید سپہدار فرانسیسی کے ارادے کو طیّار کرنے ایک جیش جدید
فرنگستانی کے جو سابق سے منظور تھا ملتوی رکھا کیونکہ ترت اِس قدر لوگ فرنگستانی
جمع نہو سکتے اِسلیئے راے صائب نے اُسکے یہہ مناسب جانا کہ تمام سپاہ
فرنگستانی کو بلکہ منصبداران سپاہیان گرانقدر یاں وطوپاس کو بھی ہزّارون و دّراگونون
وتوپخانون پر منقسم کرے اور اُنکو سرکردگی اِنھون پر دے کر واسطے مقابلہ
کرنے انگریزون کے مقرّر فرماے توپخانہ لشکر حیدری کا بہت تر تھا اور
اسباب جنگ کے اِس مرتبے مین بکثرت تھے کہ فوج انگریزی اُسکا عُشر

بشیر نہ رکھتی تھی چونکہ لشکر ہندوستانی مین ہر طرح کے سوداگر اور اہل پیشہ
ہمراہ لشکر کے ہوتے ہین اور وے جانور باربردار مختلف رکھتے نواب بہادر نے حکم
دیا کہ سب جانور بارکش ایک ایک گولہ توپ کا لیچلین اور جوابدہی اُسکی اُسکے
مالک سے متعلّق رہے اور چونکہ غربا و مساکین روزی طلب بھی ہندوستانی لشکرون
مین رہا کرتے ہین نواب بہادر نے اُنھین اجازت لشکر کے پیچھے رہنے کی دی
تا ہمیشہ لکڑی گھاس و غیرہ اشیاے ضروری جمع کر لشکر مین بیچا کرین اور
بہتون کو اُن مین سے واسطے ہموار کرنے راہ اور سرنگ دوڑانے کے
لیئے نوکر رکھے اور ہر طرح کے ساز و آلات توپخانہ وغیرہ کے ڈھیر سے لیئے
تا کسی نوع کا توقّف طی کرنے مین راہ کے واقع نہو ساتھ ہر ایک ضرب توپ
کے ایک ہاتھی مقرّر کیا چونکہ حال اِن تعلیم کردہ ہاتھیون کا گونہ ظرافت سے خالی نہین
اِسلیئے لکھا جاتا ہی کہ جسوقت کوئی توپ کو اچے پر چڑھاتے وقت بیل دم
لینے کو کھڑے ہو جاتے یہہ ہاتھی توپ کو اپنے پانون پر سے لیتا اور اگر نیچے اُتارنی
منظور ہوتی تو خرطوم سے توپ کو روک لیتا اور گرنے نہ دیتا اگر کہین توپ چلتے چلتے کسی
سبب رُک جاتی یا کسی زمین مین گڑ جاتی تو ہاتھی چلانے اور اُٹھانے مین اُسکے
بیلون کی اعانت کرتا چنانچہ ایک مصنف ارثقہ نے جو میجر توپخانے کا تھا اپنا معاینہ بیان
کیا ہی کہ اتّفاقاً ایک توپ رک گئی تھی اور بیل باوجود دو ضرب کے اُسکے کھینچنے سے
پہلو تہی کرتے تھے اُس توپ کے ہاتھی نے ایک شاخ درخت سے توڑ کر اِسقدر بیلونکو
مارا کہ بیل چل نکلے اور جب توپ مورچے مین لگائی جاتی تو ہاتھی اُسکو بے تائید
بیلون کے رخنہ گاہ مین رکھ دیتا ہر گاڑی ساز و سامان جنگی لیجانیوالی دو سو لقمے
بارود و گولے توپ کے اور بے شمار تو نتے بندوق کے لیجاتی تھی ہر پلٹن کے
ہمراہ دو دو ضرب توپ جاتی نواب بہادر نے حراست و حمایت مین امور مملکت

سکے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا تاکہ غیبت مین اُسکے کوئی فساد وکسی طرح
کا خلل واقع نہو جب نواب بہادر نے مصالحہ موقت جماعہ مرہٹے سے کیا اورعہد
ہواخواہی کا ساتھ نواب نظام علی خان کے استوار باندھا ہرطرح کی فکر سے فارغ ہوا
اور خلجان دشمنان بیرونی کی طرف سے برطرف ہوا قوم نائر کے رئیسون
کو اُن کی بروبوم خاصہ اُس شرط پر سپرد کی کہ خراج سالانہ سرکار حیدری
مین پہنچاتے رہین اور تمام اپنی فوج کو حدود ملیبار سے اپنے پاس بلا لیا اورنولا
ایک سانحہ ناگہانی جو اصلا نواب بہادر کے گمان مین نہ تھا ظہور مین آیا وہ یہ ہی
کہ جب نواب کوئنبا تور سے دارالملک سریرنگپٹن مین داخل ہوا اُسپر
یہ منکشف ہوا کہ راجہ نندوراج نے اغواسے مفسدونکے جماعہ مرہٹہ اور انگریزون
کے ساتھ خفیہ سازش کر بہ نسبت اُسکے بدسگالی کی بنا رکھی ہی اور اب وہ
راجہ قلعے مین سریرنگپٹن سے دو فرسنگ کے فاصلے پر اپنی جاگیر مین اقامت
رکھتا ہی اِس بات سے نواب پریشان خاطر ہوا اور جاگیر تین لاکھ ہون سالانہ
کی جو مدد معاش کے طریق پر اُسکو مقرر کی تھی قرق کر راجہ کو نظربند رکھا اب برسر
مطلب آیا چاہیے جب تمام اسباب جنگ کا آمادہ ہوا دونون لشکر نے کوچ کیا
نواب نظام علی خان نے راہ تسکوتہ کی لی اور نواب حیدر علی خان شہر
منگلور کی راہ روانہ ہوا جب دونون لشکر قریب شہر کے پہنچے ظاہر شہر مین
ڈیرے کھڑے ہوے نواب بسالت جنگ اور رکن الدولہ اور سب
سپہدار و سر گروہ افواج کے جمع کیئے گئے شورا ہوا راے ارباب مشورہ کی
اُسپر متفق ہوئی کہ دونون لشکر کا کوچ اِتنے فاصلے پر عمل مین آیا کرے کہ ہر کارزار
مین ایک لشکر دوسرے کی مدد کر سکے اور جب تک کوہستان سے دونون
لشکر گذرین لشکر حیدری کا کوچ مقدم ہو اور جب مملکت آرکات مین پہنچین تب

پھر مشورہ کیا جاوے کہ دونون لشکر باہم متّفق ہو کر طرح جنگ کی ڈالین یا جدا جدا لڑین؛

اظہار اِس امر کا کہ داستان نگار فرانسیسی نے جو کچھہ بردلی و تدبیر جنگی نواب حیدر علی خان کی اُسکے مشاہدے مین آئی تھین وہی لکھین ہین؛

واسطے عیان کرنے عنوان و فطرت و کمالات حیدری کے شیوۂ جنگ و
پیکار مین؛ بیان کرنا حال ہر طرح کی جنگ کا جن مین نواب بہادر خود مشغول تھا
یقین ہی کہ مفید ہوگا خاصہ بیان اُن لڑائیونکا جو جماعہ انگریز کے ساتھہ ظہور مین
آئین اور داستان نگار فرانسیسی نے بچشم خود مشاہدہ کیا خصوصیات اِس
جنگ پر جو درمیان نواب بہادر اور جماعہ انگریزون کے سال ١٧٦٧ اور
سنہ ١٧٦٩ ع مین واقع ہوئی حال اُس جنگ کا جو سنہ ١٧٧٩ ع مین شروع ہوئی
قیاس کیا چاھیئے جس مین نامہ نگار فرانسیسی حاضر نہ تھا اور اُسی سبب سے
سرگذشت اِس جنگ کی اُسنے بالتفصیل بیان نہ کی کیونکہ سررشتۂ روایات
اِس جنگ کا بالکلّیہ انگریزون پر منتہی ہوتا ہی اور وہ شایستۂ اعتماد نہین اِس
لئے کہ ایسی روایتین پہلے تو ہندوستان مین واسطے فریب دینے کارگزاران
دولت برطنیہ کے ساختہ پرداختہ ہوتی ہین اور پھر دوبارہ فرنگستان مین موافق
اقتضاے حال اور ضرورت کے منخدع کرنیکو وہان کے لوگون کے آراستہ
کی جاتی مگر مکتوب جنریل کوٹ کا اِس خصوص مین رنگ راستی کا رکھتا ہی جسکے
ذریعے سے تھوڑے احوال پر نواب بہادر کے اُس زمانے مین اطّلاع ہوئی اِس مین
یہ لکھا تھا کہ نواب حیدر علی خان خداوند کنگاش و صاحب مشورہ ہی اور ماہ نومبر مین

سنہ ۱۷۸۱ع کے اُسنے ایک ہی وقت چار قلعہ کو تنگ محاصرہ کیا تھا اگرچہ جنریل کوت مدراس سے اہل قلعہ کی مدد کے لیئے روانہ ہوا لیکن وہ خاطرخواہ اپنے مقصد کے انجام دینے پر قادر نہوا اور اِس سبب سے کہ قوت لایموت اُسکے لشکریون کو پہنچنا دشوار تھا مدراس کو پھر گیا اثناے راہ مین فوج نے اُسکے ہمیشہ دستبرد سے سواران حیدری اور آتشباری سے اُسکے توپخانے کے بہت اذیّت اُٹھائی اور کمال رنج پایا اگرچہ جنریل موصوف لکھتا ہی کہ اُسنے چار جنگ مردآزما مین نواب بہادر سے لڑکر فتح پائی لیکن اُسنے کچھ حال اسیرون یا نشانون کا کہ فوج حیدری سے اُسکے ہاتھ آئے نہین لکھا اور خاتمہ مکتوب مین جنریل موصوف نے یہہ لکھا کہ ہم کرنیل کرافورڈ کو حضور مین کونسل مدراس کے بھیجتے ہین وہ راست و درست حال یہانکا عرض کریگا اِس مکتوب سے جنریل کوت کے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جماعہ انگریز اِس جنگ کے درمیان ہراس سوءمآل اور فکر امور حال مین مبتلا ہوئے تھے اور متوقّع ہی کہ جماعہ فرانسیس کی مدد سے تمام ملک آرکات کا تصرف حیدری مین آجاوے از روی اخبار معتبر جو لشکر حیدری سے پہنچے، حال مسخرہونے چیتل درگ اور خصوصیات مجلس شوراکا جو حیدرعلی خان کے آرکات مین آنے سے قبل منعقد ہوئی تھی معلوم ہوا شورا اِس بات مین ہوا تھا کہ آیا فی الحال تاخت کرنا انگریزون پر مصلحت ہی یا بعد پہنچنے فوج فرانسیس کے جسکی انتظار تھی شق اخیر اصحاب شورا اور منصبداران فرنگستانی کو بھی پسند آئی لیکن ٹیپو سلطان کی راے مین پہلی شق صواب معلوم ہوئی کیونکہ اُسنے بیان کیا چونکہ نواب بہادر نے اکثر جماعہ انگریزون کو اپنے حملے و یورش کرنے سے تہدید کی ہی اقتضاے ہمّت و ثبات یہہ ہی کہ پرورش اپنے سخن کی کر اُن پر ابھی یورش کرے انتظار فوج فرانسیس کچھ ضرور نہین سلطان موصوف نے ایسی دل گرمی و مردانگی سے

اپنی راے پر وا ایستادگی کہ تمام ارباب شوراے نے اُسکی راے پر اتّفاق کیا یہی شاہزادہ اقبال مند جنگ کوہستانی مین جس مین کرنیل بیلی اسیر ہوا اور کرنیل فلیچر مارا گیا اور چند ہزار آدمی افواج انگریزی سے مقتول و اسیر ہوے اُسنے جب انگریزون کو بہ سبب اُڑ جانے عرابہ باروت کے پریشان حال پایا اپنے سوار ان جرّار صمصیت اُنکے سر پر قضاے آسمانی کی طرح گر کر فیروز و مظفّر ہوا تھا اور اُسی نے ہزیمت کلّی اُس لشکر کو دی تھی جسکا قائد کرنیل برالی تھا فی الحقیقت سلطان ذی شان نے اسکندر رومی کی مانند اٹھارہی برس کے سن مین قہر اعادی و کرّ و فرّ لشکرکشی کو شروع کیا ؁

بیانِ چگونگی ملک و حشم کی نواب حیدر علی خان اور اُسکے
ہوا خواہون کے اور خصوصیات ملک و لشکر کی جماعہ انگریز
اور اُنکے ہوا خواہون کے اُس عہد مین جب بناے جنگ
کی درمیان دونون دولت کے قایم کی گئی

یہہ روایت ہی اُس جنگ و جدال کی جو درمیان سال ۱۷۶۷ ۱۷۶۹ع کے واقع ہوئی اور جسے نامہ نگار فرانسیسی نے اپنی آنکھون سے دیکھا یہہ حرب و قتال تواریخ ہندوستان اور مآثر مردمان ہند مین ایک بہرہ گران مایہ ہی کیونکہ اِسی جنگ مین انگریزون نے ہندوستان مین پہلی دفعہ ہندوستانیون سے صلح و آشتی طلب کی نامہ نگار مناسب جانتا ہی کہ قبل روایت کرنے خصوصیات جنگ کے حال مکنت و اقتدار اور شمار پیادہ و سوار فریقین جنگ جوکا اُس زمانے مین کہ مقابلہ دونون لشکر کا ہوا مجمل لکھے تمالک متصرّفہ حیدری اس سنہ ۱۷۶۷ع مین جب

بناے جنگ کی انگریزون سے قایم ہوئی اس تفصیل سے کہ مملکت میسور
صوبہ بنگلور و منگلور جو پیشتر مضافات مملکت میسور سے تھا اور ساوندرگ
چیتلدرگ نندیدرگ گنگن گڑھ رائدرگ وغیرہ وخطہ مالیئم یا کرناٹک
جو تمام وادی و جبال پرانبور اور ترچناپلی سے مادورا اور تراونکور و سواحل
ملیبار تک محتوی ہی شہر سراشانور کرپہ کنول بالاپور کو چک کولار گرم کنڈہ
مرزبوم بالاپور کلان ریاست کوچک بنگر کشنگیری گتی و بلاری و حیدرنگر
مدھگیری رنجن گڈہ وغیرہ مملکت کنرہ جو ممتد ہوتی ہی راس رامہ سے
شمال کی طرف سرحد بیجاپور تک حکومت سواحل ملیبار و جزائر مالدیوہ مملکات
مین نواب حیدر علی خان کے ایک یہہ بڑی خوبی ہی کہ سب صوبے ایک
دوسرے سے ملے ہوے ہین اور وہ سرحد دولت حیدری کی جو سرزمین حکومت انگریزی
کے قرب مین ہی کوہستان اور تنگ درونسے مصون و محروس ہی
اگر روایت عام پر اعتبار کیا جاوے تو مملکت حیدری ایک ہزار سے زائد
قلعجات بڑے چھوٹے پر محتوی ہی اور جسقدر نامہ نگار نے دیکھے وے بھی
بیشمار ہین ہر ایک قلعہ بزرگ مین دو طرح کی سپاہ حمایت و حراست کے
لئے مقرر ہین ایک تو سپاہیان لشکری جو ہمیشہ بدلی ہوا کرتے اور ہرگز
ایک جگہہ مدّت تک متعیّن نہین رہنے پاتے اور دوسرے سپاہیان قلعہ دار
جو ہمیشہ ایک ہی جا پر اقامت رکھتے ہین اور ویسے فوج خانگی کے شمار و حساب
مین ہین اور چھوٹے قلعجات کو بھی اسی قسم کے سپاہی حراست کرتے
اور جب کوئی واقعہ سانح ہوتا جس مین مدد کی ضرور ہوتی تو پہاڑون کی رعایا
اور ملازم سلاح باندھکر قلعون مین کمک کو آتے اور ایسی جان فشانی حمایت
مین اُنکے کرتے کہ بیمحاصرۂ شدید فتح قلعہ دشوار ہوتا ان سب قلعجات سے جو جو

قلعہ کہ واسطے حمایت کے تاخت و تاراج جماعہ مرہٹے سے بنائے گئے ہین وے برج خندق اور اکثر سنگین پشتون سے اُستوار و مستحکم کئے گئے ہین سب مملکت حیدری کے قلعجات کی مرمّت ہرسال ہوتی رہتی ہی اِس ملک مین تمام غلّجات اور سب چیزین ضروری اور ہر طرح کے جانور گاے بھینس بھیڑی بکری ہاتھی کثرت سے پیدا ہوتے ہین پر گھوڑے اونٹ اکثر دوسرے ملک سے لاتے مگر حیدر علی خان اپنے سلیقے خداداد سے خیل خیل گھوڑے اور حلقہ حلقہ فیل پسندیدہ و بکار آمد روز جنگ و پیکار کے موجود رکھتا علاوہ اُن گھوڑے ہاتیون کے جو استعمال مین سپاہیون کے رہتے ہیین ایک گلّہ بیس ہزار گھوڑے اور ایک حلقہ چھہ سو ہاتھی کا ہمیشہ دیہات پر چراگاہ مین رہتا تا حاجت کے وقت کام آوین اور کام مین ہرج نہو نواب ہرگز خرید کرنے مین گھوڑون کے جنکو سوداگر دور دراز ملک سے بیچنے کو لے آتے تھے قصور نہ کرتا اور موافق تنو مندی و قوّت گھوڑے کے قیمت لگاتا اور اگر اثناے راہ مین کسی سوداگر کا کوئی گھوڑا قضاے الٰہی سے مرجاتا وہ سوداگر اُسکی دم اور کان کاٹ رکھتا جب نواب کے حضور مین آکر اُنھین دیکھاتا موافق تجویز دوسرے سوداگرون کے نصف قیمت اسپ مردے کی سرکار سے اُسکو مرحمت ہوتی اگرچہ نواب کو یقین تھا کہ انگریز جو فوج سوارون کی کم رکھتے ہیین ہرگز سپاہ حیدری کو فراہم لانے مین اذوقہ و علوفہ کے اطراف مملکت سے مانع نہین ہوسکتے تو بھی ذخیرہ موفور جو جنگ و حرب اسراف طلب مین سرمایہ استظہار ہوسکتا تھا موجود و فراہم رکھتا اِس حرب کے وقت جسکا ذکر لکھا جاتا ہی تمام سپاہ جنگی مین نواب حیدر علیخان کے ایک لاکھ اسّی ہزار سوار وپیادہ تھے لیکن بڑا حصّہ اِن سپاہ کا واسطے حفاظت وحراست کے قلعجات

وسرحدات پر متعیّن تھا نواب بہادر نے واسطے جنگ انگریزون کے پچپن ہزار
سپاہی سوار و پیادے جسکی تفصیل لکھی جاتی ہی اپنی تمام فوج مین سے منتخب
کئے تھے اٹھارہ ہزار سوار چیدہ برگزیدہ اور اٹھائیس ہزار سوار مرہٹہ و پنڈارہ
وغیرہ جن کا کام صرف جلانا لوٹنا دشمن کے ملک و فوج کا تھا اور دو رسالے
خونخوار حبشی سوارون کے بانات سرخ کا لباس پہنے ہوے مسلّح مکمّل تھے
اور پیادون مین سے بیس ہزار سپاہی تفنگچی اور وے پیادے جنکے
سلاح بندوق و نیزے تھے اور سپاہیان فرنگ ملازم حیدری اس تفصیل
کے ساتھ تھے دو رسالہ سوارون کا دو سو پچاس گولنداز اور اکثر منصبدار و
تومندار و عملدار حوالدار قشون گران ڈیلون کے اور دوسری پلٹنون مین بھی
تقسیم کئے گئے تھے دوسرا جیش تھا سپاہیون کا جنکے سلاح ایسے تھے کہ
ویسے اب فرنگستان مین مستعمل نہین ہین اور ایک جیش دو ہزار نفر
زنبورچیون کا کہ دو دو زنبورچی ایک ایک شتر پر چڑھے اور ایک ایک شتر
نال پلّے دار ہر ایک اونٹ پر لگی ہوئی اس قسم کے سلاح فرنگستان مین بالفعل
نہین اور ایک فوج بندوقچیان قدر انداز کی تھی جو سوارون کی پیرو رہتی یہ
جیش اکثر وقت حرب اعدا پر کمین کشائی کے لئے کمینگاہ مین مخفی رہتی اور
گولیون سے اعدا کے خرمن کو جلاتی فوج تفنگچی دس دس نفر مین
ایک علم رکھتی تھی فی الحقیقت کثرت نشانون کی تدابیر جنگ سے ہی
جسکے سبب مخالف کو کثرت فوج کی معلوم ہوتی ہی پانچ ہزار نفر بان دار تھے
ساخت بان کی اسطرح پر ہی کہ ایک آہنین چونگے مین بارود بھر کر ایک چوب دراز
ہوائی کی طرح لگاتے ہین اُسکے فلیتے مین آگ دیتے ہی عالم ہوا مین مشتعل دو
ہزار گز تک اُڑ جاتا ہی اور درمیان راہ کے جو تر و خشک پاتا ہی اُسے جلا دیتا اور

جب کبھین عرابے پر باروت کے جا پڑتا ہی تو عظیم ھلچل افواج مین اعادی کے ڈالتا چنانچہ بعضے انگریزون سے یہ روایت ہی کہ جنگ کوہستانی مین جو بنام جنگ بیلی مشہور رہی جسمین نواب بہادر نے فتح پائی تھی اتفاقاً ایک بان عرابے باروت پر جا گرا دفعۃً تمام گاڑیان باروت کی جل گئین اور صدمہ اُسکا تمام لشکر کو پہنچا اِسی واقعہ ہایلہ سے انگریزون نے ہزیمت پائی کیونکہ جسوقت یہ عرابے جلے ٹیپو سلطان فرصت وقت کو غنیمت جان جھٹ اپنے سوارون کو لے انگریزی پیادون پر جا ٹوٹا اور بازی جیت لی اگرچہ سپاہ انگریزی بھی بانون کو سواران حیدری پر مارتی تھی لیکن اُنکے گھوڑے جو آتشبازی سے لگے ہوئے تھے ہرگز نہین ڈرتے' قبل روانہ ہوتے فوج حیدری کے انگریزونکی جنگ پر ایک جماعت عربون کی جنکا سلاح تیر و کمان تھا سریرنگپٹن مین آپہنچے اور یہ لوگ نہایت قوی وچالاک تھے نواب بہادر نے جانا کہ اِس جنگ مین اُنکے ہتھیار بکار آمد نہونگے اِسلئے اُنکو دو حصہ کر ایک کو لباس سرخ پہنا اپنی رکاب مین رکھا دوسرے کو نیلا بانا دے منصبداران فوج فرنگستان کے حوالہ کیا تاوے جسطرح مصلحت جانین اُن سے کام لین یہ لوگ شیوہ کمانداری مین خوب ماہر وقادر اور تیر و کمان اُنکی بہت بڑی رنگین و مزّین تھی لشکر مین نواب نظام علی خان صوبہ دار دکھن کے جو اُس جنگ مین ساتھ نوّاب حیدر علی خان کے ہمداستان و متفق اور ظاہر مین ہوا خواہ تھا اگرچہ شمار کی راہ سے لاکھ سوار و پیادے تھے پر اُن مین صرف چالیس ہزار مرد جنگی تھے تیس ہزار سوار اور دس ہزار پیادے اور اِس دس ہزار مین سے شاید کہ دو ہزار بھی اچھے بندوقچی نہ ہونگے کیونکہ بندوقین اُن کے پاس کسی کام کی نہ تھین اگرچہ پیادون کی فوج کا سرلشکر عبد الرحمان خان مرد دلاور تھا پر بد حالی اور

تہیدستی سے اپنی فوج کے بہ سبب نہ پانے مشاہرہ ماہماہ کے بہت تنگ رہتا تھا
اور سواران نوّاب نظام علی خان کے اصلا نہین چاہتے تھے کہ جان و مال کو اپنے
لڑائی کے روز خطر مین ڈالین ہر سردار بالاستقلال اپنی فوج کا مالک تھا ایک
اُن مین رام چندر نام سردار مرہٹہ اور تین نواب شانور و کڑپہ و کانور کے
قوم افغان سے تھے اور ہمراہ لشکر کے ایک بڑی جماعت تاجرون اور نوکر چاکر
امیران لشکر اور طایفہ دار وغیرہ عورتون کی تھی عرصہ لشکر گاہ افواج متّفقہ کا
اِس جمعیّت سے بہت وسیع و فراخ ہو گیا تھا اور اژدحام عوام اُس قدر تھا
کہ اگر نواب بہادر حزم و ہوشیاری نہ کرتا تو سب کو فوجین انگریزی بآسانی
اسیر کر لیتین فوج نواب نظام الدولہ اگرچہ جنگ و پیکار کے کام مین کچھ بکار آمد
نہ تھی لیکن اِس امیر کے ہمراہ ہونیکے باعث بہت سے امیر دکھن کے ہواخواہ
دولت حیدری کے ہو گئے تھے مگر نواب بہادر رکن الدولہ اور نواب نظام الدولہ
سے ہمیشہ بدگمان و محتاط رہتا تھا کیونکہ غدر و بیوفائی اُن دونون کی اُس کے حق مین
شکست فاحش سے بتر تھی چنانچہ سردمہری کے آثار دونون امیرون مین
جلد پیدا ہو گئے اُسکا باعث یہہ ہوا کہ نواب نظام علی خان اور اُسکے سردار
ہمیشہ اظہار ناداری کا کرتے اور نواب بہادر نہ چاہتا تھا کہ مکرّر درخواست کو اُنکی
منظور کرے اور زر دینے مین اُنکے تامّل کرتا اور یہہ سوچتا تھا کہ مبادا زر اور ہواخواہ
دونون کو کھو بیٹھے چنانچہ آخر کو ایسا ہی ظہور مین آیا کہ تمام ہم عہد موافقت سے اُسکے
پھر کر متفرّق ہو گئے افواج متّفقہ کا توپخانہ بہت بڑا تھا جس مین ایک سو دس
بڑی توپین تھین توپخانہ خاص حیدری بھی بڑا تھا اور سب توپخانون سے ساز و
سامان مین زیادہ آراستہ تو بھی اُسکے سب فرنگستانی تھے نواب حیدر علی خان
بہادر نے بعد مراجعت کرنے سواحل ملیبار سے چھہ ہزار سپاہی نوکر رکھا تھا اور

نواب محفوظ خان کو اِس جنگ مین اُنکا سپہدار بنایا اگرچہ محفوظ خان استحقاق
سپہداری کا نہ رکھتا تھا پر نواب بہادر کے نزدیک یہہ بات ثابت تھی کہ وہ مدرا
کے لوگون کو جہان کا وہ عاملِ زمانے مین حاکم تھا حاکم حال سے منحرف کرسکتا ہی
نواب محفوظ خان سر لشکری کے سلیقے مین قدیم سے بے بہرہ تھا اُسی سبب
سے کرنیل بیگ جرمنی نے جو انگریزون کا نوکر تھا مرکزی بہرہ مین مدرا کے اُسکو
ایکبار قید کرلیا تھا نواب بہادر کے حلقہ جہازات کو نامہ نگار نے حیدری افواج
کے شمار مین نہین داخل کیا اِس حلقے مین صرف ایک جہاز جو قوم ڈانس سے
کارگزاران حیدری نے خرید کیا ساتھ توپ کا تھا اور تیس جہاز چوبیس یا
بتیس توپ والے اور آٹھ اُس طرح کے سفینے جنکو پام کہتے ہین اور
اُن مین سے بعضون پر بارہ بعضون پر چودہ توپین تھین اور بیس سفینہ ایسے
جنکا نام کالیوٹ ہی ہرایک مین اسّی نفر سپاہی اور دو توپین تھین آغاز
جنگ مین انگریزون کے ساتھ جمعیّت دریائی نواب بہادر کی اِسی قدر تھی
جو بیان مین آئی فوج انگریزون کی اُس زمانے مین ہندوستان کے درمیان نوّے
ہزار سے زاید تھی اُن مین سے آٹھ رجمنٹ پیادگان انگریزی کی تھین جنسے تین
رجمنٹ ریاست مدراس پر اور تین حکومت بنگالہ پر اور دو ریاست بنبئی پر
متعیّن تھین علاوہ اُسکے بارہ سو گولنداز اُن ریاستون پر تعین کیئے گئے تھے اور
ایک ہزار سپاہی سن و ناتوان جنکو جنگ و جدال مین کسی طرح کا صدمہ یا
زخم پہنچا تھا واسطے حفاظت و حراست قلعجات کے مقرّر تھے اور فوج ہندی
چوسٹھ پلٹن جنسے تیس رجمنٹ ریاست مدراس پر متعیّن تھے جن مین چار سو
فرنگستانی تھے اور باقی ہندوستانی جنریل اسمتھ کے ہمراہ پانچ ہزار مرد
جنگی فرنگستانی اور دو ہزار پانسو سپاہی اور دو ہزار پانسو سوار جنمین

دو سو مرد فرنگستانی تھے اور بارہ سو ہندوستانی اور باقی سوار نواب محمد علی خان کے تھے جمعیّت اِن سواروں کی بہ نسبت سواران حیدری کے بہت ہی کم تھی اور بہ سبب عدم شناقی کے قواعد جنگ مین اور گھوڑون کی ناشایستگی کے باعث بالکل مقابلے کی طاقت سواران حیدری سے نہین رکھتے تھے القصّہ تمام فوج انگریزی جو واسطے حمایت و حراست آرکات کے جمع کی گئی تھی جنود نواب محمد علی خان اور مراررا و مرہٹہ اور بعضے راجون کی فوج سمیت پچاس ہزار شمار کی گئی نواب بہادر کو اِس درمیان مین بہ ضرورت واقع ہوئی کہ خود واسطے مدافعے اُس آٹھ ہزار سپاہی انگریزی کے جو ریاست بنبئی سے منگلور پر تاخت لائے تھے متوجّہ ہو ٔ

بیان خصوصیات کا دونون لشکر کے
اور اظہار تفاوت کا اُن دونون مین

جنریل اسمتھ اِس جہت سے اپنے حریف پر بالائی رکھتا تھا کہ سپاہ اُسکی آداب و قواعد سے رزم و پیکار کے ماہر و آزمودہ تھی اور بڑی جمعیت اُسکی فوج مین فرنگستانیون کی تھی جو لاکھون سپاہیان ہندوستانی پر بھاری تھے اور مظفّر ہو سکتے جسطرح سے اُس جنگ مین جو نادر شاہ ایرانی اور محمد شاہ ہندوستانی کے درمیان واقع ہوئی نادر شاہ نے تھوڑی ہی سپاہ ایرانی سے محمد شاہ کو جسکے ساتھ بارہ لاکھ سپاہ ہندوستانی تھی شکست دی تھی سوا اِسکے جنریل اسمتھ کے ساتھ توپچی و منصبداران انجنیر واسطے مدد کے موجود تھے اور جنریل موصوف خود بھی ہنر حرب و ضرب مین کچھ کم نہ تھا اِن جہات

بالائی کے سبب جنریل موصوف کو مرتبہ یقین کا حاصل تھا کہ اگر میدان جنگ خاطر خواہ اُسے ملے اور تاخت تاراج سے سواران حیدری کے ایمن رہے تو وہ بیشک مظفّر و منصور ہوگا لیکن ان خصوصیات آیندہ مین پلّہ جنریل موصوف کا پائے سے نواب بہادر کے مرجوح تھا ایک تو اُسکے سوارون کی قلّت جسکے باعث اُسے اضطرار کے رو سے مقام جنگ کا درمیان کوہستان کے ڈھونڈھنا پڑتا تھا تا حملون سے سواران حیدری کے محفوظ رہے دوسری یہہ کہ بسبب کثرت سواران حیدری کے جو ملک پر تاخت و تاراج بھی کرتے اور سپاہیان نگاہ بان رسد کی بھی راہ مارتے تھے اُنکے مدافعہ پر وہ قادر نہ ہوسکتا تھا تیسری قلّت بیل بار بردار واسطے توپخانہ اور سامان جنگ کے جو بدشواری دستیاب ہوتے تھے اِسیواسطے جنریل موصوف اضطرار کی راہ سے توپخانہ اور اذوقہ و اسباب ضروری سے فقط خفیف و قلیل ہی ہمراہ لیتا لیکن سخت دردسر اُسکو یہہ تھا کہ ہرطرح کی مہم و امور جنگ مین اُسکو اطاعت حکم گورنر مدراس اور اُسکے کونسلیون کی کرنی ہوتی تھی اور چونکہ وے لوگ خصوصیات سے اُس ملک اور افواج حیدری کے ناواقف تھے اسطرح کے حکم جنریل موصوف کو لکھہ بھیجتے جو صواب دید کے مباین اور اصول مقرّرہ جنگ کے مخالف ہوتے اگرچہ جنریل بہادر نے آغاز جنگ سے پہلے ہی سب مفاسد سے خبردی تھی تو بھی گورنر نواب بہادر کی تاخت و تاراج کے باب مین جنریل کو ملامت و سرزنش آمیز باتین لکھتا تھا اور چونکہ ہر طرح کے کام مین انگریزون کو فراہم کرنا زرکا منظور رہتا تھا اِس لئیے تاجرون کے وسیلے سے جو اُنکے ساتھہ سازش رکھتے تھے مہیّا کرنے مین اذوقہ اور سامان لشکر و جنگ کے سعی کرتے اور اسباب ناگزیز لشکری بہم پہنچانے کے بہانے سے مدراس کے رہنے والونپر

انواع و اقسام کی بدعت و ظلم کرتے واسطے تباہ کرنے ملک اور جمع کرنے ساز و سامان سپاہ کے اُنھون نے دو حیلے ایجاد کیئے تھے ایک تو سپاہیان فرنگستانی کے باب مین جنکو شراب دیسی روزمرّہ سرکار سے ملتی تھی یہہ مقرّر کیا تھا کہ عوض مین اُس شراب کے اُنکو رم ملے کیونکہ چون رم جزیرہ بیتاوی سے لائی جاویگی اُس صورت مین ذریعہ معقول واسطے منفعت تاجرون کے جو اُنکے بھائی برادر دوست وغیرہ تھے مہیّا ہوگا دوسرا بیل بارکش کے باب مین جنکی کوچ کے وقت لشکر کو بہت ضرورت ہوتی ہے جب رعایا سے مدد اس بیلونکے دینے مین واسطے کھینچنے توپخانہ وغیرہ کے ابا کرتے تو اُن بیچارون سے بزور بیل لے لیتے تھے اور چھہ یا آٹھ ہون فی راس قیمت واجبی کے دینے کی جگہہ اُنکو کرائے کے طور پر ایک ہون ماہیانہ دینا قبول کرکے ایکھون اخیر مین پہلے مہینے کے مالک کو دیتے اور دوسرے مہینے میں اُس سے کہتے کہ بیل تیرا مرگیا ہے بیل جو اسطور پر مالکون سے لیئے جاتے تھے دفتر اخراجات کنپنی مین یون لکھتے تھے کہ قیمت واجبی دیکر مول لیئے گئے اِس صورت مین ایک راس نرگاو کی ایک ہون قیمت ہوئی اور اگر بیل کا مالک اپنے بیل کی حفاظت کے لیئے کوئی چاکر بھیجتا تو پانچ روپی مشاہرہ اپنے پاس سے اُسکو دیتا اِس حالت مین ڈیرھ روپی مالک کا خسارہ ہوتا تھا چنانچہ اِسی تعدّی کے باعث ملک مدراس مواشی سے خالی ہوگیا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوا کہ ڈیرا ڈنڈا اور تمام اسباب لشکر کا بیلون کی جگہہ آدمی لیجاتے تھے اگرچہ مطابق لکھا گیا کہ جنرل ہاریس واسطے تسخیر کرنے کئی موضع کے قلمرو حیدری سے روانہ ہوا لیکن خصوصیات اُسکے ہنوز بیان مین نہین آئے اسواسطے کہ نامہ نگار نے چاہا کہ تمام امور کو اِس رزم و پیکار اہتمام طلب کے ایک ہی روایت

مین سلسلہ بند کرے جس زمانے مین کہ نواب بہادر مہیّا کرنے مین اسباب جنگ اور عہد و پیمان کرنے مین ساتھ امیران ہم عہد کے متوجّہ تھا سپہسالار انگریزی جنریل اسمتھ نے قلعہ ترپاتور و وانمباری و سنگومن و کبیری پٹن کو کہ ہر ایک قلعہ ساز و سامان حمایت و حراست کا جیسا چاہئے رکھتا تھا مسخّر کر لیا اور کشنگیری کو محاصرہ کیا اور اِس سبب سے کہ یہہ قلعہ چھوٹے پہاڑ پر واقع ہی دو مرتبہ حملہ کرکے محاصرہ موقوف رکھا تیسرے حملے مین چوبیس جوان گرانڈیل معہ دوسرے سپاہیون کے کام آئے اور وقت محاصرہ کرنے اِس قلعہ کے افواج متّفقہ نواب حیدرعلی خان نے اِس شتابی سے کوچ کیا کہ دوسرے دن شام کو اُس مقام مین پہنچی جو کوہستان سے چار فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہی برابر راہ ویلور کے جو چار فرسنگ پر کبیری پٹن سے جاری ہی شہر کبیری پٹن سات فرسنگ کشنگیری سے اور قلعہ اُسکا رود پالر پر واقع ہی جنریل اسمتھ وسیلے سے جاسوسون کے جو اُسکی طرف سے لشکر مین نواب نظام علی خان کے متعیّن تھے خبر روانگی افواج متّفقہ کے بنگلور سے سُن جہت محاصرہ کشنگیری سے ہاتھ اُٹھا ایک مقام پر جہان سے ویلور کی راہ سے عبور کرنیکو لشکر حیدری کے مانع ہوسکتا تھا ڈیرا کیا یہہ تدبیر جنریل بہادر سے بہت خوب ظہور مین آئی کیونکہ واسطے گذرنے توپخانے کے صرف وہی ایک راہ تھی اور اِس سبب سے کہ لشکر انگریزی مرکزی بہرے مین تھا اور کبیری پٹن عقب اُسکے جنریل بہادر کو اختیار شایستہ حاصل تھا کہ وہان سے اُس راہ کی جسّے فوج حیدری گذر کرتی نگاہبانی کرے اور وقت ضرورت صحیح و سالم وہانسے کنارہ گیر ہو اِس مقام پر نواب حیدرعلی خان نے ایک مجلس شورا کی جس کے ارکان سب امیر و منصبدار اور رکن الدّولہ دیوان نواب نظام علی خان تھے جمع کی تا سب اہل شورا متّفق ہو تجویز کرین کہ

تین راہون مین سے کونسی راہ سے گذر کرنا بہتر ہی اور نقشہ تینون راہ کا
جس مین تمام کیفیت راہ کی لکھی ہوئی تھی اہل شورا کے روبرو رکھا تا اُسکے
وسیلے سے ایک راہ کو ترجیح دے سکین آخر الامر اصحاب شورا اکی راے
اُسپر متفّق ہوئی کہ راہ ویلور کو سپاہ انگریزی نے روک رکھاہی اور
راہ کشنگیری کی لایق گذرنے توپخانہ کے نہین صرف تیسرے راہ ینگتگیری
کی قابل عبور کے ہی تب نواب بہادر نے ایک فوج کو اپنی سپاہ سے
جیوش متّفقہ کا ہراول مقرّر کیا اور اُسکو یہہ حکم دیا کہ دو ساعت صباحی کے
وقت صف باندھکر جریدہ ینگتگیری کی طرف کوچ کرے افواج کرناٹکی وغیرہ
پیشرو اُس صف کی تھین اور پیچھے صف کے سپاہی اِس وضع پر کہ آگے
ہر ایک قشون کے ایک رجمنٹ گراندیلو نکی پیچھے اُسکے رسالہ سوارن کا
اور اُسکے پیچھے توپخانہ جسکے قاید دو ہزار بندوقچی و گراندیاں و گولہ انداز فرنگی تھے
پیچھے سبکے دو رسالے سواران فرنگستانی نواب حیدر علی خان خود دو ہزار سوار
خونخوار کے ساتھہ داہنی طرف اُس پرے کے روانہ ہوا افواج انگریزی اِس نظم
و نسق سے کوچ کے آگاہ ہوا سطے مقابلے نواب کے اور تصرّف مین لانے ینگتگیری
کو نواب کے کوچ سے پہلے ہی روانہ ہوی لیکن موافق منصوبہ جدید نواب بہادر
کے سپاہی فرنگستانی اور گراندیاں اور جماعہ طوپاس اور پیچھے اُنکے توپخانہ
اور دو پرے پیادے دست راست کی طرف پھرے اور جلد راہ ویلور کو متوجّہ
ہوے یہہ چال نزدیک انگریزون کے نامتوقّع تھی اِس مغالطے نے انجام نیک
پایا کیونکہ سوارون کے رسالے اُس راہ سے جو دراز و تنگ و ناہموار تھی گذر
گئے اور پیچھے اُنکے گولندازان فرنگستانی اور تناوران تفنگچی نے بھی بسرعت
تمام چار فرسنگ راہ طی کی جنریل اسمتھہ نے احتیاط و ہوشیاری سے

ایک گروہ پیادون کو نواب محمد علی خان کے اور ایک رسالہ سواران
ہندوستانی کو مدخل مین اُس راہ کے متعیّن کیا تھا لیکن ناگاہ رسالے سواران
حیدری کے راہ تنگبار کشنگیری سے گذر میدان مین نمایان ہوے سپاہ قلعہ دار
پیرو اُنکے ہوئی اور انگریزجنود کو اپنے اُسی جگہہ چھوڑ جلد کبیرپٹن کی طرف
روانہ ہوے اِس مین ہو دخان رسالہ دار سرگروہ سپاہیان فرنگ ملازم سرکار
حیدری کے پاس آیا اور خبر دی کہ وہ کسی اعادی سے راہ مین دوچار نہوا تب
سرگروہ سپاہ فرنگستانی نے حکم دیا کہ نو توپین اعلام کے لئیے تین تین ایک ایک
مرتبہ سرکی جاوین اور یہہ درمیان اُس سپہدار اور نواب بہادر کے ایک اشارہ تھا
اِس معنی پر کہ راہ مخالف سے پاک ہی نواب نے اِس اشارے کے دریافت کرنیکے
ساتھی حکم دیا کہ تمام لشکر ویلور کی راہ سے کوچ کرے اور خود بدولت معہ اپنے
سواران خاصہ اُس مقام مین پہنچکر دیکھا کہ توپخانہ حیدری حمایت مین سپاہ بندوقچی
کے آگے جاتا ہی جب جنرل اسمتھہ نے یہہ خبر پائی کہ افواج حیدری ویلور
کی راہ سے آگے گئی ناچار بسرعت تمام کبیرپٹن کی طرف کوچ کر وہان جا پہنچا مگر
اپنا توقّف کرنا وہان بھی مناسب نہ جان ایک جیش کو اُس مقام کی حمایت کے
لئیے چھوڑ ترپاتور کو روانہ ہوا تا اُسکی مدد کے لئے متّصل ہی مستعد رہے اور اُس
فوج بدرقے سے جسکے آنے کی مدراس سے توقّع تھی اور اُس آٹھ ہزار مرد جنگی
سے بھی جسکا قاید جنرل عود تھا جلد جا ملے جنرل عود اُسوقت محاصرے مین قلعہ
امبور کے مشغول تھا چنانچہ بعد محاصرے پندرہ روز کے وہ قلعہ مفتوح ہوا
جنرل اسمتھہ کوچ کے وقت ایک سو سوار ہندوستانی پیچھے اپنے چھوڑ آیا
تھا تا وے جو وقایع اُسکی غیبت مین وہان واقع ہو اُنکی خبر دین تمام فوجین اور
توپخانے حیدری ایک ہی روز مین اُس راہ سے گذر گئے اور نواب بہادر نے

اپنے سوارونکی جمعیت سمیت کوہستان سے عبور کر میر مخدوم علی خان کو معہ چار ہزار سوار جرّار روانہ کیا کہ افواج انگریزی کا تعاقب کرے اور کبیر پٹن کو محاصرے مین لاوے ؑ

محاصرہ کرنا افواج حیدری کا کبیر پٹن کو مسدود کرنا راہ اخبار کو انگریزون پر اور تعاقب کرنا میر مخدوم علیخان کا جنود انگریزی پر جو ترپاتور کی طرف گئی تھی اور کمین کرنا مخدوم علیخان کا اور بچ جانا جنریل اسمتھ کا اُس مہلکے سے

موافق حکم حیدری کے میر مخدوم علی خان نے بچالاکی تمام کبیر پٹن کو محاصرہ کر تمام راہون کو جو ترپاتور کو معسکر انگریزی مین پہنچتی تھین اِسطور پر مسدود کیا کہ ممکن نہ تھا کہ جنریل اسمتھ کو اُن سوارون کے وسیلے سے جنھین اخبار کے لیئے حدود کبیر پٹن مین چھوڑ گیا تھا ایک خبر بھی پہنچے چنانچہ خبر لیجانے والے پکڑے اور خطوط جو اُنکے پاس نکلے وے سب حضور مین پڑھے گئے مضمون سے خطوط کے یہہ بات متحقق ہوئی کہ وہ بدگمانی کہ نواب حیدر علی خان دربارہ مراسلات پنہانی درمیان جنریل اسمتھ اور اکثر سرداران نواب نظام الدّولہ کے رکھتا تھا برغلط نہ تھی اِس اثنا مین میر مخدوم علی خان نے مہم محاصرہ کبیر پٹن کو ذمّے مین ایک سپہدار دوسرے کے سپرد کر ترپاتور کی طرف بسرعت تمام کوچ کیا اور رات کو پیچھے ایک کوہچے کے جو اُس مقام سے ایک فرسنگ پر واقع ہی پہنچا جنریل اسمتھ جب اپنے لشکر مین شام کو آیا اور رکونہ خبر قلعہ دار کبیر پٹن سے اور اپنے ہوا خواہون کی طرف سے

جو لشکر مین نواب نظام الدّولہ کے تھے اُسے معلوم نہوئی اِس بات کو آرام طلبی پر حیدر علی خان نے کے حمل کرا اپنے چاکرون کو اجازت دی کہ کل علی الصباح وے سب معہ بیل بارکش واسطے تلاش کرنے اذوقہ کے جاوین چنانچہ تڑکے وے لوگ بموجب حکم بیل لیکر چلے میر مخدوم علی خان اُنکو دیکھتے ہی اپنے سواران غارتگر کو اشارہ کیا اور اُنھون نے آن کی آن مین اُس گروہ اذوقہ جو کو پریشان کر دیا چونکہ یہہ واقعہ قرب مسافت کے باعث قلعہ اور لشکر انگریزی سے بھی مشاہدے مین آیا ایک رسالہ ہزار سوار کا واسطے مدافعہ اُن غارتگرون کے روانہ کیا گیا غارتگران حیدری نے جو نہین سوارون کو دیکھا موافق اشارے کے اُس طرف کو بھاگ چلے جدھر مخدوم علی خان معہ سواران منتخب کمینگاہ مین مترصّد بیٹھا تھا سواران انگریزی کے محاذی کمینگاہ کے پہنچتے ہی خان موصوف بلاے ناگہانی کی طرح اُن پر آ ٹوٹا اور ہزیمت دے کر اُنکا تعاقب کیا اُن سوارون مین سے ایک جمعیّت جو اپنے لشکر کی طرف بھاگ نہ سکی اور بزور روکی گئی تھی سراسیمہ ہو واسطے پناہ کے شہر کی طرف بھاگی سوار مخدوم علی خان کے بھی اُنکے پیچھے چلے گئے اور اُنکے ساتھی شہر مین جا داخل ہوئے اگرچہ قلعے سے آتشباری ہوتی رہی پر اُنھون نے شہر کو اپنے قبضے مین کر لیا تب جنریل اسمتھہ نے جو سواران حیدری کو دیکھہ طیّار کرنے مین اپنی فوج کے مصروف تھا توہّم اسبات کا کیا کہ عنقریب دونون لشکر اُسکو درمیان مین گھیر لینگے اِس لئیے یہی مصلحت ہی کہ جھٹ پٹ اُس مہلکے سے باہر نکل جاوے اور اذوقہ لشکر کا جو نبڑ گیا تھا فراہم لاوے اور اِس مابین مین فوج جدید کے ساتھہ بھی جسکی اعانت کی توقّع تھی جا ملے چنانچہ اِنہین وجہون سے جنریل موصوف جس قدر نرگاؤ اور ساز و سامان میسّر و دستیاب

وقف

(۳۰۳)

ہوسکا فراہم کر معہ توپخانہ و اسباب و آلات جنگ قلعہ ترپا تور سے سنگومن
کی طرف جو سلسلہ کوہستان کوچک کے سرے مین واقع ہی مقابل پہاڑ بلند کے
جو متّصل ترنامل کے گذرتا ہی اور جھنجی کے پاس منتہی ہوتا بر جناح استعجال روانہ
ہوا اور صحیح و سالم منزل مقصود مین پہنچا مگر اثناے راہ مین تاخت و نہب سے
میر مخدوم علی خان کے بہت سی اذیّتین پائین خان موصوف نے بہت سے
بیل لدے ہوے اور دوسو سوار کو گھوڑے سمیت جنمین چھہ آدمی فرنگستانی تھے
جنریل کی فوج سے پکڑ لیا تھا اس ترکتاز سے مخدوم علی خان کے اور بند ہونے سے
راہ اخبار کے جو ہوشیاری اور ذوفنونی سے حیدر علی خان کی ظہور مین آئی البتّہ
جنریل اسمتھہ پر ظاہر ہوا ہوگا کہ نواب حیدر علی خان امیرون اور لشکر کشون مین
ہندوستان کے یکتا سپہسالار سرفراز اور کفایت کرنے مہمّات رزم و داوری
مین امور جنگ کے اپنے ہم عہدون سے یکتا ممتاز ہی جنریل اسمتھہ اِس گمان
سے کہ حیدر علی خان بدون محاصرہ کرنے کیبریپٹن اور دانمباڑی کے جنکی سپاہ
محافظ البتّہ راہ رسد کو لشکر حیدری کے قطع کریگی اُسکی طرف متوجّہ نہین ہو
سکتا ہی اور اِس خیال سے بھی کہ وہ خود سنگومن مین جو پانچ فرسنگ ترناملی
سے ہی مقیم ہی جہان پشتی قلعے کی اور پناہ تالاب ورود خانے کی بھی ہی
عزم مصمّم کیا کہ وہ اُسی جگہہ انتظار ورود کرنیل عود بہادر کی کرے اور اُسی
جہت سے کارگزاران دولت مدراسیہ سے درخواست صدور فرمان کی واسطے
تلاقی دونون انگریزی لشکرون کے کی ؛

پہنچنا نواب حیدر علی خان بہادر کا حوالی مین کبیر پیٹن کے جسکو سواران حیدری محاصرہ کر رہے تھے اور حکم کرنا نواب کا واسطے یورش اور مورچہ بندی کے اور امان چاہنا قلعہ والون کا با دیگر حالات

نواب حیدر علی خان نے اُسی روز شام کے وقت ویلور سے گذر کر کے کبیر پیٹن سے ڈیڑھ فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کیا اور کبیر پیٹن کو سواران حیدری محاصرہ کیے ہوے تھے نواب ایک پہاڑ پر جو کبیر پیٹن پر مشرف تھا چڑھ گیا تا وہان سے شہر کا تماشا کرے دیکھتا کیا ہی کہ سپاہ حیدری نے گھرون مین آگ لگادی ہی اور شہر کے رہنے والے مستعد ہین کہ شہر کو چھوڑ قلعے مین پناہ لین نواب نے منصبدار کو توپخانے کے حکم دیا کہ اسباب یورش طیّار کرے اور کرنا ٹکی فوج دیوار شہر پر چڑھ جاوے ہرگز انگریز لوگ اسباب و مال اپنا شہر سے قلعے مین لیجانے نہ پاوین اِس منصبدار نے تیس ضرب توپون سے جو پہاڑ کے پیچھے لگا رکھی تھین آٹھ ضرب توپ کو میدان مین لا کر باوجود آتشباری اُن توپون کے جنھین انگریزون نے شہر کی دیوار پر لگا رکھا تھا شہر کی خندق پر جا لگایا کرنیل قلعے کا اِس حملے سے ایسا بے خبر تھا کہ فصیل قلعے پر ایک خیمے مین اپنے سپہدارون کے ساتھ بیٹھا میز پر شیشے شراب کے چنے ہوئے ساتھ کمال فراغ خاطر و اطمینان کے سواران حیدری کا تماشا دیکھ رہا تھا کہ اس اثنا مین اُنھین آٹھ ضرب توپ کو محاذی دروازہ شہر کے لگا گولہ انداز ان حیدری نے سب سے پہلے خیمہ منصبدار انگریزی کو نشانہ بنا آتشباری شروع کر دی ایک آن مین سارا معاملہ برہم ہو گیا ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند ؎

بعد اُسکے شہر کے دروازے اور برجون پر گولہ زنی ہونے لگی اور سپاہیون نے جو ساتھ توپخانے کے تھے اپنے تئین پیچھے کانٹون کی باڑ اور دیوار کے اور باغون کی خندق مین منہ کے بل زمین پر ڈالا گولے گولیون سے توپ و تفنگ کے محفوظ رہین دو پہر دو ساعت کے وقت جب آتشباری شروع ہوئی قریب دس ہزار سپاہ اور اُسی قدر سواران غارتگر میدان مین منتشر ہو باغون اور خالی گھرون مین چھپ رہے منصبداران انگریز نے ایسا تماشا قبل اِسکے کدھی نہ دیکھا تھا یہ خیال کیا کرتے لوگ جو کسی طرح کا سلاح جنگ اپنے پاس نہین رکھتے ہین شاید لوٹنے میوہ وغیرہ کے آئے اور گرد شہر کے پھر رہے ہین اور یہ بھی خیال کرتے تھے کہ بعد شکست حصار کے فوج حیدری حملا کریگی اور اُس صورت مین اِسقدر فرصت حاصل ہوگی کہ اوائل شب مین شہر سے معہ اسباب قلعے مین بخوبی چلے جائین شہر کبیر پٹن کے گرد دیوار یا فصیل ہی جسکے بروج سنگ سے تراشے ہوئے ہین اور ایک نہر فصیل کے نیچے جاری ہی تین پہر کے وقت سرداران افواج حیدری جو واسطے یورش کے مامور ہوے تھے مسلّح ہو اعلام کے لئے اِس امر کے کہ وے یورش کرنے کو طیّار ہوے ہین آٹھ ضرب توپ کی دو شلّک سے اشارہ کیا چنانچہ دوسری شلّک مین بیس ہزار مرد ہر طرف سے شور و غل کرتے ہوئے آ ٹوٹے ایک جماعت تونڈی سے پار ہونے لگی دوسری بانس کے زینے لگا خندق مین اُترنے بعضے بڑی بڑی لاٹھیان ہاتھ مین رکھتے تھے اور کتنے حلقہ آہنین اپنی اپنی دستارون کے کنارے مین باندھ کمند کیطرح کنگرہ حصار پر پھینکتے اکثر سپاہی نہایت اہتمام سے دروازون کو تبرون سے توڑنے پھاڑنے مین مشغول ہوئے الغرض ایک تماشا قابل دیکھنے کے تھا انگریزون نے کسیطرح کا قصد مقابلہ و مقاومت کا نکر قلعے کی راہ لی پچاس نفر سپاہیان

ہندوستانی اور ایک کپتان ایک لفٹنٹ اُن سے راہ مین مارے لئے اور
جو جو اِس چالش مین بھاگتے تھے رخت و لباس سے برہنہ کئے گئے لیکن اُس شہر
کے اغنیا قبل اُسکے کہ انگریز اُس شہر کو محاصرہ کرین اور شہرون مین چلے گئے
تھے، وقت شب کے مورچہ بیس ضرب توپ کا باندھا گیا جنکا گولہ بارہ بارہ
سیر کا تھا اور علی الصّباح چھہ بجے توپین چلنے لگین پوشیدہ نرہے کہ لشکریون کو
نواب کے باندھنا دمدمے کا توپون کے لگانے کو اِن دو وجہون سے کچھ دشوار
نہین ہی ایک تو زمین اُس ملک کی بہت سخت ہی اور دوسرے بیلدار
ملازم ہموار و درست کرنے زمین اور اِسی طرح کے کامون مین) جیسے سرنگ
کھودنا یا دمدمہ باندھنا) بہت چابکدست سہداروں نے انگریز کے جو قلعے مین تھے
دو مورچے سے جو نسبت بروج و دیوار قلعے کے بلند تر اور اُنپر توپین لگی ہوئین تھین
گولے لشکریون پر مارتے تھے جنسے بہت آدمی مقتول و مجروح ہوئے اِس مابین مین
ناگہان سہدار حیدری کے ذہن مین جو یورش کے لئے مامور تھا یہہ گذرا کہ قدیم سپاہیون نے
ہماری قوم سے اکثر قلعجات کو ضرب سے قرابینون کے فتح کئے ہین چنانچہ اِس
خیال پر اُسنے دو سو سپاہی تفنگچی کو یہہ حکم دیا کہ وے دیوار کے آسرے مین
آتشباری کو عمل مین لاوین (آگے لکھا گیا ہی کہ یہہ گروہ بندوقچی اچوک اور
حکم اندازی مین نہ بدل ہین) چنانچہ گولیان اُنکی ایسی ٹھیک نشانے پر لگتی تھین
کہ ایک ہی ساعت مین تمام آتشباری کو قلعے کی موقوف کر دیا دس یا بارہ توپچی
اور بہت سے سپاہیون کو اُنکی اوّل ہی شلّک نے گرا دیا چنانچہ عرصۂ قلیل مین
یہہ نوبت پہنچی کہ قلعدار انگریزی اپنے بندوقچیون کو سامھنے ہونے سے منع کرتا
جب کوئی شلّک برتی توپ کی قلعے سے ہوتی کم سے کم ایک گولنداز گولی سے مارا
جاتا یا ایسا زخمی ہوتا کہ قابل کام کے نرہتا یہہ آتشباری ایسی مصیبت بار ہوئی

کہ موافق روایت خود انگریزون کے اہل قلعہ کو بفحواے اضطرار اِس پر لائی کہ صبح کو نو بجے بعد آتشباری تین ساعت کے آخر درجے مین علم سپید کو جو نشان امان مانگنے کا ہی بر پا کیا جب یہہ خبر نواب حیدر علی خان نے سنی متعجّب ہوا اور اوّلا راستی پر اُس امر کے وثوق نکر اپنے خیمے سے باہر نکل ایک پشتۂ بلند پر چڑھکر صورت واقعہ کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ کیا تب سپہدار سربراہ کار یورش نے واسطے استمزاج صلح کے اہل قلعے کے ساتھ حضور مین حاضر ہو کیفیت مفصّل عرض کی نواب بہادر نے اُسکو اجازت دی کہ کسی امر سے جسکی انگریز درخواست کرین ابا وانکار نکرے اور جو وے مانگین دے موافق اِس حکم کے کپطان تم نے اجازت پائی کہ بالا فوج قلعے سے اُس حرمت کے ساتھ جو لایق مردان جنگ کے ہوتی ہی قلعے سے باہر چلا جاوے اور لشکر فرنگستانی تر پا تور ویلور آرکات کی راہ سے مدراس کو روانہ ہو اور سپاہ ہندوستانی جہان اُنکا جی چاہے جاوین یا سلک مین سپاھیان حیدری کے منسلک ہون چنانچہ سب سوار و پیادے ہندوستانی سرکار مین نواب کے ملازم ہوئے اور یہہ حکم دیا گیا کہ سب منصبدار و سپاہی اپنا اپنا رخت وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر وہ سلاح اور ساز وسامان جنگی اور ذخیرہ وغیرہ جو بادشاہ اِنگلستان یا کپنی بہادر یا نواب محمد علی خان سے علاقہ رکھتا ہی گماشتگان دولت حیدری کو حوالہ کرین کپطان تم نے جب دیکھا کہ اُسکی تمام درخواستین قبول ہوتی ہین یہہ ظاہر کیا کہ اذوقۂ لشکری جو قلعے مین فراہم ہی مین نے اپنے روپیے سے خرید کیا ہی اور مجھکو یقین نہین ہی کہ گورنر مدراس وہ روپیے مجھے دیوے یہہ اُسکا اظہار محض بے حقیقت تھا کیونکہ وہ اذوقہ بزور وجبر اُس مملکت کے رعایا سے لیا گیا تھا اور نواب حیدر علی خان نے جو انگریزون سے بابت اموال مفروقہ کے باز پرس مین

ترناملی کی طرف اُس ندّی سے عبور کرنا بڑی پریشانی مین ڈالے اور ناواقفی عسکر ین سے مانع ہو کیونکہ اِس صورت مین جنریل موصوف بقتوا سے اضطرار راہ ترپاتور و آرنی و آرکات کی لیتا اور اُن صحراؤن مین گذر کرتا جنمین جنگ کرنی نواب بہادر کے ساتھ بسبب کثرت اُسکے سوارون کے مورث سراسر زیان و نقصان فوج انگریزی کی ہوتی ؏

خبردار کرنا رکن الدّوله کا اپنے نقّارے کی آواز سے انگریزون کو نزدیک ہونے پرافواج حیدری کے اور کوچ کرنا انگریزون کا شتابی وہان سے اور تعاقب کرنا افواج حیدری کا اور متحصّن ہونا انگریزون کا ایک کوچے مین اور لڑنا فوج حیدری کا نشیبستان سے اُنکے ساتھ اور نوسو سپاہیون کا فوج حیدری سے اور تھوڑے سپاہیون کا انگریزی سے کھیت رہنا ؏

دس ساعت صباحی کے وقت رکن الدّوله نے خلاف چشمداشت نواب حیدرعلی خان کے سرکردگی مین ایک بڑی جمعیت اپنے سوارون کے نقّاریکی آواز بلند سے جماعہ انگریز کو عمداً اپنے وہان پہنچنے سے آگاہ کیا اور احتمال قوی ہی کہ اُسنے پہلے ہی انگریزون کو حیدرعلی خان کے فتح کرنے پر کبیر پاٹن کو اور پہنچنے سے لشکر حیدری کے حدود لشکرگاہ انگریزی مین البتّہ آگاہ کیا ہوگا کیونکہ انگریزون نے قبل دوپہر کے اپنے خیمے اُکھڑوا کر اُس مقام سے کوچ کیا اِس خبر کو سن نواب فوراً اپنی سپاہ کو حکم مسلّح ہونے کا دیا چنانچہ سواران ہندوستانی و فرنگستانی نے حکم کے پاتے ہی جنگل سے نکل افواج انگریزی پر اپنے تئین ظاہر کیا اور دیکھا

کہ وے ندی کے کنارے جلد چلے جاتے ہین اور چاہتے ہین کہ اپنے تئین شتاب اُس کوہچے پر جو اُنکے قریب تھا پہنچا دین سپہدار سوار ان فرنگستانی جو واسطے ملاحظہ کرنے کیفیت کوچ انگریزون کے مامور ہوا تھا چگونگی سے اُسکے حضور مین اطّلاع دی نواب نے سپاہ گرانڈیل اور رسالے سوارون کو حکم دیا کہ فوج انگریزی پر حملہ کرین اور سپاہیون کو جو پیچھے دور آتے نمایان ہوئے تھے دوڑنے اور حملہ کرنیکا حکم کیا اِس جنگ کی نامالایمت نسبت نواب بہادر کے اِسی سے قیاس کیا چاہیے کہ اُسوقت سپاہی بہ سبب طی کرنے بڑی مسافت کے نہایت خستہ وکوفتہ تھے تو بھی وے کمال جوش و دل گرمی کے ساتھ واسطے جنگ اعداکے آ پہنچے یہہ حال دیکھکر انگریز حیران ہو گئے آخر کار لشکر انگریزی کوہچے پر پہنچا اُسوقت اُس مین تین ہزار مرد جنگی فرنگستانی دس ہزار سپاہی ہندوستانی دو ہزار سوار موجود تھے تمام پیادے ایک صف مین اور انگریز سب مرکزی بہرے مین علاوہ اُسکے چھہ سو گرانڈیلون کی دو ٹکری تھی اور توپخانے مین چوبیس ضرب توپ قلب و جناح فوج مین لگی ہوئی اور ساتھہ ہر قشون کے ایک توپ میدانی جمعیّت سوارون کی آگے اور پیچھے اسباب و آلات جنگی کے متعیّن تھی اگرچہ وہ پہاڑ بہت ڈھالو نہ تھا لیکن چھوٹے چھوٹے درختون سے جو باہم متشاجر تھے بالکل چھپا ہوا تھا پچیس قدم تک پیادگان حیدری اُوپر چڑھہ گئے اور باوجود آتشباری توپ و تفنگ مخالف کے خوب ہی لڑے اور اتنی دیر تک اُس محل مرد آزما مین ثابت قدم رہے کہ دوسرے پیادے اُنکی مدد کو پہنچ گئے آٹھہ یا نو سو پیادے جنکے قائد سپہداران فرنگستانی تھے میسرے پر صف انگریزی کے دو آبار دو ضرب توپ چھین لین لیکن ایک ٹکری نے فوج انگریزی مین سے جو واسطے کمک میسرے کے فی الفور پہنچی تھی

سپاہ حیدری سے دونون ضربین سنرد کین اس مابین مین طلیعہ شب نے آتشباری طرفین کو موقوف کردی ؛

بیت

ہوی رات عالم ہوا سب سیاہ
ہوئی سست دونون طرف کی سپاہ

دونون فریق جنگی میدان رزم مین استراحت طلب ہوے اور واسطے جنگ دوسرے روز کے آمادہ وطیّار ہونے لگے ساتھ دیکھنے اس نا ملایمت حال اور مقام جنگ کے جس مین پیادگان حیدری فوج انگریزی سے ایسی مردی و پردلی کے ساتھ لڑے سب فرنگستانی جو ھندوستانیون کی شجاعت و جوان مردی مین بدگمان تھے حیران رہ گیئے اور نزدیک جنریل اسمتھ کے بھی جان بازی ھندوستانیون کی پایۂ ثبوت کو پہنچی ؛

کوچ کرنا لشکر انگریزی کا رات کے وقت اُس مقام سے جہان لڑائی واقع ہوئی بعد دفن کرنے مقتولون کے اور زخمیون کو گاڑیون پر اُٹھا لیجانا اور بعض اسباب کو دریا مین ڈال دینا اور پہنچنا صحیح سلامت قلعہ ترنا ملی مین اور تعاقب کرنا نواب کا فوج انگریزی کو اور ترنا ملی سے ڈیرھ فرسنگ پر پہنچ کر ڈیرا کرنا ؛

گیارہ گھڑی رات کو ایسا معلوم ہوا کہ انگریزون نے چپ چاپ میدان جنگ سے کنارہ کیا تب نواب نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کوئی متعرض اور مانع اُنکا نہو مصلحت اس مین یہ تھی کہ ہاری ماندی فوج استراحت کرکے تازہ دم ہو ؛ پھر سپیدہ صبح

کے نمایان ہوتے ہی سواران حیدری نے انگریزون کی فوج پر جو ساز و سامان جنگی چھوڑ اپنے زخمیون کو گاڑیون پر ڈال روانہ ہوئی تھی تاخت کی بعضے آلات باورچیخانہ جنریل موصوف کے اور دو صندوق میجر بانجو سا کن جنیوہ کے جو درمیان انگریزون کے محترم اور عہدۂ میجر جنیل کا رکھتا تھا اُنکے ہاتھ لگے اور یہہ معلوم ہوا کہ انگریزون نے بہت ساز و سامان جنگی اور ذخیرے اذوقے کے ندّی مین ڈال دیا تھا تا اُنکی گاڑیون پر اپنے زخمیون کو لیجائین چنانچہ اُس ندّی سے گولے اور چاولون کے بستے نکالے گئے اور انگریزون نے واسطے مخفی کرنے اِس امر کے کہ اُنکی طرف کے بہت لوگ مارے گئے ہمین لاشون کو دفن کر دیا تھا لیکن جلدی اور اندھیری رات کے سبب اکثر مدفون لاشین رواروی مین کھلی رہ گئین لوگون نے طمع سے مال و لباس کے اکثر لاشون کو زمین سے اُکھیڑ جو کچھ پایا لے لیا اگرچہ سواران حیدری نے افواج انگریزکا تعاقب کیا لیکن انلر بز صحیح و سالم قلعہ ترنا ملی مین پہنچے مگر دو ضرب توپ اُن سے چھٹ گئی تھی اِس جنگ سبک مین جو ترنا ملی کے قریب درمیان پیادگان انگریزی اور سواران حیدری کے وقوع مین آئی صرف ایک ہی آدمی فوج انگریز سے زخمی ہوا اسطرح جنریل اسمتھ اِس مُہلکے سے صاف نکل گیا اگر نواب بہادر موافق اپنے منصوبے کے دوسرے کنارے پر ندّی کے مقام کرتا تو بیشک جنریل موصوف سخت بلا مین گرفتار ہوتا نواب بہادر اِس تصوّر سے کہ انگریز ساموینے سے اُسکے بھاگ گئے خوش ہو کر آگے بڑھا اور ڈیڑھ فرسنگ پر اُس مقام میں ترنا ملی سے جہان بڑے بڑے پہاڑ اور درمیان اُس کے و ترنا ملی کے ایک میدان حائل تھا ڈیرا کیا چونکہ خیمہ گاہ حیدری اعادی کے مقام سے قریب تھا حزم و احتیاط کو کام مین لایا تا کہ تاخت ناگہانی سے محفوظ رہے

تمام ٹیلون پر کچھ کچھ فوج حراست کے لیئے متعین کی گئی اور طلایہ سوارونکا بانون کے ساتھ مرھٹ ترنامل تک بھیجا گیا تا چھوتر نے سے بانون کے انگریزون کی چالش پر اعلام دیتے رہین چنانچہ اِس چوکسی اور احتیاط کے سبب انگریز کسی طرح سے لشکرگاہ حیدری پر تاخت نکر سکتے تھے اور جنریل اسمتھ نے بھی ہر گز مناسب نجانا کہ (جبتک کرنیل عود معہ فوج آکر اُس سے نملے) اپنے کو معرض اخطار مین جنگ نواب کے ڈالے'

ضایع کرنا نواب حیدرعلی خان کا فرصت مانع ہونے کو تلافی سے دونون فوج جنریل اسمتھ وکرنیل عود کے اور مصاف آرائی کرنا اُسکا ایسے مقام مین جہان فوج سوارون کی محض بیکار تھی اور ملجانا اُن دونون فوج کا اور کوچ کرنا جنریل اسمتھ کا ترنامل سے اور روانہ ہونا نواب کا اپنے سوارون سمیت ایک راہ سے اور حیدری پلٹنین معہ توپخانہ دوسری راہ سے'

شایستہ حال و مقام یہ تہا کر نواب بہادر ایک بھاری جیش واسطے سدّ راہ ہونے تلاقی عسکرین کے متعیّن کرتا لیکن مشورت کے خلاف جو اِس خصوص مین اُسکو دی گئی تھی نواب نے دونون لشکرون کو ملنے دیا اور خود معہ فوج اُسی جگہہ مقیم رہا اور محرّک جنگ کا اُس ناحیے مین ہوا جہان سوار اُسکے محض معطّل تھے خصوصاً اُسوقت جب جنریل اسمتھ اپنے لشکرگاہ کے بیچ ترچناپلی مین جو درمیان دو پہاڑون کے واقع ہی جنپر قلعے بنے ہوے ہین مقام رکھتا تھا اور مقدّمہ اُسکی فوج کا ایک بڑے تالاب

پر تھا جہان فوج غنیم کی سوا ے ایک راہ تنگ سے جو توپخانے و خندق کی حمایت
مین تھی نہین پہنچ سکتی تھی مگر کوز خاطر نواب کا یہہ تھا کہ انگریزون کو اُن کے
لشکرگاہ سے باہر نکالے اِسی واسطے اپنے پیادون کو حکم دیا تھا کہ ظاہرا
بدستور ورزش و قواعد کے ہررو ز نکلا کرین اور کبھو خود بھی ایک گھوڑے کے
پیٹہ تلک اُسکے جاتا اِسی طرح سے نواب نے فرصت وقت کو ایسا تلف کیا
کہ جیش کرنیل عود کی فوج سے جنریل اسمتھ کے مل گئی اگرچہ فوج
انگریزی پچیس ہزار تھی جسمین ساڑھے چار ہزار سپاہی فرنگستانی تھے
لیکن جنریل اسمتھ زنہار مناسب نہین جانتا تھا کہ میدان مین نواب بہادر
کے ساتھ مصاف آرائی کرے بلکہ اُسکی یہی نیّت رہتی کہ ایسے موقع
مین نواب پر حملہ کرے جو اُسکے پیادون کے مناسب و ملایم ہو اور جہان
سواران حیدری کچھ کام نکر سکین چنانچہ اِسی باعث اپنے لشکرگاہ کو
چھوڑ علی الصّباح ترناملی سے کوچ کر دو فرسنگ پر جا کے خیمہ کیا تا اُسکی
فوج بنسبت سابق مقام کشادہ و فراخ مین رہے نواب بہادر نے جنریل
کے منصوبے پر واقف ہو چاہا تھا کہ ایک دام فریب اُسکی راہ مین لگادے مگر
اِس راز کو اُسوقت کسی پر منکشف نکیا تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہی چونکہ
لشکر انگریزی کو عبور کرنے سے ایک میدان کے جو ہر طرف جنگل اور
ٹیلون مین محصور تھا گزیر نہ تھا اِس لئے نواب نے شام کے وقت اپنے توپخانے
کے سردار اور سپاہیون کو حکم دیا کہ وے سب اُس میدان کی طرف ایک
مدخل وادی نما سے کوچ کرین اور نواب نے خود اپنے منصوبۂ ناگفتہ کے
موجب معہ سب رسالے سوارون کے دو پہر شبکو کوچ کیا اور ان رسالون
کے پرے کو صورت پر ایک کمان کے بنا اُس مقام کی طرف جو مشرف تھا

اُس میدان پر سے چلا منصبداران قائد افواج پیادون نے روانگی سے نواب کے آگاہ ہو جماعت مسعود مین کوچ کیا اور اُنکو یقین تھا کہ وے نواب اور اُسکے خاص سوارون سے میدان مین ملینگے لیکن جب منصبدار لوگ معہ فوج پیادون کے اُس میدان مین پہنچے اور نواب اور سوارون کو اُسکے وہان نہ دیکھا متحیّر ہوے تب جمعیّت پیادون کو پھیلا کر صفین جنگ کی آراستہ کین وہ میدان اگرچہ ظاہر مین ہموار معلوم ہوتا تھا پر ایک ٹیلے بلند کے سبب جو اُس مین واقع تھا دو بہرہ ہو گیا تھا بعضے منصبدار حیدری جو پیشتر پہنچے تھے اُس ٹیلے پر چڑھکر دیکھا کہ جنود انگریزی ٹیلے کے پیچھے صفین آراستہ کئے ہوے جنگ کے لیئے آمادہ ہین چونکہ منصبداران حیدریکو حملہ کرنے کے باب مین کچھ حکم صادر نہوا تھا اور کچھ خبر نواب اور اُسکے سوارون کی بھی نہ ملی اِسلیئے منصبدارون نے اُس جا پر مجلس شورا منعقد کی اتّفاق سب رایون کا اِس پر ہوا کہ سارے منصبدار اپنے افواج جمعیت اُسی وادی نامدخل مین پھر جا کر واسطے اپنے ایک مقام حصین حاصل کرین جبتک کہ جاسوس خبر نواب کی یا حکم جنگ کا اُسکے حضور سے لاوین چونکہ انگریزون نے سنا تھا کہ سواران حیدری کمین گاہ مین ہین آغاز شب تک آمادۂ جنگ رہے آخر کار اپنی لشکرگاہ جدید کو پھر گئے پیادگان حیدری بھی معہ توپخانہ اپنی منزلگاہ مین پہنچے اور نواب معہ سوار شب کو بہت دیر کے بعد دس فرسنگ راہ طی کر بھوکھا پیاسا اُس مقام مین پہنچا نواب جانتا تھا کہ جنریل استمتھ حیدری سوارون کے کوچ سے بیخبر ہی اور خواہ نخواہ منخدع ہو کر قصد کریگا کہ پیادگان حیدری پر جو ظاہرا استظہار سوارون سے نہین رکھتے حملہ کرے اِس صورت مین حیدریونکو انگریزی لشکر پر تاخت کرنیکی فرصت بخوبی حاصل ہوگی چون ٹیپو سلطان

ووصف

اِس زمانے مین سترہ برس کے سن و سال مین حیدر نامدار کا دست راست اور اکثر قوم انگریز پر فتحیاب ہوا تھا نامہ نگار نے شایستہ اِس مقام کے سمجھا کہ تھوڑا سا حال اُسکے چالش کا بھی یہان بیان کرے حیدر علی خان اپنے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کے ساتھ کمال محبّت رکھتا تھا اور غیرت و بردلی سے اُسکے خوب واقف اور اُسکی نوجوانی کے سبب اُسکی جان عزیز پر بہت سا ترسان و لرزان رہتا یہی سبب تھا کہ اُسکو اکثر واسطے حفاظت و حراست معسکر کے مامور فرماتا تھا اور میدان جنگ مین جانے کی اجازت نہین دیتا چنانچہ اِس جنگ مین بھی سلطان موصوف موافق حکم پدر عالیمقدار کے پاسداری و حراست مین لشکرگاہ کے مصروف و مشغول تھا جبکہ فوج پیادگان حیدری لشکرگاہ مین پہنچی اور نواب بہادر اور اُسکے سوارونکی کچھ خبر معلوم نہوئی تب سلطان کو کمال پریشانی و تشویش پیدا ہوئی تمام سپہدارونکو افواج حیدری کے اپنے پاس بلا صورت حال کو اُنپر ظاہر کیا سبھون نے بالا تفاق یہہ عرض کی کہ انگریزونکی فوج مین سوار نسبت سواران حیدری کے بہت کم ہین اِس سبب سے وے معسکر حیدری پر شبخون نہین مار سکتے علاوہ اُسکے درمیان لشکرگاہ حیدری و مقام انگریزون کے مسافت دور دراز و راہ دشوار گذار ہی بدون اُسکے کہ وے تین فرسنگ راہ طی کرین اور اُس کوچہ تنگ سے جس مین سپاہ محافظ حیدری راہداری و حراست مین مشغول ہی گذرین شبخون ممکن نہین اہل مجلس ہنوز اِسی گفتگو ہی مین تھے کہ جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ میر مخدوم علی خان بہادر سپہسالار لشکر جو اپنے سوارون کے ساتھ ہراول لشکر کا تھا معسکر حیدری مین داخل ہوا نواب بہادر نہایت زحمت کش و رنج بردار تھا کوفتہ و ماندہ کبھو نہوتا اُسی شب سپیدۂ صبح کے نمایان ہوتے ہی چار ہزار پیادے اور چالیس

ضرب توپ کے ساتھ ترناملی کی طرف تاخت کی اور شہر کو مفتوح پایا لیکن جب قصد کیا کہ قلعے پر ہلّا کرے خبردار خبر لائے کہ جنرل اسمتھ فوج حیدری پر ہجوم لایا چاہتا ہی اِس خبر کے سنتے ہی ہلّا موقوف رکھا اور حریف پختہ کار سے اِس مقام مین جہان سوار بیکار رہتے صف آرائی مناسب نجان دوسرے روز وہان سے کوچ کیا کیونکہ وہان سے لشکرگاہ انگریزی تک اگرچہ مسافت چار فرسنگ سے زاید نہ تھی بدون قطع کرنے ایک راہ تنگ کے جو دس فرسنگ سے زیادہ تھی پہنچنا ممکن نہ تھا آخرالامر نواب بہادر نے قریب لشکر نواب نظام الدّولہ کے جو پیشتر وہان ایک سبزہ زار مین پڑا ہوا تھا دست چپ پر اُس لشکر کے خیمے استادہ کروائے ؛

متّصل پہنچنا دونون لشکر جنگجو کا اور بند کرنا نواب حیدر علیخان کا راہ اذوقے کی لشکر پراعادی کے اور قصد کرنا اُنکا مہوت وتنگی کے سبب اُس تنگچے سے نکلنے کا اور حملہ کرنا لشکرگاہ پر نواب نظام الدّولہ بہادر کے اور خوف کرنا نواب حیدر علیخان بہادر کا بد انجامی سے اُنکے اور مانع ہونا حملہ کرنے سے ؛

جب عسکر انگریزی کو سوار اور پیادون نے فوج حیدری کے چارون طرف سے گھیر لیا اور سب راہین اور مداخل آمد و شد کے اپنے تصرّف مین لائے اذوقہ و ساز و سامان جنگی انگریزون کو سوائے ترنامل کے کسی اور جگہہ سے نہین پہنچ سکتا تھا فوج انگریزی بہت زحمت و تکلیف اُٹھانے لگی اس لیئے کہ ترنامل مین سوائے ذخیرے چاول کے دوسری کوئی چیز مایحتاج موجود نہ تھی

اور یہہ سب خبر نواب بہادر کو وسیلے سے قاصدان انگریزی کے جو لشکر
انگریزی سے مدراس کو خبر لیجاتے اور بموجب حکم نواب بہادر کے گرفتار
کئے جاتے اور دوسرے مخبرون کے جو خاصکر واسطے خبر رسانی کے ماور
تھے خوب تحقیق پہنچتی تھی وہین سے یہہ باتین معلوم ہوئین کہ گورنر مدراس
جنریل اسمتھہ کو معرض عتاب مین لایا اِسلئے کہ اُسنے عوض مین شراب
متفرّری کے سپاہیون کو زر نقد دیاتھا اور یہہ اسکو لکھہ بھیجا تھا کہ اس باب مین
یہہ امر کافی تھا کہ سپاہیون سے اسطرح پر کہتا کہ لشکر مین زر کی تنگی ہی
تمہارا وظیفہ سرکار سے مدراس کے ادا کیا جائیگا اور گورنر مدراس نے ڈاکتر
داروغہ فوج کو لکھہ بھیجا تھا کہ وہ تمام روداد لشکر انگریزی کی ہمیشہ گورنر
بہادر کو لکھتا رہے نواب بہادر نے جب معلوم کیا کہ انگریز عسرت و تنگی مین
پھنسے ہمین عزم مصمّم کیا کہ اُنکی لشکر کو محاصرے مین رکھے اور ملک کو تاراج
کرے چون اِنگریز اِس حالت محصوری پر صابر نہ تھے اور چاہتے تھے کہ کسی
طرح اِس مقام نالایم سے باہر نکلین اُنھون نے دس بجے رات کو کوچ کیا اور
نواب بہادر کو جب معلوم ہوا کہ کوچ انگریزون کا لشکرگاہ کی طرف نواب
نظام الدّولہ کے ہوا تب اُسے سخت تشویش لاحق ہوئی کیونکہ بدگمانی اُسکی
مقدّمے مین خط و کتابت رکن الدّولہ اور انگریزون کے ایک اساس محکم رکھتی
تھی اور اِس جہت سے اُسکو اعتقاد تھا کہ نظام الدّولہ اُسکے ساتھہ چندان
صاف نہین ہی اور درصورتیکہ نواب موصوف انگریزون کے ساتھہ موافق
ہی تو معسکر حیدری البتّہ درمعرض اخطار ہی اور اگر دونون ہمداستان نہین
ہین اُس صورت مین انگریزون کا تاخت کرنا لشکر پر اُسکے ہوا خواہ نواب
نظام الدّولہ کے بڑا سبب بے انتظامی و پریشانی کا اُسکے لشکر کے واسطے

ہی انھین جھتون سے نواب بہادر نے اِس خصوص مین اپنے خیمہ خوابگاہ مین اہل شورا کو طلب کر اِس بات مین اُنکی راے طلب کی یہہ مقرر ہوا کہ فوج حیدری فی الفور مسلّح ہو کوچ کرے اور انگریزون کو نواب نظام الدّولہ کے لشکر کی طرف متوجّہ ہونے نہ دے اور یہہ امر کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ لشکر حیدری کو واسطے اتمام اس امر کے ڈیڑھ ہی فرسنگ کی مسافت طی کرنا پڑتا اور انگریزونکو معسکر نواب نظام الدّولہ تک پہنچنے کے لیئے چھہ فرسنگ نواب بہادر نے اِس اثنا مین اپنے منصبداران فوج فرنگستانی کو حکم دیا کہ راہ فوج انگریزون کی روکین اور ایسی تدبیر کرین کہ وے پریشان ہو کوچ مین درنگ کرین اور جبتک روز روشن نہ ہو لشکر نواب نظام الدّولہ تک نہ پہنچ سکین اور فرمایا کہ دور سے اعادی پر آتشباری نکرین بلکہ جب دونون لشکر نواب و انگریزکی قریب ہو جاوین تب جس قدر ہوسکے اعادی پر آتشباری عمل مین لاوین اور باڑھ مارکے زمین پر لیٹ جاوین چنانچہ فوج حیدری نے اطاعت مین اِس حکم کے سعی و کوشش کی اور انگریزون کو جبرًا اُس پر لائی کہ اُنھون نے اپنی جناح کی سپاہ کو صف میانگی مین ملنے کو طلب کیا اِس خوف سے کہ مبادا ھرسپاہ حیدری کے محاصرے مین گھرجاوین آخرکار جماعہ کالیرو نے آتشباری شروع کردی انگریز بھی اپنی سپاہ کو مربّع شکل بنا کر لڑنے لگے دو ساعت تک دونون لشکرون سے آتشباری عمل مین آئی لیکن طرفین سے کسی لشکر کو ضرر نہ پہنچا جماعہ کالیرونی جواب دہی انگریزی فوج کی قرار واقعی کی آخردو پہر دو بجے دن کے انگریزون نے دست چپ کی طرف کوچ کیا اور لشکرگاہ جدید مین ترنا ملی کے نزدیک کنارے پر ایک بڑے چشمے کے جو دست چپ کی طرف واقع تھا اقامت کی سامھنے انگریزون کے ایک پہاڑ بہت بلند تھا چارون طرف ٹیلون اور

چھوٹے درختون کا احاطہ اِسطور پر تھا کہ اصلاً سوار وہان جانہ سکتے تھے بعد ملاحظہ کرنے خیمہ گاہ جدید انگریزون کے نواب بہادر نے اپنے خیمے وہان سے اکھڑوا کر دوسری جگہہ پر جو انگریزون کے خیمہ گاہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر تھی اِس وضع پر کھڑے کروائے کہ انگریز بدون مقابلہ کرنے ساتھ لشکر نواب بہادر کے نواب نظام الدّولہ کے لشکر پر حملہ نہ کرسکین ؁

مامور کرنا نواب بہادر کا شاہزادہ ٹیپو سلطان کو پانچہزار سوار جرّار کے ساتھ واسطے غارت کرنے قرب وجوار مدراس کے بعد بدگمان ہونے نواب کے سپہدار فرنگستانی سے ؁

چونکہ اِس مقام مین سواران حیدری بیکار و معطّل تھے اور فراہم کرنا آذوقے کا دشوار ہو گیا تھا نواب والا فطرت نے یہہ تجویز فرمایا کہ ایک بھاری جیش سوارون کی واسطے تسخیر کرنے گو ڈیلور کے جہان کارخانۂ انگریزون کا ہی اور جہان سے دو فرسنگ کے فاصلے پر پانڈیچیری واقع ہی روانہ کرے تا یہ لوگ بعد مسخّر کرنے گو ڈیلور کے سواحل دریا کو مدراس کی طرف پھر کر حوالی کو اُسکے تاراج و ویران کرین غرض اِس سے یہہ تھی کہ کارگزاران دولت مدراس یہ مضطر ہو افواج انگریزی کو واسطے اپنی حمایت کے پھر بلا لین اور اِس جہت سے نقصان عظیم کاروبار انگریزون مین واقع ہو جب پہلے یہہ جیش بہ سرکردگی مین ایک منصبدار فرانسیس کے جسنے یہہ مشورت نواب بہادر کو دی تھی اور وہ تسخیر کرنے پر گو ڈیلور کے اِس جہت سے کہ وہان کی خصوصیات سے خوب واقف تھا وثوق رکھتا تھا کوچ کرنے پر طیار ہوئی تھی تب

ایک جاسوس انگریزی جو معسکر حیدری مین خفیہ رہتا تھا اور میر رضاعلی خان کے نزدیک جو مرد کوتاہ اندیشہ رشک اوسو اس کا بندہ تھا بڑا اعتمادی قابو سے وقت پا کر میر رضاعلی خان کے ذریعے سے نواب بہادر پر یہہ ثابت کیا کہ تمام یہہ منصوبہ وایجاد بے اصل وحقیقت ہی بلکہ منصبدار فرانسیس چاہتا ہی کہ اِس بہانے سے اِس جیش کے ساتھہ پاندیچیری کو چلا جاوے کیونکہ وہان کے گورنر نے اِس منصبدار کو طلب کیا ہی یہہ خبر جو جاسوس انگریزی نے نواب کے خدمت مین ظاہر کی محض دروغ تھی صرف فریب مین ڈالنے کے لئے اُسے مشہور کر دی تھی لیکن اسمین شک نہین ہی کہ نواب بہادر بھی سپاہ فرنگستانی کو پاندیچیری کے قرب مین جانے سے احتیاط واجب جانتا تھا اِسی واسطے منصبدار فرانسیس سے جو اس جیش کے ساتھہ واسطے تسخیر کرنے گوڈیلور کے جانے پر طیار ہوا تھا یہہ کہا اِس جنگ مین ہمارے پاس جمعیت پیادون کی بہت نہین ہی کہ واسطے تسخیر گوڈیلور کے تمہارے ساتھہ کر دین اِس صورت مین مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بالفعل یہہ تسخیر ملتوی رکھی جاوے لیکن سردست ایک جماعت سوارون کی بھیجی جاتی ہی کہ تخریب اُس ملک کی دروازے تک مدراس کے کرے اور اِس مہم کے لئے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کا سرکردگی مین پانچ ہزار سوار کے مقرّر و مامور ہونا مناسب ہی یہہ سب سخن سازی نواب بہادر کی واسطے دلجوئی منصبدار کے تھی الحق کوئی امیر ھنر مین موم کرنے سنگ خارا کے اور نرم کرنے مین کسی وضع کے سخت و درشت انکار کو نواب بہادر پر فوقیّت نرکھتا ہوگا آخرکار بعد اس گفتگو کے سلطان نوجوان اُن رسالون کے ساتھہ اِس مہم پر روانہ ہوا اور ساتھہ اُس سرعت کے مدراس کی طرف تاخت کی کہ گورنر معہ مصاحب

اور نواب محمد علی خان اور اُسکا بیٹا و کرنیل کال بلکہ سب صاحبان کو نسل جو اُس وقت خیمے کے اندر کنہی کے باغ مین تھے، گرفتاری سے اُس حادثے کی جو ناگہانی اُن کے سر آپڑا تھا مشکل سے بچے، بڑی خیریت یہہ ہوئی کہ ایک جہاز جو مقابل اُس باغ کے لنگر پر تھا اُنکی قسمت سے مل گیا، جسنے اُنکہ کشتی حیات کو ساحل نجات تک پہنچایا نہین تو اُن کو اُس قضای آسمانی سے بچنا سخت مشکل تھا، اِس ناگہانی واردات مین اِسقدر اُنھین گھبراہٹ تھی کہ گورنر اپنی ٹوپی اور تلوار وہین چھوڑ کنارے نکل گیا، چنانچہ سارا اسباب و سامان حاضری کا اُس کی کلاہ و شمشیر سمیت لٹیرے سوارون کے ہاتھ لگا کیونکہ مدراس کے صاحبون کا معمول ہی کہ ہر روز اطراف و نواح مین اُسکے ہوا کھانے کو نکلا کرتے ہین اور حاضری بھی دہات کے بنگلون مین کھاتے اگر نوکر فرانسیس جاسوس کا (جو انگریزون کی طرف سے نواب بہادر کے لشکر مین تھا اور جو بقصد اِسی نیّت سے بھیجا گیا تھا کہ اُن کو اِس ناگہانی تاخت کی اطّلاع کرے) بروقت پہنچکر اُنھین آگاہ و خبردار نکر دیتا، تو اِس جنگ مین گورنر اور اُسکے رفقا بیشک گرفتار ہوتے الغرض حیدری سوارون نے اُن کے پیچھے دھاوا کر اُن کے مدراس پھر جانے کی راہ کو روک لیا، نواب محمد علی خان جو بڑی سڑک سے بھاگا تھا، بہ سبب تیز رفتاری اپنے گھوڑے کی اُنکے ہاتھ سے بچ گیا، مدراس کا گورنر اگر اِس ہلّہ مین پکڑا جاتا تو یہہ گرفتاری، اُسی کی خود رائی اور ناعاقبت اندیشی پر محمول ہوتی اِس لئے کہ اُسکے رفقا ہنوز جمع نہین ہوئے تھے کہ گانوون کے لوگ مرھٹہ مرھٹہ فریاد کرتے ہوئے آئے (کیونکہ ساکنان حوالی مدراس نے سواے مرھٹونکی تاخت کے ابتک اور کوئی بلا نہین دیکھی تھی) لیکن گورنر اور صاحب لوگ اِس شور و فریاد

سے اندیشہ مند ہونے کی جگہہ سب ہنسنے لگے، مگر جب بہت سے لوگ آنھین فراریون کے آئے تو گورنر کو اُسکے ایک رفیق نے کہا مناسب الٰہی کہ بس واقعے کی کچھ تدبیر کی جاے، اُسنے جواب دیا، اگر غنیم کے سوار مدراس کے جوار مین سچ مچ آتے تو ہم کو پہلے اُسکے راہ کے قلعہ دارون نے خبر کی ہوتی، پس یہہ خوف و دہشت اِن بزدلون کی نامردی کے سوا اور کیا ہی، اِسی واسطے، آج کی تاریخ سے مین حکم دیتا ہون اگر کوئی اِس طرح سے واویلا اور فریاد کرتا ہوا ہمارے پاس آیا تو قابل تعزیر و سزا کے ہوگا، اِس حکم پر سب حاضرین نے جیسا خوشامد گویون کا دستور ہی گورنر کی تحسین اور تعریفین کین، اتنے مین قصبہ سنط طامس* کے ایک گروہ نے کہ بہت سے اُن مین زخمی تھے، وہان پہنچکر سرداروں اور اہلیون کے خاطرنشین کیا کہ اعدا شہر کو تاراج و غارت کر رہے ہین، تب تو سبکے سب ترسناک ہو کر سہم گئے، اور بہ سبب اعلام کے جو بر وقت پہنچا تھا، اُنھین اِتنی فرصت مل گئی کہ وہان سے بھاگ کر بچاو کے لیئے دریا کنارے جا چھپے، جب تک اُدھر ٹیپو سلطان شہر مدراس کے تاراج ولوٹ مین مشغول ومتوجّہ تھا، اُسی عرصے مین اُسکے والد بزرگوار نے انگریزی پلٹن کے حالات کو اُس پہاڑی کے اُوپر سے جسکا ذکر سابق ہو چکا، ملاحظہ کر اُن پلٹنون کو توپین مار کر درہم برہم کر دینے کا خیال کیا، اِسی منصوبے سے اُسنے دوسرے دن تڑکے ہی اپنی فوج کو وہانسے کوچ کرنے اور کئی ضرب بڑی توپین اُس ٹیلے پر چڑھا انگریزی لشکر پر سر کرنے کا حکم دیا، چنانچہ یہہ امر بخوبی سرانجام

---

*سنط طامس توم پرطکیش کے ایک شہر کا نام ہی اور جھنڈا اُنکا ابتک بھی اُسپر پھرّاتا ہی،

ہوا کیونکہ خیمون کے اُکھاڑنے اور کھڑے کرنے کی جہت سے لشکریون کو
حیرانی ہوئی ٬ نواب حیدر علی خان نے مشاہدے سے اِس حال کے خوش ہو کر حکم کیا
کہ تمام توپخانہ اُس پہاڑی پر لیجائین ٬ غرض اُسکی ٬ اِس بات سے فقط تمکنت
اور شان فوجکشی کی دکھلانی تھی ٬ کیونکہ اُسکے توپخانے کے اکثر گولے انگریزونکی
لشکرگاہ تک پہنچ نہین سکتے تھے ٬ با این ہمہ اِس حرکت سے اتنا ہی اُسے منظور تھا کہ
انگریزون پر اُسکے لشکر کی کثرت ثابت و معلوم ہو اور بڑے بڑے توپخانے
اور اُسکے کارگزارونکی چالاکی اور تیزدستی کے دیکھنے سے اُنکے دلون پر خوف
و رعب چھا جاے اِسی ارادے سے آپ بدست خاص توپچیونکو جو اپنا جوہر و ہنر
دکھلاتے تھے ٬ اشرفیان انعام دے دے دوسرے سپاہیون کو سرگرم جنگ کا
کرتا تھا ٬ نظام علی خان نہین چاہتا تھا کہ اِس کارزار سے اپنے کو الگ اور بیکار رکھے
اِسواسطے اُسنے بھی اپنے رسالے سمیت آگے بڑھکر سوارون کو حکم کیا کہ انگریزونکی
چھاونی کو چارون طرف سے گھیر لین ٬ مگر تین گھنٹے تک اُسکی پیدل سپاہ نے
انگریز کے پلٹن والون پر ٬ جن کو جنریل اسمتھ نے ایک پہاڑ پر کھڑا کیا تھا حملہ کیا
انگریز اُنکے حملے سے ٬ اپنے بچاو کے واسطے گھبراہٹ کی مارے ایسی جگہ سے
نکلے کہ وہان توپخانۂ حیدری کا گویا اپنے کو لقمہ اور نشانہ پایا ٬ لاچار جب ایسی بلا
کے منہ مین آپڑے ٬ تب کئی بار اُنھون نے اشارے کنائے سے جنریل
موصوف کے نزدیک اپنا حال ظاہر کیا تاکہ وہ مع فوج جلد اُنکی مدد اور کمک کو پہنچے ٬
شام کی چار گھڑی کے قریب انگریز کا لشکر پرا باندھکر روانہ ہوا نواب بہادر نے
جھٹ اپنے پیدل سپاہیون کو تو حکم دیا کہ وے معہ توپخانہ اُس پہاڑی سے اُترپڑین
اور سوارون کو فرمایا کہ سبکے سب بہیئت مجموعی انگریزون سے مقابلہ کرین ٬
حیدری فوج ابھی صف باندھ چکی تھی کہ نواب نظام علی خان کی کل پیدل سپاہ

بدحواس ہو بھاگنے اور ادھر اُدھر چھٹکنے لگی ' اور اُسکے سورمان سوار نظام
علی خان سمیت بے باکانہ انگریزون سے لڑنے متوجّہ ہوئے ' اور اُن کے پیچھے
نواب بہادر کا توپخانہ بھی روانہ ہوا ' لیکن یے لوگ رزمگاہ مین حیدری فوج کے
متّصل پرابندی نکر حیدری اور انگریزی لشکر کے بیچ مین آکر اُن دونون لشکر
کے درمیان بالکل آڑ اور حجاب واقع ہوگئے ' انگریز ایک چشمے کے کنارے
جو پہاڑ کے قریب تھا آگے بڑھنے کو تو بڑھ گئے ' پر گذر اُنکا ایسی راہ پر ہوا کہ کنکریون
اور جھوڑ سے بھری ہوئی تھی ' انگریزی پلٹن مین دو ٹولیان بنائی گئی تھین
سوارون کا رسالہ تو پیچھے چنداول مین اور توپخانہ بجاے ہراول کے تھا '
توپخانے کے لوگون کی آواز سے نظام علی خان کی سوارون کے دلون مین
ایسا دھڑکا پیٹھا کہ وے کمال حواس باختہ ہو حیدری لشکرگاہ سے پس پا ہو
کر نکل بھاگے ' اُن کے نکلتے ہی لشکر حیدری مین ایک تہلکہ اور ہلّڑ پڑ گیا '
نواب بہادر کے دل مین لشکر کی اس بد انتظامی سے ایک اندیشہ
اور کھٹکا پیدا ہوا ' اور اتّفاق کے باب مین تو گویا بدگمانی اور عہدشکنی کا خیال
ظہور مین آچکا تھا ' اب اس بات کا بھی دغدغہ اُسکے دل مین پیدا ہوا کہ تا
وقتیکہ وہ انگریزون کے ہٹانے اور دفع کرنے مین مشغول رہیگا یے بے غیرت
بھگوڑے اُسکی چھاونی مین لوٹ پاٹ مچا دینگے ' اور بڑا وسواس اُسکو رات
کے آجانے سے ہوا ' جب نظام علی خان کی فوج جو انگریزون کی چھاونی کا
حجاب اور اُوٹ تھی منتشر ہوگئی تو ایسا معلوم ہونے لگا کہ انگریزی لشکر
ہیئت مجموعی سے صف بندی کر آگے بڑھا چلا آتا ہی اور سوار اُن مین بطور
التمش کے ممتاز دکھائی دیتے ہین ' حیدری توپخانے سے جو پیدل فوج کے
آگے تھا اتنے گولے چلے کہ حریف کی جانب کے بہت لوگ مارے پڑے ' پر

اسلیئے کہ کثرت آتش باری سے جو اُس پہاڑی کے اُوپر عمل مین آئی تھی ' سارا اسباب لڑائی کا نبڑ گیا تھا بڑی بڑی حیدری توپین اب بیکار تھین ' بناچار سواروں کو یہہ ارشاد ہوا کہ غنیم کے لشکر پر ٹوٹ پڑین ' حکم ہوتے ہی هندوستانی اور فرنگی سواروں نے حملہ کرنے کی نیّت سے گھوڑے اُٹھائے ' لیکن انگریزون کی طرف سے توپ و تفنگ کی ایسی بوچھاڑ تھی کہ ٹھہر نسکے ' جب نواب بہادر نے دیکھا کہ شام کا وقت عنقریب پہنچا اور رات کو انگریز کے پیدل سپاہی خوب کوشش اور جان فشانی کرسکتے ہین اسواسطے میدان جنگ سے کنارہ کیا ' ایک چھوٹی توپ انگریزونکی جسکے بیل مارے پڑے تھے حیدریونکے ہاتھ لگی ' اِس لڑائی مین حیدری فوج کا کوئی اسیر (سوائے ایک پرهکیس کے جو تلنگچیون کا عہدہ دار تھا ' اور ایک دوسرے سوار کے کہ یے دونون بہت ہی زخمی ہوگئے تھے) انگریزون کے ہاتھ نہ لگا ' باقی مجروحون کو لشکر کے ساتھ لے گئے ' دونون (یعنے حیدری اور نظام خانی) لشکر کے مقتولون کا عدد چارسی سے زیادہ نتھا ' انگریز نواب بہادر کا پیچھا کرنے مین سرگرم تھے ' مگر چونکہ اُسکی چھاونی درمیان دو پہاڑون کے واقع ہوئی تھی ' اور راہ مین ایک چشمہ اور دو پہاڑی بھی تھی ' و بر تقدیر تعاقب ' لامحالہ اُسی راہ ہوکے ' اُنھین جانا پڑتا ' لاچار اُس چشمے کے اُوپر سے فقط کئی گولے حیدری فوج کی طرف مارکے بس کیا ' نواب بہادر نے جب اپنی چھاونی مین آکے اُسے برہم درہم پایا ' کیونکہ اُسکے درمیان سے نواب نظام علی خان اور اُسکے سپاہی اپنے خیمون کو چھوڑ نکال بھاگے تھے ' اِسلیئے اپنے پیدل سپاہیون کو بعد اِسکے کہ چھوٹے چھوٹے قلعون مین اُنکی سکونت و اقامت کی جگہہ مقرّر کردی تھی یہہ ارشاد فرمایا کہ توپخانہ حیدری اور لشکر کا سامان عقب اُس مورچے کے جو سرزمین

بنایا گیا تھا لیجائین ' چنانچہ یہ امر شتابی عمل مین آیا ' نواب بہادر مقام کے واسطے مکان
(جہان لشکر اُسکا اعدا کے تاراج سے محفوظ و سلامت رہ سکے) ٹھہرانے
اور احتیاط کرنے کا ایک ایسا خاص سلیقہ رکھتا تھا کہ اُسے اِس مادّے
مین جنریل اسمتھ کہ وہ بھی اِس کام مین کامل تھا ' نہایت تعریف کرتا ' ترنا ملی
کی لڑائی سے پھرتے وقت ' نواب بہادر کی منزل گاہ مین پشت کی طرف سے
کوئی راہ نتھی ' بجز ایک تنگ گذرگاہ کے جسّے گذرنا ایک چھکڑے کا
مشکل تھا ' یہان دو راہین تھین ' ایک تو جو نظام علی خان کی لشکرگاہ کو گئی تھی
اسی طرف سے لشکری سازوسامان جاتا تھا ' اور بہت لشکریون نے داہنے
ہاتھ کا رستا لیا جدھر سے نظام علی خان بہادر کا بھی لشکر کمال بے انتظامی کے ساتھ
توپخانے سے ملا جلا چلا جاتا تھا ' اِسی بدانتظامی نے توپخانہ حیدری کو کوچ سے باز رکھا '
ہرچند آگے جانے کے واسطے مشعلون کی روشنی کر بہتیری کوشش اور
تدبیرین عمل میں آئین ' آخر کچھ نہ بن آیا بجز اسکے کہ ایک رسالہ بھیجین تا اُن لوگون
کو جو پہلے کوچ کر گئے تھے ' آگے بڑھنے سے باز رکھے اور اِسکی تاکید کرے کہ
اثنائے راہ مین جو کوئی جہان کہاین ہو فجر تک وہین ٹھہرا رہے ' بھور ہوتے
ہی سررشتہ راہ کا پھر ہاتھ لگا جب نظام علی خان کی فوج میدان مین پہنچی تھی '
اگر ایسے وقت جنریل اسمتھ اپنے پیدل سپاہیون کا لشکر روانہ کرتا تو بیشک
غنایم فتح کے بہت سے اُسکے ہاتھ لگتے ' کیونکہ نظام علی خان ہزیمت کے بعد '
اپنی چھاونی مین آٹھ ضرب بڑی بڑی توپ چھوڑ گیا تھا ' چنانچہ بعد اُسکے جانے
کے حیدر علی خان نے اُسکے توٹے گاڑیون کو مرمّت کر معہ چاندی کے باسن
اور اور اُسکی بیش قیمتی چیزین جو راہ مین چھٹ گئین تھین ' اُسے بھیج دین '
نواب بہادر صبح ہوتے ہی میدان کارزار مین اپنی فوج لیکر نظام علی خان کی جگہہ پر

صف باندھ کر اہوا پیدل سپاہی تو اُسکی پہلی صف مین تھے اور سوار دوسری مین
جب توپخانہ اور جنگ کا لوازمہ میدان مین آچکا وہ اپنے لشکر سمیت اِس
ارادے سے کہ تنومند اور ہمت کے پورے سپاہیون کو ہمراہ لیکے فوج کا چنداول
بنے پیچھے کو پھر گیا انگریز اُنکے پیچھے سے اُن پر حملہ آور ہو گئے گولے پر اکتفا
کئے اِن گولون سے افواج حیدری کے چار ہی شخص مارے پڑے ایک
اُن مین سے فرنگی سپاہیونکی چھاونی کا سردار تھا جنریل اسمتھ نے بے شبہہ
اس فتح کی سرگذشت سے مدراس کے کارگزارون کو جلدی اطّلاع کی ہوگی
اور اُن لوگون نے اس خبر نصرت اثر کے سنّنے سے اُن اندیشون سے جن
کے بیچ غلطان پیچان ہو رہے تھے رہائی بھی پائی ہوگی یہ لوگ ان دنون
سلطان کی ناگہانی تاخت سے ازبسکہ خوف وہراس مین گرفتار تھے کیونکہ تمام
فوج جو قلعۂ سنط جارج یعنے مدراس کی پاسبان تھی صرف دو ہی سو اُسمین
فرنگی سپاہی اور چھ سو ہندوستانی تھے چنانچہ شہر سیاہ کہ بلدۂ مدراس
اُس سے مراد ہی ٹیپو سلطان ہی کے اختیار مین تھا شہر سیاہ مین انگریزون
کے شمار موافق اُن دنون چار لاکھ آدمی سے کم نتھے اور اُسوقت جمعیّت اُن کی
دہات کے فراریون سے دوچند ہو گئی تھی اگرچہ اس شہر کا نام شہر سیاہ
پڑ گیا ہی مگر اکثر فرنگستان کے لوگ یہان بستے ہین اور سوداگری
مال ومتاع کی بھری بھرائی کوٹھیان رکھتے ہر رقم کی نفیس نفیس اشیا
واجناس وہان میسّر آتی ہین بہ نسبت اور قوم کے بڑے بڑے
متموّل اور مالدار ارمنی اور گجرات کے جوہری بود وباش کرتے اور
مونگا موتی و بیشں قیمتی جواہر کی خرید فروخت کرتے ہین جس وقت کہ
لوگون نے فراریون کو اِس واقعۂ ہولناک کے باعث دہات سے شہر کی

طرف بھاگ گئے دیکھا، بڑا خوف و رعب اُنکے دلون مین سما گیا تھا اور یہہ دھڑکا پیدا
ہوا کہ حیدر علی خان بہادر آپ ہی اپنی تمام فوج لےکر اِس شہر کے لوٹنے
اُجاڑنے کو آیا ہی، سو اسی گمان پر اُدھر سے تو زن و مرد خان و مان سے آوارہ
ہو مال متاع گھر بار چھوڑ چھاڑ بچاو کے لیئے قلعے کی جانب بھاگ آئے، اور یہان
چونکہ گورنر صاحبان کونسل، سالار فوج وغیرہ ابتک شہر مین داخل نہین ہوے تھے،
کسی نے حکم نہ کیا کہ اُسکے دروازے بند کرین، چنانچہ تھوڑے ہی عرصے
مین اِس قدر خلق اللہ نے قلعے کے اندر ریلا کیا کہ اُسکی تنگ راہین اور
خندق پشتون تک بھر گئی یہان تلک کہ گورنر صاحب جب وہان وارد ہوا تو
آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کے سبب بڑی مشکلون سے اپنی کوٹھی مین داخل ہوا اور
دو دن تک مارے اندیشے کے میز پر سر رکھکر بڑے سوچ مین پڑا رہا اور
کرنیل کال انجنیرون کے سردار کو کہ کار کردہ اور ہوشیار تھا بلا کر اُس سے
کہا تا وہ ہر طرح کے کام کا اہتمام کرے، چنانچہ کرنیل مذکور سر انجام کرنے مین
اُن اُمور کے سرگرم ہوا، اور بعد گذرنے اُس واقعے کے، گورنر اِس کا بھی
اقرار کرتا تھا کہ اگر ٹیپو سلطان شہر سیاہ کو لے لیتا اور اُسکے فراریون کا تعاقب
کرتا تو سنٹ جارج قلعے کے تصرّف کرلینے مین بھی کوئی مانع مزاحم اُسکا نہ تھا، لیکن
خیریت گذری کہ یہہ سلطان نوجوان ناتجربہ کار تھا اور اُسکے سوار جو سنٹ طامس
سے شہر سیاہ کے قریب پہنچے تھے کہ اتنے مین کئی گولے جو قلعے پر سے
اُن پر چلے، اِسی باعث وے منزل مقصود کی طرف قدم بڑھانے مین
جھجھک گئے، آخرش سلطان نے اُنھین دنون ارباب شورا کی
ایک مجلس جمع کر سر دست کی لڑائی کے باب مین اُن سے صلاح و
صواب کیا، ایک شخص نے اہل شورا سے جو سرکار حیدری مین

بڑا امیر اور قاسم خیرات اُس سرکار کا تھا اور اس مہم مین بطور اتالیقی کے شاہزادے والا تبار کے ہمرکاب بھیجا گیا تھا، یہ صلاح دی کہ شہر کے اندر جانا اور بلاؤن کا ہدف ہونا مصلحت و مناسب نہین، حکم جلدی بہی ہی کہ اطراف مدراس کو لوٹین وغارت کرین، لازم ہی کہ ہم سب ہرگز اس بات کے روادار نہون کہ شہر مین داخل ہونے کے سبب اُسکے نورچشم کو قلعۂ سنط جارج یا اور حصار کے گولے سے خدا نخواستہ کسی طرح کا ضرر یا ایذا پہنچائین، مشیر و صلاح کارون نے اُسکی راے کو پسند کی،

اِس مقام مین کہہ سکتے ہین کہ شہر سیاہ کے جلا دینے یا گورنر اور کونسلیون کو مغلوبانہ صلح پر مجبور کرنے کی صورت مین انگریزون کو عظیم زیان ہوتا، اب اُن کو اور شہر کے مالدارون کو پانچ کرور روپیے سے سوا کا صرفہ اور بچاو ہوا فرانسیس مولّف اِن اوراق نے نواب بہادر کو صلاح دی تھی کہ مدراس کو محاصرہ کر کے اُسمین آگ لگا دے اگرچہ اُسکے سمجھ مین یہہ کام سہج نتھا، مگر اتنا جانتا تھا کہ اِس مین کچھ نہ کچھ فایدہ ہو ہی رہیگا، اور راقم کو اِس تاخت مین ہمراہ اپنے فرزند ارجمند کے نکیا اِس نظر سے کہ کہین اُسکو خطرے کے سامہے نکردون، اور اِسی صلاح نے گورنر کو میری ایذارسانی پر مستعد اور آمادہ کیا، چنانچہ آخر کو اُسنے یہہ ٹھہرایا کہ دارالعدالت مین اِس شخص کی صورت حال تجویز کی جاے، مگر کوئی دلیل اور گواہ میرے قصور کے ثابت کرنے پر سواے انگریزی جاسوسون کے نتھا چنانچہ اُن لوگون نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے اپنے کانون سنا کہ اِس شخص نے ایسی صلاح و مشورت نواب کو دی، لیکن ایسا سلوک جو اُسنے میرے حق مین کیا ہرچند ہر طرح کے دستور انصاف اور ہر قوم کے آئین کے خلاف ہی، ہندوستان مین جہان انگریز

جبّارانہ حکمرانی کرنے مین اپنے اُمور معارف وشایع مین ٭
اگرچہ شہر مدراس کا اس حادثۂ ہولناک مین (اسلیئے کہ کرنیل کال نے پہلے ہی تمام فرنگیون کو فوراً جمع کر ہتھیار بند ھا اُسکی گھاٹیون اور راہون پر ٭نگاہبانی کے واسطے چوکیان بیٹھادی تھین ٭ جنھون نے لوٹنے والون کی جماعت کو شہر کے نزدیک پھٹکنے ندیا) کچھ اتنا نقصان نہوا ٭ لیکن انگریزون نے اُس سے بری چوکھم اُٹھائی جیسے اُنکا بڑا خسارا ہوا ٭کیونکہ مدراس کے اطراف مین اُنکی امیرانہ کوٹھیان جو اسباب ولوازمے سے سجی سجائی تھین اور اُسکے پڑوس کی بستیان جوگوناگون اہل حرفہ سے آباد سب لُٹ گئین بلکہ بچے بچایون نے بھی اپنے لوٹے جانے کا اظہار کیا تاکہ شہر کے مالدارون کا جو جو مال واسباب اُنکے پاس تھا ٭یا پیشگی روپیہ بطور دادنی کے اُنھون نے لیا تھا اِس حیلے سے اُنھین دینا نہ پڑے ٭اِس تاراج عام مین ڈینانیر نام ایک فرانسیس سوداگر فقط بچ رہا تھا ٭اور وجہ اُسکے بچ جانے کی یہہ ہوئی کہ اتّفاق سے خاکی شاہ دولت حیدری کا امیر قاسم خیرات ٭سنط طامس کے پہاڑ پر جو مدراس سے ساڑھے چار میل یاسوا دو کوس کے فاصلے پر واقع ہی اُس فرانسیس کے گھر کو جو ایک خانہ باغ تھا خالی پاکے اُس مین وارد ہوا اور وہان کے باغبان سے کہا اب لوٹنے والون کا منہہ نہین ہی کہ اِس گھر کی طرف رخ کرین ٭ اور اپنے نوکرون کو بھی منع کردیا کہ خبردار کوئی یہان کی چیزوبکے لینے اور برباد کرنے کا قصد نکرے اور ایک مالی کے ہاتھ اپنے نوکر کی معرفت اُسکے لڑکون کی چیز بست بستانی پھلون اور ساگ سبزی کے ساتھ اُسے بھیج کر اِس پیغام سے اُسکی دلجمعی کی کہ انشاء اللہ ایک چیز بھی تمھارے گھر کی نقصان نہونے پاویگی مالیون پر تاکید رکھونگا تاوے ہر دو ڈالیان باغ کے حاصل سے تم کو پہنچایا کرین ٭چنانچہ اِن وعدون کو اپنے بخوبی پورا کیا

انھین دنون مدراس کے گرد نواح مین اُن فراریون نے جو آوارہ ہو نکلے تھے' یہہ افواہ اُڑادی کہ نواب حیدرعلی خان بہادر نے مدراس لے لیا' بلکہ یہہ خبر پانڈیچیری' ترنکوبار اور دوسرے فرنگی معموروں مین ہو کے فرنگستان کے ملکون تک پھیل گئی' تجار اور شہر بشہر کے وارد صادرون نے خوشی بخوشی جہان تہان اِس خبر کی شہرت کردی' اور ولایت فرنگ کے اور قوم جنھین قدیم سے انگریزون کے ساتھہ رشک و دشمنی تھی ترناملی کی فتح جو انگریزون کے نام ہوئی تھی اور خود اُن لوگون نے بھی پہلے اُسے مشہور کی تھی' اب اُسی خبر کو وہی چھپانے لگے' اور اِس جھوٹھی خبر کا نتیجہ یہہ ہوا کہ شہر لندن مین اِکبارگی سرمایۂ کمپنی کا بھاو ۲۷۰ سے ۱ تا ۲۲۲ ہو گیا'

جنربل اسمتھہ نے پیش بندی کر چالاکی یہہ کی کہ ترنت اپنی فتحیابی کی خبر مدراس کے کارکنون کے پاس' اِس فریب سے بھجوایا کہ ایک سانڈنی سوار کو' فتحنامہ اُسکے ہاتھہ دے' نواب بہادر کے لشکر کی جانب' جو مدراس کی اطراف مین تھا' یون سکھلا پڑھا روانہ کیا کہ تو وہان پہنچ کے پہلے لوگون سے پوچھنا کہ ٹیپو سلطان کہان ہین' پھر اِس ڈھپ سے کہنا کہ مجھے اُن کے پدر بزرگوار نے اِس پیغام کے ساتھہ اُنکے پاس بھیجا ہی کہ ترناملی کی لڑائی تو ہاتھہ سے جاچکی' اب شہزادے کو مناسب ہی کہ جلدی اپنے تئین مجھہ تک پہنچادے'

حاصل کلام' وہ سوار اسی چھل کے ساتھہ خیریت سے آ پہنچا' مدراس کا گورنر فتحنامہ دیکھتے ہی مارے خوشی کے اُچھل پڑا' اور چھوٹتے ہی اُسنے اوّل تو ایک سو ایک توپ چھوڑنے کا حکم دیا تا شہر والون کو جو دلگیر ہو رہے تھے فتح کی خبر معلوم ہو جائے' دوسرے اخبار کے کاغذ کے وسیلے بھی مبالغے کی راہ سے اِس خبر کو مشہور کر نے فرمایا تا کہ خلق اللہ جانین کہ انگریز حیدرعلی خان پر غالب آئے'

اُدھر شاہزادے کو جب یہہ خبر ناسزقّب پہنچی تو فکرمند ہو کے صلاح کاروں سے اِس باب مین مصلحت پوچھی اُنھون نے سبکے سب ایک زبان ہو عرض کی کہ جلدی (جہان تک ہوسکے) لشکر حیدری مین پہنچا چاہیئے چنانچہ سلطان سعادت نشان بشکوہ وشان وہان سے روانہ ہوا اور چار شخص عیسائی دین کے پادریونکو بھی اپنے ساتھ لیا اِسلیئے کہ نواب بہادر نے چلتے وقت اُسے فرمایا تھا کہ قوم انگریز کا ایک ایسا مرد ہشیار صاحب اعتبار اپنے ہمراہ لانا جو انگریز کے لشکر اور اُن کمک کے سپاہیون کی چال ڈھال سے جن کے پہنچنے کے (فرنگستان یا اور مکان سے) وے منتظر اور امیدوار ہین اُسے آگاہ وخبردار کرے مگر شاہزادے کو چونکہ اِس صفت اور سلیقے کا آدمی نملا لاچار اُنھین چارون کو دلاسا بھر وسا دے ہمراہ لے چلا

نہ ملی اگرچہ کچھ ایسے عمدہ مکانون سے نتھا اُسکی شکست کی خبر شتابی تمام ہندستان مین پھیلی اور اُس کے ناقلون کے طور اور بیان سے ایک نئی ہی صورتون مین نقل کی گئی نواب بہادر کو اِس افواہ سے کچھ ملال نہ گذرا کیونکہ اِس لڑائی کا ہاتھ سے جانا سرتاپا نظام الدّولہ ہی کی چوک تھی حال اِسکا یون ہی کہ جب نواب نظام الدّولہ نے یہہ معلوم کیا کہ لینا اور مسخّر کرنا آرکات کا ویسا سہل الحصول نہین ہی جیسا پہلے وہ اپنے زعم مین سمجھکے خوشدل ہوا تھا تب اُسنے اپنے دارالامارت کو پھر جانے کا منصوبہ ٹھان کے چاہا کہ کسی طرح چھل بل کر نواب بہادر اور نواب محمد علی خان اور انگریزون سے خاطرخواہ مبالغ کثیر حاصل کرے اگرچہ اُن دونون نوابون کی مختلف غرضون نے اُن کے دل کی بدگمانیون کو بڑھایا باوجود اِسکے دونون آپسمین ایسے طریقے پر سلوک کرنے لگے کہ اُنکی الفت وملاپ خلق اللہ کے نزدیک ثابت رہی

چنانچہ پہلے نواب نظام الدولہ نے اُس ایّام مین کہ ٹیپو سلطان اطراف مدراس سے لوٹ اور تاراج کر کے پھرا ، ایک بزم شاہانہ آراستہ کر نواب حیدر علی خان بہادر اور اُسکے تمام ارکان دولت کو بطور ضیافت کے دعوت کی اور تعظیم تکریم کی خوب شرطین بجالایا ، اور اسباب مدارات مین ایک تکلّف یہہ کیا کہ اُسکو ایک زرّین نخت تماشہگاہ مین جہان زردوزی مسند تکیہ لگوایا اور زربفت کا شامیانہ طلائی استادونپر کھڑا کروایا تھا بیٹھایا ، اور رخصت ہوتے وقت اُس بیٹھک کو معہ کشتیہاے خلعت و جواہر گران بطور ہدیہ و پیشکش کے ہمراہ بھجوادیا ، کئی دن بعد نواب حیدر علی خان نے بھی اُسے دعوت کر بلایا ، اور روپون و اشرفیون سے بھرے ہوئے توڑون کا ایک چبوترا ، جسپر عمدہ ابریشمی غالیچا بچھا اور مسند تکیہ زردوزی لگا اُسکے بٹھلانے کے واسطے تیّار کروایا ، اور رخصت کے وقت یہہ سب اسباب معہ خوانہاے جواہر و مروارید و خلعتہاے عمدہ بطریق پیشکش اُسکے ساتھہ کر دیئے ، اب اِس ملاقات مین دونون نواب اِس بات پر متّفق ہوئے کہ اب دونون لشکر ایک دوسرے سے جدا ہون ، اور نظام الدولہ اپنے دارالملک کو مراجعت کرے ، اگرچہ یہہ جدائی اور تفرقہ ، اُس وقت تک کہ حیدر علی خان نے وانمباڑی کو لیا اور انبور کے محاصرہ کرنے کا قصد کیا تھا وقوع مین نہ آیا ، اور اِسپر بھی اُن دونون نے آپس مین اتّفاق کیا کہ حیدر علی خان تو محمد علی خان اور انگریزون کے ساتھہ آرکاٹ مین لڑائی مین مشغول اور نظام الدولہ انگریزون پر مچھلیپٹن کی طرف تاخت کرتا رہے ، اِس طور سے اُنکی فوجین آپس سے جدا ہوئین ،

تشریف لانا نواب حیدر علی خان کی والدہ بیگم کا اپنے فرزند سعادتمند کے دیکھنے کو اور نواب کا اپنے لڑکون سمیت اُنکے استقبال کو جانا اور بڑی تعظیم سے اُنھین اتارنا

تا معلوم ہو کہ نواب بہادر کس قدر محبّت والفت اپنے خاندان سے رکھتا اور خویشون کے ساتھہ کس طرح کا سلوک کرتا تھا مناسب یہہ ہے کہ اِس مقام مین کیفیّت ملاقات نواب کی اُسکی والدہ کا جزہ کے ساتھہ بیان کی جاے

جناب والدہ بیگم یہہ خبر سنکر کہ حیدر علی خان نے اِن روزون دشمنون کے ہاتھہ سے بہت سی تکلیف اور زحمت اُٹھائی (اور ناقلون نے اُسکا حال مبالغے کی راہ سے خلاف واقع کچھ کا کچھ بیان کیا تھا) اپنے فرزند دلبند کی مشتاق دیدار ہو حیدر نگر سے روانہ ہوئین ہر چند ایّام بارش کا اور فاصلہ ساڑھے چار سو میل کا تھا ساتھہ اِسکے بھی بڑی بڑی منزلین طی کر کے کئی دنون کے عرصے مین حیدری لشکر گاہ کے قریب پہنچین نواب بہادر اپنے موکب پرشکوہ کے ساتھہ استقبال کے لیئے روانہ ہوا اور تین میل درے والدہ بیگم کی سواری دیکھہ اپنی ساری فوج وہین رکھہ خود نواب اور اُسکے لڑکے ٹیپو سلطان و کریم شاہ گھوڑون پر سوار ہو واسطے استقبال کے آگے کو چلے یہان تک کہ والدہ بیگم کے محفّے پاس جا پہنچے تعظیم و تسلیم کے آداب بجالا کر محفّے کے داہنے بائین ہو لیئے چنانچہ بیگم صاحبہ کی سواری حیدری لشکر کے درمیان ہو کر گذری لشکر والے بھی مجرا اور تسلیم بجالائے بیگم صاحبہ کی جلو مین اردابیگنیون کی قسم سے دو سی پردہ نشین خواصین سر سے پیر تک برقے مین چھپین عربی گھوڑون اور گجراتی بیلون پرسوار تھین اور محفّے کے پیچھے آتی تھین زردوزی سقرلات کی پوششون سے چھپین جنھین ناگور سے بیل

پہنچتے تھے اور دس ہاتھی اور بہت سے اُونٹ اور چارپائے باربردار، زنانی سواری کے آگے آگے فرنگستانی سوار، چھہ سو بھالے بردار جنکے نیزون مین گھنگھرو اور پر بندھے تھے اُسکے گرد، اور سواری کے آگے پیچھے چارسی ہندوستانی سوار تھے، جب والدہ بیگم کی سواری اپنے خیمے مین اُتری، نواب بہادر نے دست بستہ عرض کی کہ اِس برسات کے ایّام مین کہ بارش اور سیلاب سے رستا قابل چلنے کے نہین رہا، ایسی تکلیف اُٹھانے اور دور دراز کی راہطی کرنے کا باعث کیا ہوا، والدہ بیگم نے فرمایا کہ ای نور چشم اندنون جو تمھین ایسے رنج و زحمت کا سامہنا پڑا دل نمانا اور بے اختیار جی چاہا کہ ایک نظر تمھین دیکھون کہ اِن زحمتون کو کیونکر برداشت کرتے ہو، نواب نے عرض کی آپ کے تصدّق سے خیریت ہی، یہہ کچھ ایسا مشکل امر نتھا، دعا فرمایئے کہ خداوند تعالی اِس سے کسی سخت تر مصیبت مین مجھے گرفتار نکرے اور اگر کرے تو اُسکے برداشت کی بھی طاقت بخشے، والدہ بیگم نے فرمایا اگر ایسی بات ہی تو مین جلدی رخصت ہوتی ہون تا تمھارے امورات مین کچھ خلل انداز نہ ہون، چنانچہ دوہی دن اپنے بیٹے پوتون کے ساتھہ رہکر اُسی طور سے کہ آئین تھین روانہ ہوئین، اور ریہ لوگ جلو مین اُسی مقام تک ہمرکاب گئے جہان تک پہلے دن استقبال کو آئے تھے،

ترنامَلی کی لڑائی کے دو دن بعد نواب کے لشکر نے مقام سنگومن سے پالر ندّی جو بارش کے سبب سے خوب ہی چڑھی ہوئی تھی پار ہو کر کبیر پٹن سے پانچ اور وانمباڑی سے چھہ فرسنگ پر ایک میدان مین ڈیرا کیا، سلطان بھی چھاونی مین آپہنچا، نواب حیدر علی خان اور نظام علی خان نے پچھلے عہد و پیمان کو سرِ نو آپسمین استوار کیا،

جانا نواب حیدر علی خان کا قلعہ وانمباڑی کو اور انگریزون کے دخل سے اُسے نکال لینا ٔ

والدہ بیگم کی روانگی کے دوسرے دن ٔ حیدری لشکر نے وانمباڑی کی جانب کوچ کیا ٔ سوارون کے رسالے اور ہندوستانی فوج کے کچھ سپاہی قبل اِسکے وہان جاچکے تھے ٔ تاخوب دیکھ بھال کے ڈیرا کرین چنانچہ اُن لوگون نے اُس مکان کو خوب سا دیکھا کہ قابل اِسکے ہی کہ وہان لشکر پانی کے قریب ٔ جنگل جھاڑی کی اُوٹ مین مقام کرے اور ایک باغ سے جو اُونچے تلے پر جھرنون کے بیچ واقع تھا حملہ بھی کرسکے ٔ چنانچہ اسی رات کو ایک ایسا مورچہ کہ بارہ ضرب توپ اُسپر چڑھا سکین بنکر طیّار ہوا ٔ چونکہ یہ مکان اُس رستے سے جو ویلور کو گیا ہی نو میل کے فاصلے پر واقع ہی سپاہیون کی ایک پلٹن اُس راہ کو دخل مین کرلینے کے واسطے ٔ توپ خانہ سمیت بھیجی گئی ٔ اِس جہت سے کہ فرنگستانی فوج کے سردار نے کچھ زخم کھایا تھا ٔ نواب بہادر نے اُس شب کو اُس سے کام لینا مناسب نجانا بلکہ بتاکید فرمایا کہ خیمے مین جا آرام کرے ٔ اور خود آپ ہی دمدمہ سازون کی تعلیم و مورچے کے کام کی اہتمام مین ساری رات متوجّہ رہا اور ایسی جگہہ پر کہ گولے کا نشانہ تھی جس مین بہت سے کارکن اور عہدہ دار مارے بھی پڑے ایک درخت تلے بیٹھکر رات کاٹی ٔ اور اُس حالت مین ہر شخص کو ہنسی چھل کی بات چیت سے خوش کرتا رہا اُسوقت تک کہ وہ فرنگستانی سردار بعد طلوع آفتاب آیا ٔ تب نواب اپنے خیمے کو گیا ٔ فجر نو گھنٹے کے وقت اُس مورچے کی توپون سے گولون کی ایک ایسی آگ برسنے لگی جسنے انگریزی توپخانے کو جلد ٹھنڈا کردیا ٔ کپطان ترجو وہان کا حاکم تھا ٔ اُس نے مارے گھبراہٹکے سفید جھنڈا کہ امان مانگنے کی

نشانی ہی کھڑا کیا ' اور مسطر ڈنے اپنے شریک کو ایلچی کر نواب کے حضور قول قرار کرنے کے ارادے بھیجا ' جب وہ وکیل حیدر علی خان کی انگریزی فوج کے سردار پاس پہنچا اور وہی اقرار و اجازت جو کبیر پیٹن کے قلعہ دارون کو اُسکے حوالے کرتے وقت دی گئی تھی چاہا کتنی ردّ و بدل کے بعد ' آخرش فرمان عالی کے بموجب درخواستین اُسکی قبول کی گئین اِس شرط پر کہ وہان کا حاکم اور سارے انگریز سردار اور سپاہی انگریزون کی طرف سے برس دن تک نہ حیدر علی خان کے ساتھ لڑین اور نہ اُسپر ہتھیار پکڑین ' جب طرفین اِس قول قرار پر راضی ہو چکے مسطر ڈ نے عرض کیا کہ اب نواب بہادر اِس اقرار نامے کو اپنی مہر سے زینت بخشیے ' نواب ممدوح نے وکیل کو ارشاد کیا کہ سرکار کی بڑی مہر یہان موجود نہین ' پر اِسلیئے کہ کسی طرح بکھیڑا چکے اپنی دستی چھوٹی مہر تو پخانے کے ایک سردار کے ہاتھ دے یہہ حکم کیا کہ جیسا تو مناسب جانے کر ' اُس نے قولنامے پر مہر کر دی اور نواب کے اخلاق و خوبی کے سبب اِس قیل و قال کا جلد انفصال ہوگیا ' اِس حصار مین ہندوستانی سپاہی ایک ہزار تھے اور انگریز تیس نفر قلعہ دار اور چودہ توپین ' سوا ان توپون کے جو انگریزون کو اُس قلعے مین ملی تھین ' سپاہیون کے رجمنٹ کی دو توپ اور بھی ہاتھ لگی ' اِس گڑھ کے قلعہ دارون سے مقابلہ خوب نہو سکا ' اگرچہ جنگ کے اسباب اور غلّون کے ذخیرے اِس مین بہت اور ارباب پیشہ توپ کے چھکڑے رہکلے کے مرمّت کرنے والے بکثرت تھے '

کتاب فتوحات برطنیه مین یہ حال اس طرح منظوم و مرقوم ھی

چو زین رزم آمد بسر روز چند — بزین کرد حیدر بکینه سمند
بسوی ونیینبدی با سپاه — روان گشت و چون تیر پیمود راه
چو نزدیکی شهر آمد فراز — بسرکوب و سنگرش آمد نیاز
که سرکوب کردن پی دار و کوب — بود ویزد کار داران توپ
یکی از فرانسیس با نام و جاه — که بد مهتر توپزن در سپاه
بدانگه تنش پر ز تیمار بود — ببستر بیفتاده بیمار بود
شده ناتوان سست و زار و نزار — نیارست برخاست از بهر کار
بحیدر چو سرکوب بد ناگزیر — گزیده یکی جای نغز و هژیر
بکوشید خود اندران کار سخت — همه شب نشسته بزیر درخت
ز گاه فرو رفتن آفتاب — بدان تا برآمدن آفتاب
ز آسایش و خواب کرده کران — نشسته بگرد اندرش مهتران
چو آگنده بودش ز پیکار مغز — بیاراست سرکوب زیبا و نغز
همه شب ز دژ اندرون انگریز — گلوله بسویش همیراند تیز
ازان هیچ حیدر نیاورده باک — ز دل زنگ اندیشه بزدوده پاک
دو لب پر ز خنده زبان بذله گوے — بلاغ و بازی بیاورده روے
همی بود با سرکشان شاد دل — ز آسیب بدخواه آزاد دل
بچوگان خاور چو زرینه گوے — بمیدان خاور بیاورده روے
نهاده بسرکوب توپ دراز — بدان سان که بازیگر حقه باز

وصف

به نیرنگ و دستان و بند و فسون | بکار آورد مهرهٔ دست خون
ز توپ آتشین مهرهٔ تافته | سوی باره و شهر بشتافته
بهرجا رسیده بر افروخته | تن جنگیان را چو خس سوخته
ز آتش خس و خار ناورده تاب | چه یارا بدریاست تیزد سراب
سپه بود با حیدر نامدار | چو مور و ملخ بیمر و بی شمار
ز انگریزیه بود بسیار کم | کجا آورد تاب بارود نم
ز انگلندیه سی ز هندی هزار | سراسر سپه بود اندر حصار
بدانست کپطان که هنگام نیست | که مردنست این گه نام نیست
سر از جنگ پرداخت و زنهار خواست | نشان امان کرد بر باره راست
بر حیدر آمد یکی انگریز | بُده لفطننط او بگفتار تیز
که پیمان زنهار گیرد ازو | سخن آنچه گوید پذیرد ازو
سپس زانکه شد گفت هر دو دراز | برین بر نهادند گفتار باز
که باره ستانند و از انگریز | نباشد کس آنجا ز بهر ستیز
دهان بهر سوگند کرده فسیح | بانجیل عیسی و دین مسیح
بجود کرده متّی و مرقس گوا | بباورده پیمان بدین سان بجا
کز امروز تا سال آید بسر | نه بندد کسی تیغ کین بر کمر
نگیرد سلاح دلیران بجنگ | بحیدر نگردد برابر بجنگ
چو سوگند و پیمان شده استوار | تهی کرده انگریزیه آن حصار
بجا مانده آلات کین سر بسر | برفتند ناکام و بر خون جگر
ده و چار بُد توپ مردم شکار | دران آلت کینه و کارزار

بعد اسکے کہ جب سپاہیون کی ایک پلٹن وانمباڑی کے قلعے کی محافظت کے لئے تعیّنات کی گئی ، حیدری افواج نے اُنبور کی طرف جو تین مستحکم اور الگ الگ حصارون سے بنا ہی کوچ کیا اِس دُھن سے کہ انگریز لوگ وہان اناج کا بہت سا ذخیرہ اور توپ خانہ ، سلاح خانہ اقسام طرح کی بندوقون (لوہے کی چیزون) اور حربے ہتھیارون اور خیمون سے بھرا ہوا طیّار رکھتے ہین ،
پہلا اِن تین قلعون سے تو ایک گڑھ ہی پہاڑ کے اوپر کہ چڑھائی اُسکی نپٹ مشکل ہی ، علاوہ پاسبان اور قلعہ دار اُسکے بہت سے اور پانی سے بھرے ہوے دو بڑے بڑے چشمے بھی اُسمین موجود ،
دوسرا گڑھ اِس سے نیچے اُتر کر ہی ، جسے انگریزون نے خوب مضبوط اور استوار کیاہی اور تیسرا قلعہ جو درمیان شہر کے ہی دیوار اُسکی خستی اور اطراف مین برجین اور گرد بگرد دکھائی ، آدھا شہر دشمنون کے حملے سے بسبب ایک بڑے تالاب کے محفوظ ، اُسکے ایک طرف انگریزون نے ایک چھوٹا سا قلعہ بنایاہی واسطے روکنے اُس راہ کے جو بیچ مین تالاب اور چشمے کے جا نکلی ہی حیدری لشکر نے وانمباڑی کے تین میل قریب ندّی کنارے ڈیرا کیا نواب اُسی دن شام کے وقت عین شدّت کی بارش مین شہر کا رنگ ڈھنگ دیکھنے گیا جب تالاب کے کنارے پہنچا ، ایکا ایکی اپنے تیئن نشانہ گولون کا اُس چھوٹے قلعے سے جو اُسکی نظرون سے درختون اور تالاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا پایا ، پندرہ سوار کھیت آئے ، اِس حادثے کے ساتھ بھی نواب الوالعزم اپنے مطلب کی کھوج سے نہ جھجھکا بلکہ اُسکے آس پاس کی جانبون کو دیکھ بھال کے یہہ قصد کیا کہ اپنی فوج معمیت پھر اُس ندّی کے پار ہو کر شہر کی دوسری النگ کو خیمہ گاہ بناوے اور اِس حکمت سے ایک ایسا من مانتا فائدہ حاصل کرے جس مین اُسکا لشکر

بھی نقصان و ضرر سے بچ رہے اور شہر انبور کے گھیر لینے کا بھی قابو ہاتھ لگے، کیونکہ اِس حالت مین وہ شہر دو طرف سے محدود و محصور رہیگا، یعنے ویلور و ساتگڑھ کی جانب تو حیدری فوج سے اور وانمباڑی و ینتیگیری کی جانب نظام الدّولہ کے لشکر سے، اِسی عزم پر اُسنے اپنا لشکر ندّی سے اُتارا اور قبل صبح کے اُس ندّی سے پار اُترا کئی آدمی فوج اور شاگرد پیشہ کے جو رستے سے اِدھر اُدھر بھٹک گئے تھے مارے پڑے، اُس پار ندّی کے جہان لشکر حیدری کی منزلگاہ تھی اور پہاڑون کا سلسلہ، جو انبور سے ساتگڑھ تک چلا گیا ہی، ایک میدان نو میل کی لنبائی اور قریب نصف کے چوڑائی مین واقع ہی اِس میدان کے اُس طرف شہر انبور اور اُسکا قلعہ اور ندّی ہی نواب بہادر نے بانس کی سیڑھیان بنانے فرمایا، اور اِس واسطے کہ وہ جانتا تھا کہ قلعے کے پاسبان سپاہی بہت ہمین مقابلہ اچّھی طرح کرینگے اپنے گر اندیل بہادرون کو حکم دیا تا وے ہلّا کرنے پر آمادہ ہون، تب عہدہ دار اِس فکر میں ہوئے کہ دن رہتے اُن مقامون کو جہان کی تاخت منظور ہی دیکھ رکھین، آخرش وے یہ منصوبہ ٹھان کھانے پینے سے فراغت کرکے اُن سیڑھیون کے میدان مین گئے اور شہر کے اُس محلّے کے آمنے سامنے جسپر ہلّا کیا چاہتے تھے پہنچکر ارشاد عالی کے موافق زمین سے لگے ہوے چپچاپ حکم کے انتظار مین دبے بیٹھے رہے، تو بھی خالی اور فتادہ گھرون مین جو گھنے درختون کے درمیان سامھنے اُس محلّے کے کہ ندّی سے نزدیک تھا لے گئے، انگریز، چونکہ دن کے وقت اِس ہلّے کی طیّاری کو دیکھکر خبردار ہو گئے تھے، رات بھر بڑی محنت و کوشش سے دوڑ دھوپ کرکے ان گھرون پر گولے برسانے لگے، لیکن اِس طرف کا صرف ایک ہی آدمی نقصان ہوا، غنیم بان اور حقّے بارود بھرے داغتے تھے تا اُسکی روشنی

مین حریف ڈٹا رہے بڑھا اُنھین معلوم ہو یہ لوگ فجر کے وقت بہرصورت سیڑھیون سمیت بڑی طیاری سے نقارہ بجاتے جھنڈیان اُڑاتے آگے بڑھ گئے یہان تک کہ کھائی کے کنارے پہنچکر اُس مین کود پڑے دیوار اور برجون پر چالاکی اور چستی سے چڑھ گئے حیدری نشان قلعے پر کھڑے ہو گئے ٹھیک اُسی وقت کہ غنیم کی توپ و تفنگ سے آگ برس رہی تھی ہر چند یہ روک اور دفعیہ اُس زور شور سے جیسا گمان تھا ظہور مین نہ آیا اِس جہت سے کہ وہان کے حاکم نے ایسا دریافت کیا تھا کہ اِس سے زیادہ حریف کی چھیڑ چھاڑ مناسب نہین چنانچہ انگریز دیکھتے ہی حیدری توپون کے جو اُس جگہہ لگائی گئی تھین سہمزدہ ہو کر سبکے سب وہان سے کنارہ کش ہوئے کیونکہ نواب بہادر کے بزدل سپاہ نے قلعے پر چڑھتے ہی شہر مین لوٹ پاٹ مچادی اُنمین سے ایک غول نے قلعے کے پشتے تک فراریون کا تعاقب کیا گولون کے سامھنے جاپڑا چنانچہ بہت سے جوان حیدری کام آئے غازی شاہ پیرزادہ بھی کہ بہادرون اور مخیّرون کے شمار مین گنا جاتا اور سرکار حیدری کا قاسم خیرات تھا اُن کے ساتھ مارا گیا

نواب بہادر خود آپ بھی یورش کے وقت فوج میسرہ کی سربراہی مین گھوڑے پر چڑھے تلوار کھینچے ہوئے کھائی کے کنارے تک پہنچ چکا تھا کہ شام کے وقت ایک انگریزی گولنداز جو قلعہ چھوڑ کے بھاگتا تھا خبر لایا کہ آج ہی رات کو اُس قلعے کی فوج و قلعہ دار معہ شہر والے حصار مین جلے جائنگے اور بالفعل وے اس فکر مین ہین کہ عمدہ و بھاری دام کی چیزون کو نکال لے جائین اور باقی جلادین اِسپر سپہداران فرانسیس ملازم حیدری نے نواب بہادر کی خدمت مین عرض کی کہ یہی فرصت کا وقت ہے کہ تمام سپاہ گران ڈیلون کے ساتھ کہ

سپہدار اُنکے فرنگستانی ہمین فوراً قلعے پر ہلّا کرین اِس بات پر سب متّفق ہوئے ؛ شام بعد آٹھ گھڑی کے وقت حیدری فوجین شہر کے کوچے گلیون سے نکل قلعے کی دیوار پر چڑھ گئین ؛

پچیس سپاہی ؛ ایک ہندوستانی عہدہ دار اور چھہ نفر انگریز جن سے دو زخمی ہو گئے تھے اسیر ہوئے ؛ انگریزون نے بہت سے توسدان اُس حوض مین جو قلعے کے درمیان تھا ڈبو کر سلاح خانے کے اندر آگ سلگائی تھی اِسلیئے کہ فرنگستانی سپاہیون کے خاص لباس و ہتھیار جلا دین تسپر بھی حیدری سپاھیون نے بہت سی چیزین جن مین اٹھارہ ضرب برنجی توپ تین ہزار بندوق اور بیشمار گولے گولیان اور پتھری وغیرہ سوا ے غلّجات کے تھین اور اور جنس اور انبارین خیمون بندوقون کی پائین ؛

نواب بہادر کو اِن فتوحات سے جو بآسانی عمل مین آئین یہہ خیال بندھا کہ انبور کو بھی محاصرہ کرے ؛ اگرچہ اِس بات کی خبر پہنچ چکی تھی کہ انگریز ہر ایک نواح سے روانہ ہو کے ویلور مین جمع ہوتے ہین ؛ چونکہ ہمیشہ سے نواب بہادر کا معمول تھا کہ چھوٹی مہمّون مین بھی احتیاطاً مضبوطی اور استواری کی شرطین بجالاتا لہذا اُن دنون جو لوگون نے اُسے صلاح دی کہ ویلور کی طرف جلدی کوچ کیجئے اِسنے اُسسے پہلو تہی کیا اور اُنکی اِس بات کو نمانا ؛

حیدر علی خان کو انبور کا قلعہ جو ایک پہاڑ پر واقع ہی (جیسا اوپر لکھا بھی گیا) لے لینا مشکل تھا ؛ اِس جہت سے کہ اُسکے پاس قلعہ سر کرنے کے آلات جیسے غبّارے وغیرہ اُسوقت موجود نتھے ؛ لاچار حیدری سپاہیون نے شہر کی خندق پر ایک دمدمہ بنا کی توپین اُسپر چڑھا دین اگرچہ اِس کام کے تردّد مین کئی عمدے تو بھی قلعے کی توپ سے اُڑ گئے بہر صورت نواب

بہادر کے حکم بموجب ، توپین اُس پہاڑ کے اوپر جو شہر سے ملا ہوا تھا چڑھائی گئین ، جن سے قلعے کی بالکل توپون کا منہہ مار اگیا ، سترہ دن کے محاصرے اور فرنگستان کے کتنے جوان ، اور بہت سے گولے بارود نقصان ہونے کے بعد بھی ہنوز روز اوّل کا سا حال تھا ، اتنے مین خبر پہنچی کہ افواج انگریزی ویلور مین جمع اور اِس فکر و طیّاری مین ہین کہ یلغار ون آپڑین اور محاصرے کو اُٹھا دین ، اِس خبر کے سنتے ہی نواب فطانت انتساب نے پیش بندی اور دور اندیشی کر وہان سے کنارہ کیا ، اور یہہ کنارہ کشی ایک اشارہ تھا ، نواب نظام الدّولہ کی جدائی کے واسطے کیونکہ وہ اُسی وقت کرپہ کو روانہ ہوا ، اُسی دن کہ نواب بہادر اپنے لشکر سمیت وانمباڑی مین اُترا جنریل اسمتھہ بھی اپنی فوجون کے ساتھہ کہ اٹھائیس ہزار کا جماو تھا ، جن مین انگریز ا ہزار تھے ، انبور سے آپہنچا ، اُس بڑے لشکر سے بنگالے والی فوج مین چھہ سو فرنگستانی اور چھہ ہزار ہندوستانی سپاہی تھے جن کو انگریز بہ زعم خود ہند کے عمدہ سپاہیون مین جانتے تھے ، جنریل انگریزی قدرے آسایش و آرام کے بعد شام کے وقت ، اُسی دن وانمباڑی کو روانہ ہوا ،

چونکہ حیدر علی خان جانتا تھا کہ انگریز اُسکا پیچھا نکرینگے ، اِسی لحاظ سے وہ اپنی معمولی احتیاط اور چوکسی کو (یعنے غنیم کی طرف ہراول سوار اور جریدہ سپاہ کا بھیجنا) عمل مین نہ لایا ، اور سوارونکا سارا جماوڑہ کے اُسی پار چھوڑ آیا تھا ، وہان پیدل ہراول کے واسطے ایک موقع کی جگہہ دو چھوٹے چھوٹے قلعے تھے جن پر توپین چڑھائی گئی تھین ، فجر سات ساعت کے وقت اِن دونون کی شلّک کے وسیلے سے جو اشارہ تھا دشمن کے نزدیک آپہنچنیکا کا آپہنچنا معلوم ہو گیا ،

چونکہ نواب بہادر انگریزی لشکر گاہ اور مدراس کی طرف بھی ایلچی کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیج چکا تھا یہہ خیال رکھتا تھا کہ انگریز انبور کو نہین آئینگے ' خلاصہ اِس پیام کا یہہ تھا کہ ہر ایک بند و بست بدستور مطابق بحال و برقرار رہے ' نواب بہادر کو گمان غالب اِس بات کا تھا کہ پیام صلح البتّہ منظور و مقبول ہوگا ' اور جنریل اسمتھ نے بھی سمجھ لیا تھا کہ ملاپ کی بنیاد قایم کرنی اُس کی قوم کے حق مین مفید پڑیگی ' خیر بعد اِسکے جب نواب کے وکیل نے مدراس پہنچکر گورنر اور کونسلیون کو دیکھا کہ سب کے سب مارے خوشی کے محظوظ و باغ باغ ہو رہے ہین اور اگلے خوف و ہراس کو سب بھول گئے ہین ایسے پیغام کے بھیجنے کے سبب اُسکے موکّل کو ایک نوجوان ناآزمودہ کار گمان کر کے اُن شرطون پر جو اُسنے مقرّر کر بھیجی تھین بہت ہنسے ' لیکن آخر کو اِس ہنسی کا ایسا نتیجا ملا کہ اُن کی پشیمانی کا باعث ہوا ' تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ حیدر علی خان ' غنیم کی آمد آمد کی خبر سنتے ہی خود اپنے سوارون کو ہمراہ لیے ندّی پار گیا اور یہہ حکم کیا کہ بہ ارادۂ جنگ پیدلون کی پرا بندی آراستہ اور خیمہ توپخانہ لشکر کا سامان ولوازمہ کبیر پیتن کو روانہ ہو جاوے اور میر مخدوم علی خان کو ارشاد کیا کہ وہ اپنے سارے سوارون سمیت اُسکے ساتھ چلا آوے '

جب خان والاشان اُن چھوٹے قلعون تک جن کا بیان اُوپر لکھنے مین آیا ' انگریزون کے لشکر کا مقابلہ کرنے گیا تو وہان کیا دیکھتا ہی کہ اُن کے پیدل سپاہی تو تین قطار باندھے چلے آتے اور چوکی پہرے کے لیئے کل سوار بطور چنداول کے ہین '

پہلا حکم جو حیدر علی خان نے وہان دیا یہہ تھا کہ اُن دونون چھوٹے قلعے پر سے توپون کو اُتار لین اور اُنھین لے کر اگلے سوارون مین جا ملین ' اور جب اُسنے دیکھا کہ

انگریزون کا لشکر وہان نہ ٹھہرا ٗ تب آپ ندّی پار اُترا ادھر آیا اور میر مخدوم علی خان کو سوارون کی ایک بڑی جمعیت کا سپہسالار اور فرنگی سپاہیون کے سردار کو ہزّارون اور ڈراگونون کا سالار کر وہان چھوڑ یہہ حکم دیا کہ انگریزی لشکر کا آگے بڑھ آنا نظرون مین رکھین اور اُنکو گھبراہٹ مین ڈالنے اور پاشیدہ و پریشان کرنے مین قرار واقعی کوششین کرین اور اُن پر حملے کرتے رہین تا وے پیچھے کو ہٹ جائین اور حیدری افواج منزل مقصود پہنچنے کی فرصت پاوے ٗ چنانچہ مخدوم علی خان کے سوار جن کے آگے آگے ڈراگون اور ہزّار کے رسالے تھے چل نکلے تا انگریزی پرون کے بائین جانب کی صف پر حملہ کرین ٗ کیونکہ اُن کے طور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وے سب سے پہلے حیدری فوج کے نزدیک آپڑینگے کسواسطے کہ دہنے قطار والے بلندی پر تھے جو ایکایکی پار نہین آسکتے تھے اور فرنگستانی سوار ملازم حیدری بھی نہایت چالاکی اور پیش قدمی کرکے آگے آگے بڑھے جاتے تھے تا غنیم کی قلبگاہ پر ٹوٹ پڑین ٗ کہ اتنے مین داھنے کی قطار سے کئی گولے اِن پر چلے جن سے اِن کے دو گھوڑے مارے پڑے ایک تو اُس فرنگستانی رسالے کے عہدہ دار کا تھا جو زین سے پشت زمین پر گر پڑا ٗ انگریزونکے سوارون نے ترنت اُسے گھیر لیا اور اُسکے رفقا اُسے چھوڑ کافور ہو گئے ٗ یہہ امر اُنکی دغا اور بےوفائی سے وقوع مین آیا کہ اپنے سردار کو یون انگریزون کے حوالے کر دیا ٗ اور اُس بیچارے کو گھوڑے سے گرنے کے سبب بڑا صدمہ پہنچا چنانچہ تین مہینے تک مدّ اس مین بچھونے پر پڑا رہا ٗ ہندوستانی سوار بھی ایسی نمکحرامی جو فرنگی سوارون سے ظاہر ہوئی دیکھکر حملہ کرنے سے رُک رہے بلکہ پھر گئے ٗ اور جنرل اسمتھ نے فورًا اپنے سپاہیون کو مقام کرنے کا حکم دیا تا حیدری فوجین وہان سے نکل جائین اور اُسی کے حکم سے کوئی گولی بھی اُس حیدری

رسالے پر جو اُسکی فوج کا طور طریق دیکھنے گئے تھے چلی انگریزی لشکر شام تک اُسی مقام مین رہا کیونکہ لشکری سرانجام و اسباب جلد پہنچ نسکا، جب سب ساز و سامان آموجود ہوا تب وہان سے پیچھے کو کوچ کر آیا، اور اُس راہ پر جو انہوں رکو گئی ہی ڈیرھ میل پرے اُس ندّی سے خیمے کھڑے کرنیکا حکم دیا گیا،
جنریل اسمتھ نے اُس فرانسیسی عہدہ دار کی جو گھوڑے سے گر اسیر ہو گیا تھا حد سے زیادہ تعظیم و تکریم کی چنانچہ اُسکے سونے کی جگہہ اپنے خاص خیمے مین مقرّر کی اور اِس بھید پر بھی اُسے خبردار کیا کہ اِس کوچ مین غرض ہماری قوم کی کچھ اور نتھی بجز اِسکے کہ فرنگستان کے لوگون کو نواب کے لشکر سے بھاگ نکلنے اور انگریزون مین آن ملنے کا قابو ملے، اور یہی بڑا نتیجہ تھا اُس بندش اور سازش کا جو بہت دنون سے عمل مین آئی تھی،

بیان اُس سازش و بندش کا جسکا انجام یہہ ہوا کہ فرنگستانیون نے حیدر علی خان کے ساتھہ یہہ نمک حرامی اور غدر کیا،

غیرت و ننگ کا پاس و لحاظ ہی کہ جامع اوراق کا دل نہین مانتا کہ اُس نفرت انگیز سازش و بندش کا حال جو اُن دنون وقوع مین آئی ذکر نکرے یا مطلقًا ناگفتہ چھوڑ دے اب تفصیل اِس کلام کی سننا چاہئے کہ بعد مسخّر ہونے کہیر پیٹن کے نواب بلند اقبال نے اجازت دی تاوہ بہروپیا مکّار فرنگی جو جرّاحی کا پیشہ کرتا تھا*

* اُس شخص نے جسکا نام مین اسکے گھرانے کی شرافت کا پاس کرکے ظاہر نہین کرتا ایسی پوچ بد سلوکی کی جسکے باعث فرانسیسی سرکار مین بدنام ہوگیا، اور اِن دنون قید خانے کی اذیّت و مصیبت کھینچتا ہی،

شرقی سواحل کو جو بنام کارومنڈل مشہور ہی اُن انگریزی عہدہ داردن کے ساتھ (جن سے اِس لڑائی مین قسم و قول لیا گیا تھا اور جو اُن دنون مین اُس سمت کو روانہ ہوتے تھے) جاوے البتہ نواب کو ایسا اذن دینا دور اندیشی سے بعید تھا لیکن بیچارہ انسان کیا کرے اُسکی سرشت ہی مین بھول چوک خمیر کی گئی ہی ہرچند اِس حکم مین کچھ تھوڑا سا فائدہ بھی متصوّر تھا یعنے کہ وہ مکّار لشکرگاہ سے نکل جاے قطع نظر اسکے اُس ناتراشیدہ سے کسی طرح کا شک اور کھٹکا بھی تو نتھا دیکھا چاہیئے کہ اُس نالایق کو کیا کیا سنجوگ اور اتّفاقی اسباب بہم پہنچا ہوگا جسّے اُسکا یہہ جگرا ہوا تھا کہ ایسی ایذا اور آزار کا بانی مبانی ہوا

جب پہلے پہل یہہ شخص کو ٹیپو کی نوکری مین آیا اُن دنون اظہار اُسکا یہہ تھا کہ مین ڈی سنط لوئیز کے بہادر سپاہیون مین کا ایک جوان ہون اور اگلے کسی وقت مین توپخانے کا کپطان بھی تھا اور بالفعل پانڈیچیری کو جاتا ہون حیدری فوجون کے فرنگستانی سپاہدار نے (چونکہ اِس جرّاح نے ملازمت حاصل کرنے کے لیئے اُسکی منّت و سماجت کی تھی) اُسکے کہنے کو مان لیا اِس سبب سے کہ کالیکوٹ کے فرانسیسی کارخانے کے سرگروہ نے اُسکے پاس اِسکی سفارش کی تھی اور پچھلے فرنگستانی اخبار کے کاغذ مین جو اُسکو بھیجا یے عبارت لکھی کہ یے خبرین قابل سچ جاننے کے ہین کیونکہ ایک معتبر آدمی کی طرف سے مجھہ تک پہنچی ہین اور لانے والا اِن کا مسمّی شیویلیئر ڈی کریسط جو فرنگستان کے قافلے کے ساتھہ تازہ وارد اور پانڈیچیری جانے کا قصد رکھتا ہی خیر اِس سردار نے ایسی سپارش کو دیکھہ اور پڑھکے جناب شیویلیئر کی طرف سے کسی طرح کے شک و شبہے کو اپنے دل مین جگہہ نہ دی کیونکہ وہ (چاپپا کا تمغا) عیسا

دین کی ایک وردی اِس شکل کی (کہ اُسکی پاکدامنی اور صلاحکاری کا گواہ تھا) بڑی دھیٹھائی اور گمراہی کے سبب، گلے مین پہنے ہوئے تھا، اِس جھوٹھے قول پر وہ سادہ دل سردار نپٹ تپاک سے اُسکا مطیع بن گیا یہانتک کہ اُسکو نواب کے دربار تک لے پہنچایا چنانچہ نواب نامدار نے بھی اپنی ایک فوج کی سرداری مین اُسے سرفرازی بخشی اور بیش قرار درماہہ مقرّر کردیا، چونکہ یہہ شخص ایک سیّاح مفلس قلندر کچھ چیز و اسباب نرکھتا تھا اُسی سردار نے اُسے ضروری سامان و لوازمہ بہم پہنچادیا اور اُسنے انواع طرح کی مہربانیون کے بدلے ایسی بیوفائی اور بداطواری اختیار کی جسکے باعث تین ہی مہینے کے عرصے مین نظرون سے اُترا پنے تمامتر درجون سے گرگیا، جب محتاجی اور گدائی کی نوبت پہنچی تو اُسنے اپنے جرّاحی پیشے کے گھمنڈ سے طبابت کی دوکانداری پھیلانے کے لیئے حضور والا مین درخواست کی، چونکہ سرکار حیدری کا ایک جرّاح جو پیشتر موشیر لالی کے رجمنط مین ایک ہی دربار مین اُسکا ہم پیشہ تھا درمیان مین واسطہ پڑا، التماس اُسکا حضور مین مقبول و منظور ہوا، جب اُس ذوفنون کی یہہ حکمت چلی اور طبابت اُسکی یون جاری ہوئی تو اُس نے وسیلے سے اُس صاحب کے جو اُسکے تحصیل مطلب کے لیئے ایک دلیل ہاتھ لگ گئی تھی اپنے تئین شیوالیہر دی کریسط یعنے مسیحی بہادرون کا ایک بہادر مشہور کیا، حالآنکہ وہ صاحب سنط لو نزکی ملک تھی جسکا ایک رخ جدھر تلوار اور لارل (ایک درخت کا نام جسکے پتّے سدا ہرے رہتے ہین اور اُسکی ایک توپی بنا کر تمغا و صلے کی طرح فتحمند جوانون کو انعام دیتے ہین تاکہ اُنکی جوانمردیون کے باعث نام دایم باقی رہین). کی کلاہ کا نقشہ ہوتا ہی، ابتک سابوت و درست تھا، مگر وہ مکّار اُسکی

دوسرے رخ کو جس پر سنط لوئز کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہی مٹالکر اصلی جاہ پر اپنی طرف سے ایک صلیب کی صورت بنا یہہ دعوی کرتا تھا کہ اِس چلیپا کو ایسے خاص دول پرتگال مین مین نے بنایاہی کہ اِس سے فرانسیسون کی نمود ظاہر ہو ٭ فرانسیسی عہدہ دارون نے اُسے منع کیا کہ اِس چلیپا کو مت پہنا کیجئے ٭ قصہ کوتاہ ٭ آخر کو وہ خرنا مشخص بہ سبب اپنے مکار پنے کے بندیخانے مین مقید اور بعد چندے اپنے اُس ہم پیشے کے وسیلے قید سے رہا اور یورپ کے ساحلون کی جانب ہمراہ انگریزی منصبدارون کے جن کو مدراس جانیکا حکم حیدری ہوا تھا روانہ ہونے کے لیئے ماموز ہوا ٭ چونکہ یہہ بہروپیا عیار انگریزی خوب بولتا تھا ٭ وہان اسنے یہہ دُھن باندھی کہ کسی طرح مسطرم کے پاس اپنے تئین مقبول ومنظور نظر بناوے ٭ مذان بعد ذکر مذکور کرنے اپنی اگلی تجربہ کاری اور برائیون کی نقاون کے جنھین اُس مرد بزرگ نے سچ جان مان لیا ٭ یہہ بھی اُسنے بیان کیا کہ حیدر علی خان کی سرکار مین جتنے فرنگستانی سپاہی جنسے اُسکے لشکر کی ناموری ہی سب کے سب خاص کر بڑے بڑے عہدہ دار نواب کی تابعداری اور فرمان برداری سے نہایت دل شکستہ و آزردہ ہین سو مین اِس بات کا اقرار کرتاہون کہ اگرمجھکو انگریزی سرکار کے نوکرون مین سرفراز کرین تو ایسی تدبیر کرون جس مین وے سب حیدر علی خان کو چھوڑ کنارہ کش ہو جائین اور اِس مطلب کے انجام دینے مین حیدری سرکار کا جراح جو میرا قدیم آشنا ہی ہر طرح کی مدد کریگا ٭ انگریزی منصبدار اُسکی اِسطرح کی باتین سنکر اُس فتان کو حضور مین کرنیل کال انجنیرون کے سردار کے جو مدراس کے دفترخانے مین بڑا اقتدار و اختیار رکھتا تھا ٭ لیگیا ٭

کر یہان مذکور جو اور متعصّب انگریزون کی طرح اِس بات کا یقین رکھتا تھا کہ
ہندوستان کے امیرون سے بے فرنگستانیون کی مدد کوئی بڑی فتح نہین ہوسکتی'
اِس مکّار کی تدبیر پر بہت خوش ہو اُسکو ایک تحفہ جان مدراس کے گورنر
اور نواب محمد علی خان کے پاس لیگیا' اور اِن دونون نے بھی اُسکو فرشتہ
رحمت کا نوع بنوع کے دُکھ و مصیبت سے بچانے والا جانا' اب اُس بہروپئے دغاباز
نے جو لشکرگاہ حیدری سے جرّاحی کے پیشے سے ناشایستہ سمجھکر نکالا گیا تھا'
ایکاایکی اپنے تئین گورنر مدراس اور محمد علی خان کے خیرخواہون مین داخل کیا'
یہان تک کہ بڑی بڑی طیّاری کی مہمانیون مین بُلایا گیا اور بیش قیمتی تحفہ تحائف
کے پانے سے اُسکی عزّت و آبرو کچھ کی کچھ ہوگئی' باوجود اِسکے اِس حال مین
بھی وہ بعضے بعضے انگریزون کے طعنہ تشنے کا نشانہ ہی رہا جو اُسکو بہ سبب اِس
قدر و منزلت کے کہ اُسنے اپنے چھل اور فریب سے خاص ہندوستان ہی مین
حاصل کی جانتے تھے' اِن دنون ایسے وقت کہ حکومت مدراس کے کارگزار اپنے ٹھہرائے
ہوئے مطلب کے پیش رفت ہونے مین غور اور فکر کر رہے تھے کہ کس طور
اُس مین قدم رکھین' فرانسیسی کنپنی کی فوج کے ایک قدیمی فرانسیس عہدہ دار
نے وہان آکر یہہ شکایت کی کہ مُجھپر اُس کنپنی کی طرف سے کچھ ظلم واقع
ہوا ہی' سو اِس نیّت سے مین یہان آیا ہون کہ انگریز کے لشکر مین مقرّر اور بھرتی
ہو کر نواب حیدر علی کی شکست دینے مین کوشش کرون' تب اُسے وہ صلاح
و تدبیر کہ اُس مکّار جرّاح نے تجویز کی تھی سنائی گئی' جسپر بے تامّل اُسنے
اِس امر دشوار کا انجام کرنا اپنا ذمّے لیا چنانچہ اُسکا کہنا پسند پڑا اور وعدہ یہہ
ہوا کہ اُسکو اُن سپاہیون پر جو حیدر علی خان کے یہان سے بھاگ آوینگے' لفٹنٹ
کرنیل کا عہدہ جلد دیا جائیگا' اِس عہدہ دار کے صندوق اور مال و اسباب

نا لوگون کو معلوم ہو کہ مدراس کی سرکار کا کس قدر اُسپر اعتبار ہی؛ گورنر کے پاس بھیج دیئے گئے؛ چنانچہ اُن سب چیزون کو گورنر نے اپنے خاص کمرے مین رکھوایا؛ اور اِس خیال سے کہ کہین حیدر علی خان اِس سازش و اتّفاق کی سنگنی نہ معلوم کرلے پانڈیچیری مین یہہ نیا جاسوس بھیجا گیا؛ اِسنے وہان پھنچکر نا نواب بہادر کے ہوا خواہ اُسکے کہنے کو باور کرین یون ظاہر کیا کہ مین نواب کے حضور مین جانے کا ارادہ رکھتا ہون؛ اتنا سنتے ہی کتنے عہدہ دار فرانسیس اور سپاہی بخوشی اُسکے ساتھہ جانے کو مستعد ہو گئے؛ تب اُسنے اِس امر مین چالاکی اور دانائی یہہ کی کہ اُن لوگون کے نام ایک فرد پر لکھکر مدراس کے گورنر پاس بھیجدیا اور آپ وہان سے آگے روانہ ہوا اور وہ یہہ جانتا تھا کہ البتّہ مدراس کا گورنر اِس بات کی شکایت پانڈیچیری مین لکھہ بھیجیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فرانسیس کے گورنر نے شکایت نامہ پاتے ہی اُن لوگون کو جنکے نامون کی فرد اُسکے پاس موجود تھی اپنے روبرو بلوا کر اُن سے اِس بات کا اقرار لیا کہ وے بے اُسکے حکم پانڈیچیری سے نہ نکلین؛ اور اُدھر یہہ جاسوس بے کھٹکے کوچ بکوچ منزلون پر پہنچتا؛ کیونکہ اِدھر کا ملک انگریزون کے عمل مین تھا؛ الغرض اُسنے کئی دنون مین اہتور کے قریب کرنیل عود کی چھاونی مین پہنچ دو دن دم لیا؛ جب وہانکا لشکر جنریل اسمتھہ کے مقابلے کو روانہ ہوا تب اِسنے اہتور مین جاکر ظاہر کیا کہ مین نواب حیدر علی خان کے پاس جاتا ہون؛ راہ خرچ کی ضروری چیزین جو اُسنے مانگین بہم پہنچادی گئین؛ یہانتک کہ وہ حیدری لشکر مین جا پہنچا فرنگی فوج کا سپہسالار ملازم حیدری اُسکے آنے کو غنیمت سمجھہ خوش ہوا کہ جسن اتّفاق سے ایسا یار غمگسار اُسکے ہاتھہ لگا اِسلیئے ہر طرح سے اُسکی تعظیم و خاطرداری مین کوتاہی نکی؛ آخر کو کچھہ دنون بعد خدمت مین رضا علی خان کی

جو اُسکو بہت دنون سے پہچانتا اور اُسکے عالی خاندان کے لحاظ سے اُسپر
بڑا اعتماد بھی رکھتا تھا گیا ؛ خان موصوف اُسکو نواب بہادر کے حضور مین
لے گیا ؛ نواب عالی فہم باوجودیکہ ہمیشہ اُسکا یہہ معمول تھا کہ فرانسیس سپاہی کو
بڑی خوشی و رغبت سے باریاب ہونے دیتا لیکن اِسے دیکھہ ایسا چین بجبین اور
برہم ہوا کہ حاضرین کو اُسسے حیرت اور تعجّب آیا باعث اِس خلاف عادت کا یہہ تھا
کہ قبل اِسکے میر مخدوم علی خان نے اِسی شخص کو فرانسیسون کے سوارون
کی سپہ سالاری مین ان دنون کہ یہہ چھنجی سے پانڈیچیری کو آنھین لیئے جاتا تھا
دیکھکر اُسکا ہیتھاپنا اور بزدلا ہونا بوجہ معقول نواب کے خاطرنشین کر چکا تھا اب یہہ
بات غیر ممکن تھی کہ نواب کسی کے کہنے سننے سے اُسپر مہربانی کرتا ؛ اور یہی سبب ہوا کہ
وہ جاسوس ہزّارونکے اُس رسالے کی منصبداری کے عہدے مین جسکا ان دنون کپطان تھا
بھرتی نہ ہوا ؛ چونکہ سپاہدار مذکور کے خیال مین ہرگز یہہ صورت نہین سماتی تھی
کہ اچھے گھرانے کا نام و ننگ والا آدمی اپنی عزّت میں نامردی اور بد دلی کا بٹّا
لگا بد نام ہو اِسواسطے اُسنے یہہ گمان کیا کہ ظاہراً میر مخدوم علی خان نے اُسے
بیوجہ نواب بہادر کی نظرون سے گرایا ؛ قضاکار ؛ اُس جاسوس کے آنے کے
کئی دن پیچھے ترناملی کی لڑائی درپیش ہوئی ؛ رسالون کے سردارون نے
کام سے اپنے سپہدار کے جو توپخانے کی اہتمام و سربراہی پر متعیّن ہوا تھا یہہ چاہا
کہ اِسی جاسوس کو لڑائی کے وقت اپنی سرداری مین اختیار کرین ؛ یہہ
کم بخت اُس کام کو انکار کر ہمیشہ نواب کے پیچھے رہا کرتا ؛ اِس وقت مین
نواب نے اُسکو ہزّارون کے ایک شخص کے گھوڑے پر سوار دیکھہ
ارشاد کیا کہ اُسکو اِسکے بدلے ایک دوسرا گھوڑا دین جسکا سوار ہزّارون کے
گروہ سے اُن دنون مارا گیا تھا ؛ یہہ حکم اُسکے لیئے بڑی ذلّت و خفّت کا سبب ہوا ؛

جب حیدری فوج سنگو من سے روانہ ہوئی ناکبیر پیٹن وانباڑی کے درمیان
اُترے سپہدار حیدری نے پالرندّی کی طغیانی کے سبب وہان کچھ توقف کیا ؏
تب نواب بہادر نے ہزّارون اور ڈراگونون مین باہم ناچاقی ہونے کی خبر اُسکے
پاس بھیجی ؏ بیان اِس مجمل کلام کا یہہ ہی کہ ان دونون گروہ نے اپنی تنخواہ
لینے مین اگرچہ ضابطے کے موافق اُنھین دی جاتی تھی انکار کیا سونے کے سکّے کے
عوض روپے کا سکّہ لینے پر اڑے کیونکہ اسِ صورت مین فی ماہ اُنھین اڑھائی
روپی کا فایدہ ہوتا تھا ؏ چونکہ اسِ طرح کا بکھیڑا آگے کبھی نہین ہوتا تھا ؏
لاچار اُس سپہدار کو اُن کے قائل معقول کرنے کے لیئے پچھلی لڑائی کا ماجرا
جس مین اُنھون نے شکست اُٹھائی تھی یاد آیا اور چشم نمائی اور تنبیہہ
کی ایک دلیل مل گئی ؏ تب اُس نے اُنھین سمجھانے اور یاد دلانے کے
واسطے یون کہا جوانون تمھاری وہ مثل ہی کہ گولا بارود کہین جاے طلب لینے
سے کام ؏ یہہ شرم کا مقام ہی کہ ایسا لیتے وقت تو ردّو کد کرتے ہو پر حق ثابت
کرنے کی فکر و کوشش نہین کرتے ؏ اِس بات پر وے سب کے سب آزردہ ہو
اُسی دن شام کو اپنے ساز و ہتھیار سمیت رام چندر مرھٹے کے لشکر مین
جا نوکری کے خواہان ہوئے اور سردار اُنکا یہہ خبر سن گران ڈیان بہادرون کا غول
ساتھ لے اُنکے پیچھے چڑھ دوڑا ؏ اُدھر رام چندر نے نواب بہادر کے غضب
سے ڈر کے مارے یہہ حکم کیا کہ یے لوگ ہماری لشکر گاہ مین رہنے نپائین ؏ جب
اُن لوگون نے اپنا یہہ حال از ینسو راندہ و از ان سو ماندہ دیکھا مجبور ہو اُس سپہسالار
کے پہنچنے کا رستا تاک رہے تھے جب وہ آیا تب تو اُنھون نے اُسکے حکم سے
ہتھیار کھول اُسکے آگے رکھ دیا ؏ اُس نے کچھ دن اُن کو قید رکھا ؏ آخر نواب
عفو شعار کے فرمان سے پھر اپنے اپنے عہدے پر سرفراز ہوے ؏ اخبار کے

قاصد ویلور سے حیدر علی خان کے حضور مین اور سنطاس سے اُس سپہدار
کے نزدیک یہہ خبر لائے کہ انگریزون نے ایک طرح کی دغابازی اور فریب کی
ترقائم کی ہی یعنے اُن فرنگیون کو جو حیدری فوج مین ہمین بھگوانا منظور ہی
اِس خبر کے سنتے ہی اُس سپہدار کے ذہن مین آگیا کہ اِسّے بہتر کوئی علاج
نہین کہ سب فرنگی سپاہیون کو اپنے سامہنے بلا چاہیہا اور کتاب آسمانی کی یہہ
قسم دے کہ وے ایمان داری اور اخلاص سے نواب کی نوکری بجا لایا کرین
اور جب کبھی کوئی بات خلاف مطلب، خواہ نواب بہادر کے ہو خواہ اُسکے واقع ہو
تو اطّلاع کردین اور زنہار نواب کی نوکری چھوڑنے کا قصد و جراٗت بغیر اُسکے
استمزاج کے نکرین، فرنگی جاسوس نے لشکرگاہ حیدری مین اُس زمانے کا ایک
اچّھا آشنا پایا جو حیدری سرکار کا جرّاح اور شیویلئیر ڈی کریسط کا خیرخواہ تھا،
کیونکہ یہہ شخص جو فتنہ فساد کا تو خواہان اور آرام و قرار سے بیزار تھا اپنی سرشت
کے تقاضا اور طینت کے فتوے سے خطرناک کامونکا چسکا رکھتا اور بخواہش
چاہتا کہ اپنے تئین خلائق مین بدنام اور انگشت نما کرے، چنانچہ اُس نے سرکار
مدراس کے کارگزارون کے پاس یہہ پیغام بھجوایا کہ اگر مجھے سرجیئن میجر کا
عہدہ ملے تو اِس شرط پر مین ہرطرح کے کام مین اِقدام کرون، مگر جبکہ اس جعل
و بناوٹ کی بات کے موافق اُسکی کچھ دال نہین گلتی تھی کہ اُن سپاہیون کو
جنھون نے سردست قسمین کھائین تھین الف سے بے کہے اور اپنی حکومت
دکھلانے یا نواب کی نوکری چھوڑنے کے لئے اُن پر جبر کرے، تب یہہ
سارا ماجرا مدراس لکھ بھیجا، اور اپنی اِس ضرورت کی بھی اطّلاع دی کہ اب کئی
پادری جیسوٹ نام کہ بالفعل لشکرگاہ حیدری مین ہمین ہمارے ساتھ
اِس کام کے انجام کرنے کے واسطے مددگار رہین، اور مناسب ہی لا

پانڈیچیری کے گورنر کا ایک سپارشنامہ جعلی پادریون کے پاس بھیجا جاے
جس مین اِس امر کا ذکر رہے کہ یے بزرگوار فرانسیس قوم کے آدمیون کو
سمجھا کر اِس راہ لگا وین کر دے نواب بہادر کی نوکری و رفاقت ترک
کرین اور انگریزون کی چھاونی اور ملک کے رستے پانڈیچیری کو روانہ ہو
اپنے فوج مین جا ملین ٭
اب اِن پادریون کا حال سنئے چونکہ بالکل یے خیرات خورے انگریزون کے
ٹکرون پر پلتے تھے اور ہندوستان مین کسی طرح کی وجہ گذران یا روزی نہین
رکھتے مگر جو کچھ کہ انگریز خوشی سے اُنھین دین ٭ اب اِس گروہ نے اپنے کو پابند
اِس بات کا جانا کر دے اُن حکم احکام مین جو اُنھین بھیجے اور سکھلاے گئے
تھے بہ دل مصروف ہون ٭ خیر یہہ تو اِسی فکر مین تھے کہ اُنہین دنون پانڈیچیری
کے گورنر کی طرف سے ایک جھوٹھا بنایا ہوا خط اِس مضمون کا کہ اُن پادریون
کے گھرون مین نوکرون کے آنے جانے کی سنط جارج مین کچھ روک
ٹوک نہو٭ نواب بہادر کے پاس پہنچا ٭ چنانچہ سرکار والا سے اِس امر کی پروانگی
پادریون کو ملی تب تو یے لوگ اِس بہانے سے انگریزون کے وکیل بنے ٭ اِنکا
خط اور نامہ پیام اُنکے جاسوسون کی طرف بھیجنے لگے ٭ اور اسی کے ضمن مین
ایک ایسے اچھے قابو کے بھی متردّد تھے جس مین انگریزون کی اُس فرمایش
اور کام کو پورا کرین ٭ چنانچہ اِسی خیال سے اُن فریبیون نے خفیہ وہ جعلی خط
فرانسیسی سپاہیون کو نواب سے پھرجانے کے لیئے دکھلا کر یون کہا کہ ہمین
اِس امر کی مناہی ہی کہ یہہ خط تمھارے سپہدار کو دکھلاوین بلکہ گورنر نے یہہ
خط ہمارے پاس بھیجا ہی تاہم لوگ عیسائیون کو اِس گھات اُتارین کہ وے
اسیر مومنانی حیدر علی خان کی نوکری سے باز آوین ٭ اور چونکہ اِنہین بزرگوارون کے

وصف

کلام کا نام دین عیسائی ہی یہہ بھی اُنھین کا ایک مسئلہ تھا جو سپاہیون کو سنا دیا کہ
مائیو غیر دین والے کے ساتھ قول قسم کرنے کا کیا اعتبار، ہم اقرار کرتے ہین
کہ تم اِس عہد شکنی کے سبب زنہار پروردگار کے دربار مین ماخوذ و گرفتار نہو گے
اِس بات کو کہ پادریون نے ایسا خط فرنگی سپاہیون کو دکھلایا ممکن نہین ہی
کہ کوئی نمانے اور اُسکا انکار کرے، کیونکہ اِس کا چرچا ایک جہان نے
سناہی چنانچہ بہت سے آدمی جو بالفعل فرانسیس کے دار السّلطنت مین موجود
ہین گواہی سے اِسکو مقام ثبوت مین پہنچا سکتے ہین اور اِسمین توشک ہی
ہین کہ وہ خط جعلی تھا، کسواسطے کہ پانڈیچیری کے گورنر کے ہاتھ مین اِس
ات کی کوئی دستاویز نتھی کہ وہ اِس خط کو فرانسیسی سپہسالار سے چھپانے
ہتا کیونکہ اُسکے دستخط خاص کے بہت سے خط اُس سپہدار کے پاس تھے جن سے
ہر طرح کا بھید جعل یا سازش کا فاش ہو جاسکتا تھا، القصّہ جیسوٹ پادریون
نے اِس امر مین انگریزون کی خیر خواہی کی، بعد اِسکے پرطکیشون کے تین پادری
انگریزی پادری کے ساتھ جو صلح کا پیغام لیکے مدراس جاتا تھا روانہ کئے گئے، جب
پرطکیشون کے پادری ویلور مین پہنچے اور جیسوٹ پادریون نے دو چٹھیان
تحریر اسمتھ اور وہان کے گورنر کو دین، وے دونون اِس مقدّمے مین کہ
ان دین عیسوی کے مرشدون نے کیون اِس طرح کی قاصدی اختیار کی ہی
سخت متعجّب ہوئے، خصوصاً اِس بات کے معلوم کرنے سے کہ وہ
کام ناگہانی واردات کی قسم سے نتھا بلکہ قدیمی اور واقعی، جیسوٹ پادریون نے
ڈرتے کانپتے اِس حقیقت کو بیان کیا اور یہہ کہا کہ ہم اِس امر مین محض
بے قصور ہین اور ہرگز وہرا ئینہ اِس فریب اور بناوٹ سے کہ خلاف مرضی ایسے منصب
کے جسکے احسانون سے ہماری گردن جھکی جاتی ہی عمل مین آئی ہی واقف

نہین ' سچ ہی کہ نواب بہادر نے اُن کے چلتے وقت ایک ایک کو تین تین سی روپیہ مرحمت کیئے تھے ' اگر نواب چاہتا تو اُسے یہہ دست قدرت تھی کہ اِن کمینون کو ایسی تنبیہہ و سزا جسکے یے سزاوار تھے کرتا ' جب نواب بہادر کیبریپٹن کو پھر گیا تب جنریل اسمتھ نے وانمباڑی کو محافظ سپاہیان حیدری سے خالی پا کے اپنے دخل مین کر لیا ' پر اس جہت سے کہ وہ ' اسباب و لوازمہ اور رسد و غلّہ پہنچنے کا جو دور دور سے وہان آنے والا تھا انتظار کرتا تھا یہہ اُس سے نہوسکا کہ حیدرعلی خان کا پیچھا کرے ' اور بار برداری کے لیئے چارپایون اور چھکڑون کی اسقدر قلّت اور نایابی تھی کہ ناچار اُسے ضرور پڑا کہ تھوڑی سی اپنی فوج رسد لانے کو آگے بھیجے ' جنریل اسمتھ کے مطلب مین دیری ہونے کی وجہ یہہ تھی کہ بالکل جنگی اسباب و لوازمہ اور غلّہ اور لشکری ذخیرہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا جو انبور مین حیدرعلی خان کے قبضے مین آیا '

اِن دنون گورنمدراس نے اپنے وعدے کے موافق ایک جماعت سوار و پیادون کی نگاہداشت کر اُسکا نام اجنبی سپاہ رکھا اور اُسکی سرداری کا اختیار اُس فرانسیس جاسوس کے ہاتھ جو حیدری لشکرگاہ مین تھا سونپ دیا اور شیویلیرڈی کریسط کو اُسکا داروغہ بنایا ' اب اِس ناپسندیدہ اور نفرت انگیز روایت کے مختصر اور ختم کرنے کی نظر سے اس جگہہ پر اتنا ذکر کردیاجاتا ہی کہ اُس نئی نگہداشت سپاہ کا انجام کار شیویلیُیر کے مکر و فریب کے موافق جسنے نہ فقط حیدرعلی خان کے اذیّت و آزار پہنچانے کے واسطے بلکہ اُسکے مار ڈالنے کو بھی کی تھی سب کا سب برباد ہوگیا ' اور جو جو لوگ پانڈیچیری یا اورمکانکی جانب نئے سپاہی نگاہداشت کرنے گئے تھے اُنکے بھید ظاہر ہو گئے اور نئے سوار بالکل پانڈیچیری کی طرف بھاگ نکلے و نواب بہادر کی خدمت مین التجا لائے اور گھوڑے جو لے آئے

تھے، ہرچند اُسنے سرکار کے چرائے ہوئے تھے، توبھی اُسنے قیمت دے دے مول لیئے، اِس اجنبی سپاہ کا بد نصیب سرغنہ، انگریزون کے حکم سے جن کی خیرخواہی کے واسطے دین ایمان سب اسنے دھو پیا تھا لشکری محکمے عدالت مین اِس طرح نااہل ٹھہرایا گیا کہ ایسا آدمی سالاری کے قابل نہین کیونکہ کم حوصلہ اور بزدلہ ہی چنانچہ وہ، لشکر سے نکالا گیا اور شیو پلئیر ڈی کریسٹ جو اُس بدکرداری کی بنیاد کا بانی تھا قید و بند مین گرفتار ہوا، جب نظام علی خان (جیسا کہ اوپر مذکور ہوا) حیدر علی خان سے رخصت ہو کر پہ کو روانہ ہوا تو اُس کی سرکار کے دیوان مختار کل رکن الدّولہ نے نواب محمد علی خان کو جسّے وہ برادری کا رشتا رکھتا تھا یہ لکھ بھیجا کہ مین نے بڑی کوشش و جان فشانی کرکے آخر اپنے آقا کو اس بات پر راضی کیا کہ اُس نے نواب حیدر علی خان سے جدائی اختیار کی، اب اگر آپ اور انگریزون کو منظور ہو تو مین بطور مختار ایلچی کے مدراس مین آؤن تا آپ کی خاطرخواہ آپسمین قول قرار کیا جاے،

اِس پیغام خوشی انجام کے سنتے ہی فوراً گورنر اور صاحبان کونسل نے اُسکی ملاقات کے لیئے اپنا اشتیاق لکھ بھیجا، چنانچہ رکن الدّولہ اور رام چندر سردار مرہٹہ جو نواب نظام الدّولہ کے ایک اخلاص مندون مین تھا نہایت کرّ و فر سے روانہ ہو مدراس میں پہنچ نہیت عزّت و تپاک سے استقبال اور ہر روز فرنگ کے نادر و غریب عجائبات کے دکھلائے جانے اور عمدہ عمدہ تحفہ تحائف کے پانے سے کمال محظوظ و ممنون کیئے گئے، تب اُن عالیقدر وکیلون نے اُس اقرارنامے کو بھی (جو نظام علی خان کی طرف سے بالکل اُسکی جگہ زمین کی مالکی اور آرکات کی نوابی محمد علی خان کو مقرّر کرنے پر مشتمل تھا) اپنی اپنی دستخط کر مضبوط اور استوار کیا، اور نظام علی خان کی جانب سے مچھلیپٹن

کی اُترّوالی چار دن سرکار ون کو معہ اُسکے شہر انگریزون کے واسطے انعام کے طور سے مقرّر کر دیا ؛

بعد اسکے دو کونسلی مدراس سے حیدر آباد مین نظام علی خان کے پاس بطریق ایلچی رّوانہ کیئے گئے ؛ جب یے وہان پہنچے تو اُس نے بیش قیمتی تحفے و ہدیے اور بیش بہا سوغاتین اُن کو اور مدراس کے گورنر کے واسطے بھی دے کر بڑی توقیر و عزّت سے اُنھین رخصت کیا ؛

مرارراو سردار مرہٹہ جو سرا کے اُسطرف ایک چھوٹی سرزمین کا مالک تھا دو ہزار بان سی سوار اور تین ہزار پیادے کی جمعیّت سمیت لاچار و مجبور انگریزی لشکر مین آداخل ہوا کیونکہ انگریزون نے اندنون جا بجا سے کمک و مدد مانگی تھی ؛

جنریل اسمتھ کا کوشش کرنا صلح کرنے مین نواب حیدر علیخان کے ساتھ اور نا امید ہونا اُسکا اِس کام مین

جنریل اسمتھ نے جو حیدر علی خان کے ملک اور اُسکی لڑائی کے حال سے بخوبی خبردار تھا ؛ بہت سا چاہا کہ مدراس کے کونسلیون کو نواب کے صلح کا پیام مان لینے پر راضی کرے ؛ لیکن جب اُسکی کوششون اُنے کچھ فائدہ نہ بخشا تب اُسنے صاحبان کونسل کے حضور مین یہہ عرض کی کہ میرے نزدیک تو قلعون کے محاصرے مین اوقات ضائع کرنی عبث ہی ؛ اُسکے بدلے مناسب ہی کہ نواب کی افواج کا تعاقب کر کے ہر طرح اُسے تنگ کرین اور دور ہوویکہ حریف سامھنا نکرے تو اُسکے بعضے نامی قلعون کو گھیر لین ؛ چنانچہ دار السّلطنت بنگلور قابل محاصرہ ہی اگر اجازت ہو تو ہم اُسکا قصد کرین ؛ لیکن سرکار مدراس کے

۴۱۳

کارگزارون نے یہہ ارادہ مصمّم کیا کہ پہلے اُن سب مکانون کو تسخیر کرلینا ضروری ہی جو گھاٹیون یا ایک بڑے پہاڑ کے سلسلے کے اُس طرف ہین، چنانچہ جنریل موصوف پر بتاکید حکم صادر ہوا کہ وہ اپنا لشکر دو حصّہ کرے، آدھے پر تو کرنیل عود کو سردار مقرّر کر واسطے محاصرہ و تسخیر کرنے اُن قلعون کے جو وادیون کے درمیان واقع ہین بھیجے، اور دوسرا حصّہ وہ آپ لیکر حیدر علی خان کو لڑائی بھڑائی مین لگا رکھے،

جنریل امستھ اِس حکم کو بجا لایا اور جیسا اُسے منظور تھا بخوبی انجام پایا، کرنیل عود نے اکثر مکانون کو جنکے محافظ، جنگ و قتال کے قاعدے قانون سے واقف نتھے اپنے دخل مین کر لیا، چونکہ جہازات نواب بہادر کے اُن دنون گویہ کے ملک کی طرف تھے اُنکی دست درازی سے بچ رہے، ایسی فتحون کے ہونے سے مدراس کے کونسلی اور گورنر مارے خوشی و افتخار کے پھولے نہین سماتے تھے خاص کر جب اُن لوگون نے سنا کہ بنبئی سے آٹھ ہزار جہازی جنگی سپاہ منگلور مین اُترکے اُسے فتح کرچکے، اور تین سو ضرب توپ بھی اُنکے ہاتھ آگئین، بعد ازان اُس لشکر کے سپہدار نے یہہ اطّلاع دی کہ اب مین چاہتاہون جتنی جلدی ہوسکے حیدر نگر پر چڑھائی کرون کیونکہ یہہ بے کھٹکے مفتوح ہو جایگا اور بہت سا حیدری خزینہ دفینہ بھی جو وہان گڑا گڑایا ہی ہاتھ آیگا، خلق اللّہ کے سنانے کے واسطے اِس خبر بشارت اثر پر قلعہ سنط جارج سے ایک سو ایک توپ کی شلّکین ہوئین اور منگلور کے بھی مسخّر ہونے کا حال کیا ہندوستان کیا اور مرز و بوم مین جہان فرنگی معمور ہے تھے سب جگہہ اشتہار کر دیا گیا،

آمادہ ہونا حیدر علی خان کا بنبئی کے لشکر کو مار ہٹانے پر اور انگریزون کا بنگلور کے لینے کے واسطے تہیّہ کرنا ؛

چونکہ منگلور مین انگریزی لشکر کے اُترنے کی خبر فی الفور نواب بہادر کو پہنچ گئی تھی اسواسطے اُنکے مدافعے کو ضرور جان بدنگر ؛ سرا ؛ سریرنگپٹن کی فوجون کو حکم ہوا کہ ترنت کنرّے کی طرف روانہ ہون ؛ ٹیپو سلطان بھی اِس فرمان کے سنتے ہی تین ہزار سوار جرّار ہمراہ لے جلد روانہ ہوا ؛ نواب بہادر آپ بھی تین ہزار گراندیان سپاہی ؛ کئی ضرب توپ اور بارہ ہزار چیدہ سوار ہمعیت اُس طرف کا عازم ہوا اور باقی افواج کی سپہسالاری میر مخدوم علی خان کو دے ارشاد کیا کہ اپنے کو خطرون سے بچاکر دونون انگریزی لشکر کے ساتھ اِسطرح مقابلہ ومحاربہ کرتا رہے کہ وے آگے بڑھنے سے مجبور و پریشان ہو کر پچھلے قدم ہٹ جائین ؛ نواب بہادر کے کوچ کرنے کی خبر جنریل اسمتھ نے سنتے ہی بنگلور محاصرہ کر لینے کو مدراس کے کونسل مین لکھ بھیجا ؛ کونسل والون نے جو بنگلور ہاتھ لگنے کے مشتاق ہی ہو رہے تھے اُسکے اِس التماس کو پسند کیا ؛ لیکن چونکہ پہلے منگلور کا مسخّر کرنا اُن کے نزدیک بڑا ضرور تھا ؛ اِس لیئے یہہ تجویز ٹھہری کہ کرنیل کال انجنیرون کے سردار کو اِس مہم کی اہتمام دی جاے ؛ اور اِسواسطے کہ وہ ؛ جنریل اسمتھ کا تابعدار ومحکوم نہ بنے اُس لشکر مین مشورے و صلاح کی ایک مجلس مقرّر ہو جسکا بار ان تین بڑے سردار یعنے نواب محمد علی خان ؛ کرنیل کال ؛ سطرماکس کے ذمّے رہے ؛ یہے پچھلے دونون صاحب مدراس کے کونسلی تھے ؛ اور انہین کو اِس لڑائی کے سب امورات جنریل اسمتھ کے ساتھ فیصل کرنے کا اختیار تھا ؛ اِس خوف سے کہ مبادا ایسے نامی اشخاص اِس لڑائی پر جو

وقف

انگریزونکے نزدیک بھاری مہم ہی فتحیاب نہونے یاناکام ہونےکے باعث عتاب و خطاب مین پڑین احتیاطاً قلعہ سر کرنے کے واسطے سولہ غبّارے یا خمپارے پینتیس بڑی توپ پچاس چھوٹی اور بعضی ضروری چیزین اُن کے ہمراہ کردی گئین چونکہ یہ سب سامان و سرانجام بنگلور تک اسّی فرسنگ کے فاصلے پر لیجانا تھ اور باربرداری کے بیلون کا بہم پہنچانا مشکل ؁ اسلیئے کتنی منزلین ٹھہرائی گئین جہان وے لوگ توقّف کرین جبتک کہ سارا لوازمہ محاصرے کا موجود ہو ؁

دخل کرنا جنریل اسمتھ کا بعضے حیدری قلعون پر حیلے سے اور پھر لے لینا میر مخدوم علیخان کا اُسکو اُسیطرح کے حیلے سے

جنریل اسمتھ نے یہ منصوبہ باندھا کہ بنگلور کی راہ مین جو قلعے واقع ہین پہلے اُنھین لے لیا چاہیئے ؁ جسّے رسد آنے کا رستہ کھل جاے اور کچھ روک توک باقی نرہے اِس ارادے سے دغا و فریب کر وہان کے ایک گڑھ پر متصرّف ہو گیا ؁ تفصیل اُسکی یہ ہی کہ اُسکے جاسوسون نے میرمخدوم علی خان کے ایک ہرکارے کو پکڑ جو اُسکی طرف سے بنگلور کے قلعدار پاس خط لیئے جاتا تھا اِس مضمون کا کہ آج ہی شب کو پانسو سپاہی کی کمک پہنچیگی ؁ چوکس رہا چاھیئے مبادا اِس مکان کو اعد محاصرہ کرلین ؁ تب جنریل موصوف نے اِس خط کو اپنے ہرکارے کے ہاتھ حیدری لشکر کی راہ و رسم سے بخوبی آگاہ تھا دیکر اُس قلعدار کے پاس روانہ کیا اور زبانی بھی اُسے یون کہا کہ وہان جاکر ظاہرکرے کہ ابھی کوئی دم مین کمک آپہنچتی ہی ؁ اور اُدھرسے رات کو پچھلے پہر انگریزی لشکر قلعے پر ٹوٹ پڑ اور اپنا دخل کرلیا ؁

جب میر مخدوم علی خان پر حریف کا یہہ چھل کھل گیا، چند روز بعد وہ بھی اُسکے ساتھہ اُسی طرح کا حیلہ عمل مین لایا، یعنے اُسنے اپنے ہندوستانی سوارون کو جن مین کتنے آدمی انگریزی ڈراگونونکی صورت نیلی بانات کا لباس رکھتے تھے حکم کیا تا دے اُس قلعے کے میدان مین جا اپنے تئین نمایان کرین، اور اُنھین سے ایک شخص کو جو انگریزی ڈراگونون کے رسالے کا تھا اور اپنے گھوڑے سمیت انگریزون کی نوکری چھوڑ حیدری افواج مین آن ملا اور محلّ اعتماد تھا، قاصد بنا کر اُس قلعہ دار کے پاس بھیج دیا تا اُسے اِس پیام کو انگریزی زبان مین یون بیان کرے کہ حیدری سوارون کے ایک بڑے غول نے ہمارا پیچھا کیا تھا، سو بہزار خرابی ہم اُن سے بھاگ نکلے، اب ہمارا رسالہ دار ساتھیون سمیت اِس مکان کی نواح تک آیا اور مجھے آپ کی خدمت مین بھیجا اور التماس یہہ کیا ہی کہ آپ شفقت کی راہ سے قلعے کا دروازہ کھلا رکھئے تا ہم اُن سے بچ کر قلعے مین چلے آئین، بعد بھیجنے اِس قاصد کے تھوڑے ہی عرصے مین غتّ کے غتّ سوار اُس دروازے سے جو کھلا ہوا تھا قلعے کے اندر داخل ہو گئے، اُدھر کرنیل عود نے صاحبان کونسل کے اشارے سے کئی قلعون کا محاصرہ کیا تھا، پر آخرش سپاہ کی کمی کے سبب مدراس کے کونسل مین کمک بھیجنے لکھہ بھیجا، بعد اِسکے دارماپوری کے محاصرہ کرنے کی فکر کی، پایندہ خان نامے قلعے دار نے کہ مرد شجاع اور دلیر تھا قلعے کے بچانے مین بڑی ساونت اور بہادری کی، اور جبتک دیوار نہ گری اور کھائی نہ بھری سفید علم کہ علامت امان مانگنے کی ہی ہرگز کھڑا نکیا، اور جب اُسکے وکیل کرنیل عود کے پاس گئے تو اُس نے سواے قلعہ چھوڑ دینے کے اور کوئی شرط درپیش نہ کی، چونکہ وکلا بغیر مرضی قلعہ دار کے کچھہ اور بات کا اختیار نرکھتے تھے، قلعے کو پھر آے، اِتنے مین انگریزی سپاہ خندق سے نکل نکل دریچون تک آ گئی، پیچھے سے اور سپاہ بھی آملی،

وقف

تمام پاسبان سپاہی، قلعہ دار معہ اپنے لڑکے، اور دوسرے عہدہ دار بھی مارے پڑے، فقط بارہ نفر فرانسیسی تو پچھی انگریزی افسرون کی سفارش سے جانبر ہوے،

اِس مقام مین کہ انگریزی سپاہیون نے باوجود سپید نشان قلعے مین قایم ہونے کے جو ایسی بیرحمی و بیدردی کا کام کیا وجہ اِسکی ایک دوسری روایت سے یون معلوم ہوتی ہی کہ کرنیل عود کے لشکر والے نپٹ جھنجھلائے ہوئے تھے کہ کہین بھی اِن فتح کئے ہوئے قلعون مین کچھ لوٹ کی چیزین اُنکے ہاتھ نہ چڑھی تھین کیونکہ حیدر علی خان نے پہلے ہی اُن قلعون کے رہنے والون کو تاکید کر دیا تھا کہ اُن مکانون کو چھوڑ اپنا اپنا مال اسباب لے نکال کھڑے ہون، اور ایسا ہی حکم پایندہ خان قلعہ دار کو بھی صادر ہوا تھا کہ سپاہیون کے پاس سواے اُنکے ضروری اُوڑھنے بچھونے یا لباس پوشاک کے اور کچھ نرہے، اور یہہ بھی نواب بہادر کا قول تھا کہ انگریز صرف لوٹ تاراج ہی کرنے کے لالچ سے جنگ جدال کرتے ہین مین نہین چاہتا ہون کہ وہ اپنے مطلب پر فیروز ہون، یہہ مشکل کہ کرنیل عود اور اُسکے دوسرے عہدہ دارون نے اپنے سپاہیون کو ایسے کٹّر پنے کی خونریزی و قتل سے باز نرکھا، باآسانی حل ہو سکتی ہی، کیونکہ وہ امر اُسکے بے حکم واقع ہوا تھا، کچھ دنون بعد میر مخدوم علی خان نے دارماپوری کے مظلومون کا خوب بدلا لیا کہ ویلور کے میدان مین انگریزی سپاہیون کے پلٹن کو قتل عام کروایا، اور حیدر علی خان کے دل مین کرنیل عود کی طرف سے ایسا بغض و کینہ سما گیا کہ خاص کر اکثر اُسکے لشکر پر تاخت کرنے اور زک دینیکا ارادہ رکھتا تھا، فی الحقیقت اگر یہہ کرنیل اُس کینہ کش نواب کے پالے پڑتا تو گمان غالب تھا کہ اُسکے ہاتھ سے بڑے عذاب و سیاست مین گرفتار ہوتا،

بعد مسخر ہونے دار ماپوری کے کرنیل عود کی فوجین حسب الحکم کونسل مدراس کے جنریل اسمتھ کی فوج سے جا ملین ؛ تب اُس سپہسالار نے رسد کی راہ کا بندوبست کرکے بنگلوری کی طرف کوچ کیا اور اُسکے قریب کے کتنے گڑھون کو جیسے کولار ؛ ہسکوتہ وغیرہ لے لیا ؛ اور چونکہ اُسے ؛ یہہ منظور تھا کہ آیندہ اور مکانون کے محاصرہ کرنے کی نیّت سے ہسکوتے مین ذخیرہ جمع کرے ؛ اس واسطے اُسکے مظبوط و استوار کرنے مین بڑی کوششین کین ؛

پہنچنا وکیلون کا دیونہلّی کے باشندون کی طرف سے امان نامہ مانگنے جنریل اسمتھ کے پاس اور حسن سلوک اُس سپہسالار کا اُن کے ساتھ اور یہہ ماجرا سنکر حیدر علی خان کا خوش ہونا ؛

جنریل اسمتھ جب ہسکوتہ کو پہنچا ؛ تو باشندگان دیونہلّی کے وکیلون نے اُسکے حضور مین حاضر ہو مبالغ کثیر بطور نعلبندی کے گذران کر یہہ عرض کی چونکہ یہہ قصبہ اور قلعہ حیدر علی خان کے مولد یا جنم بھوم ہونے کے سبب فضیلت و شرف رکھتا ہی اور اِسی واسطے اُس امیر اقبالمند کے نزدیک بہ نسبت اور شہرون کے اُسکی بڑی قدر و منزلت ہی ؛ جنریل نے اُن کے جواب مین کہا کہ مین بھی ان مراتب کا خیال و لحاظ رکھ پہلے بسر و چشم اِس امر کی پاس داری و رعایت کرتا ہون تا دوسرے بھی میری پیروی کرین چنانچہ خوشی سے اُسنے ایک عہد نامہ جسکے سبب وہ شہر اور اُسکے آس پاس کی بستیان تاراج سے انگریزی افواج کے محفوظ رہین لکھکر اُنھین دیا اور وہی جو وے لائے تھے پھیر دیا اور اپنی سپاہ پر تقیّد کیا کہ بلا اجازت کوئی اُدھر

وصف

انیکا ارادہ نکرسے، جنریل اصمتھ کی اس انسانیّت و مدارات نے اُسکی اُس
زّت و آبرو کو جو مدّت سے نواب بہادر کے دل مین تھی دوچند کردیا چنانچہ نہایت
ش ہو کر دو راس اسپ عربی خاص گھوڑون مین سے جڑاؤ زین سمیت
نریل موصوف کو بطور پیشکش بھیجا،
فواج بنبئی کے سپہدار نے منگلور مسخّر کرنے کے بعد جب دیکھا کہ اب کوئی
ام باقی نہین مگر یہہ کہ وہان سے کوچ کر حیدر نگر لے لے، تب مدراس کے
نسال مین اس حال کی اطّلاع کی لوگون نے ہرچند اُسے دشوارگذاری راہ کی
ان کی اور کہا کہ اوّل تو حیدر نگر یہان سے ساٹھ فرسنگ کے پلّے پر ہی اور
اہ مین علاوہ گنجان درختون کے، جنگل پہاڑ ندّی نالے بھی کثرت سے پاتے ہین
صوصاً شہر کے قریب تو عجب بیڈھّی کڑھب راہین ہین، جن سے گذرنا
سخت مشکل ہی، تو بھی اُسنے اپنے قصد کو نچھوڑا، اُس مہم کے اسباب
سرانجام کی طیّاری مین لگا ہی رہا، اُن دنون اُسکے لشکر کے ڈیرے منگلور
کے دروازون کے باہر پڑے تھے،

ایلغار کرکے آپڑنا ٹیپو سلطان کا فوج اعدا پر ہزیمت دینا اُنہین
بیخبری مین پکڑ لینا بہتون کو اسیری مین، اور اُسی دن شام کے وقت
آپہنچنا حیدر علی خان کا شفقت و پیار سے اپنے فرزند سعادتمند کو آغوش
مہر مین لینا اور چشم گہربار سے قطرے اشک کے نثار کرنا،

ہزادہ ٹیپو سلطان غنیم کے ارادے سے مطّلع ہو جوانی کی ترنگ اور نام و نشان
مال کرنے کی اُمنگ مین بنگلور چھوڑ الغارون کنڑہ کی سرحد مین آپہنچا، رعیّت

پرجا وہانکی جو غنیم کی آمد آمد کے سبب لرزان و ترسان ہو رہی تھی اپنے حاکم کے فرزند سعادتمند کے تشریف لانے سے قوی دل ہوئی کہ آنا اُسکا اُنکے حق مین ہر طرح کا رنج و عذاب سے رہائی و نجات کا باعث ہوا ' خلق اللہ اُسکے آنے سے ایسی شاد و خرّم ہوئی کہ گویا اُنکے قالب بیجان مین جان آگئی ' شاہزادے کے دل مین اُنکے ماضی و حال کی شادی و غم کا حال دیکھنے سے ایسا رحم آگیا کہ اُسنے فوراً منگلور کی طرف کوچ کیا اور ساری حیدری فوجون کو جو ہر ایک صوبے سے اُس مقام پر اکٹھا ہوئی اور راہ مین بھی اُسسے ملی تھین یہہ حکم دیکر کہ وہ پیچھے پیچھے چلی آئین ' آپ پہلے ہی بڑی تیزقدمی سے انگریزی لشکر کے سامھنے جا موجود ہوا ' اُسکے پہنچتے ہی غنیم کی فوج مین ہراس و رعب سے ایک ہلچل پڑ گئی ' شاہزادے نے ذرا بھی آرام و انتظار نکیا بلکہ صف اعدا کی طرف آگے بڑھکر لڑائی کو چیر سامھنے لشکر حریف کے جا پہنچا '

بیت

چلاتا تھا سلطان جدھر تیغ کین
لہو سے تھی بھرتی اُدھر کی زمین

بہتون کو تہ تیغ کیا کتنون کو مار بھگایا قلعے کے دروازے تک فراریون کا تعاقب کیا سوار اُسکے بھگوڑون کا پیچھا کرتے ہوئے شہر کے اندر گھس گئے ' اتنے مین اُنکی پشت پر حیدری فوج بھی پہنچ گئی ' انگریزون کے ڈیرون کو خالی سنسان پا تعجّب کرکے لگے لوٹنے ' چھاونی اور شہر مین جو کچھ اُنھین ملا لوٹ لیا ' شاہزادہ بھی اِس لوٹ تاراج سے خوش تھا ' کیونکہ اُسے شہر والون کی جنھون نے دشمن کا سامھنا کرتے کچھ دل چرایا تھا تنبیہہ منظور تھی ' اِس لڑائی مین انگریزون نے ایسی شکست کھائی کہ اُنکے بہت ہی تھوڑے آدمیون نے

وقعت

۲۳۱

اتنی فرصت پائی کہ اس ناگہانی آفت سے بچ کر جہازون پر پناہ لین، حال یہہ تھا کہ خود جہاز والے بھی اس طوفان بلا کی ڈر سے کانپ رہے تھے، دشمنون کا بھاگنا دیکھکر حیدری سپاہی کیا فرنگستانی کیا ہندوستانی دونون ایسے دلیر وبے باک ہو گئے کہ فورت جہازون پر چڑھ اُنکے تین جہاز لشکری ساز و سامان پہنچانے والے لے لیے، انگریزی لشکر کے باقی لوگ جو بھاگ کر بچ گئے تھے وے بھی گرفتار ہو آئے، ان اسیرون مین ایک تو جنرل تھا اور چوالیس ۴۴ عہدہ دار، چھہ سو تیس انگریزی سوار، قریب چھہ ہزار کے ہندوستانی سپاہی حربے ہتھیار اور لشکری سرانجام و اسباب سمیت تھے،

یہہ بڑی فتح جسنے حیدری سرکار کامیاب ہوئی منگلور کے قبضے سے نکل جانے کے آٹھ دن بعد وقوع مین آئی سبب اِس شکست کا غفلت انگریزی جنرل کی تھی جسنے ایک مہینے تک اُن خاص راہون کی خبر کو جدھر سے غنیم کے آنے کا گمان تھا جاسوس نہ بھیجے کہ اعدا کی آمد سے آگاہ کر دیتے،

حیدر علی خان فتح ہونے کے دن شام کے وقت وہان آ پہنچا، شاہزادے نے اُسکے حضور، مجملاً صورت حال جولیس قیصر کی طرح اِس مختصر جملے مین کہ مین گیا ــ دیکھا ــ لے لیا عرض کی،

کہتے ہین کہ حیدر علی خان جب اپنے فرزند عزیز سے ہم آغوش ہوا جوش مسرت کے سبب بے اختیار اُسکی آنکھون سے قطرے اشک کے نکل پڑے،

سیاست کا حکم تجویز کرنا حیدر علی خان کا پرطکیشی
سوداگرون کے حق میں اسلئے کہ اُنھون نے انگریزون کو
مدد دی حال آنکہ حیدری رعایا کہلاتے تھے

پرطکیش سوداگر مدّت سے منگلور مین بستے تھے، جب اُن لوگون نے اِس لڑائی بھڑائی کے ایّام مین بنبئی سے جہاز پر انگریزی فوجون کا آ پہنچنا اور جنریل اسمتھ اور کرنیل عودکا کتنے حیدری قلعون اور سرکارون کا لے لینا دیکھا، اُسّے خواہی نخواہی اُنکے ذہن مین یہ بات آگئی کہ اب انگریز اکثر حیدری ملکون کو لے لینگے، اگر اور کچھ نہو تو لامحالہ منگلور تو اُن کے عمل دخل مین رہیگا، وے اِس خیال خام پر انگریزی جنریل کے ساتھ ایسی دوستی و خیرخواہی کا راہ چلے جو احتیاط و ہشیاری سے کوسون دور تھی اور اُن لوگون نے اُسّے یہ بھی قول قرار کیا کہ ہم لشکر کے ضروری اسباب و رسد کی سربراہی کرینگے، حضور والا مین یہ خبر پہنچتے ہی اُن کی طلبی کے لیئے یہ فرمان صادر ہوا کہ وے جلد اُن پرطکیشی کارخانے کے سردارون اور عیسائی دین کے تینون قوم کے پادریون کے ساتھ جو منگلور مین ہین حاضر ہون، جب وے دربار میں حاضر ہوئے، نواب بہادر نے اُن سرگروہون اور پیشواؤن سے پوچھا کہ مسیحی مذہب والے ایسے گنہگارون کے حق مین جو اپنے آقا و حاکم کے ساتھ دغا اور عہد شکنی کرکے اُسکے دشمنون کی اعانت کرین کس طرح کی تعزیر تجویز کرتے ہین، تینے بے تامل بول اُٹھے کہ ایسے قصور پر قتل کرنا واجب ہی، نواب نے فرمایا مین اُن کو ایسی سخت سیاست نکرونگا، کیونکہ شرع محمّدی مین اِتنی سختی جائز نہین، پر چونکہ اُن لوگون نے اِس خیرخواہی و وفاداری کے

سبب اپنے کو انگریزون کی قوم سے ظاہر کیا ہی بناچار اُن کا مال اموال انگریزون کی ملکیّت مین دیا جائیگا اور وے ہتھکڑی بیڑی پہن قید خانے مین جبتک کہ مین اُنھین عفو نکرون مقیّد رہینگے نواب بہادر نے اُن پرطکیشون کے مقدّمے مین یہہ حکم دے منگلور کا بند و بست کر جلدی بنگلور کو جانے کی طیّاری کی

جن دنون نواب بہادر منگلور سے دور تھا ادھر جنریل اسمتھ نے فرصت پا کر توپخانہ و سرانجام و لوازمہ جنگی بہم پہنچایا اور اُدھر سے محمد علی خان اور صاحبان کونسل بھی صرف اقسام طرح کی شرابون سمیت آ پہنچے پر ان سب طیّاریون کے بعد جب اُنھون نے چاول گیہون کی قسم سے غلّے کی ایسی کمی دیکھی کہ بدشواری مدّت محاصرہ تک وفا کرے اِس نظر سے کہ اِن دنون حیدری افواج عمل کر لینے مین اُن قلعون کے جن کے نگہبان اُس رسد کے سپاہی تھے جو آرکات سے آتی تھی متوجّہ تھی اور ممکن نتھا کہ یے لوگ حیدری لشکر کا مقابلہ کر سکین تب جنریل اسمتھ کو ضرور ہوا کہ اپنی سب فوج کو قلعہ کوتہ کی نگہبانی و محاصرے کے لئے جس مین سب ذخیرے امانت رکھے گئے تھے اپنے حکم کے تابع رکھے

مرارراو سردار مرہٹے نے صاحبان کونسل کو یہہ تدبیر بتلائی کہ پہلے کوچک بالاپور کو جو ایک قلعہ ہی بنگلور سے دس اور شانور افغانون کے ملک سے تین فرسنگ کے فاصلے پر محاصرہ کرلیا چاہیئے کیونکہ جب بالاپور ہمارے ہاتھ آیا تو اپنے ہی ملک یا شانور وغیرہ سے جس قدر کہ برنج و گوسپند درکار ہوگی مل سکیگی یہہ صلاح کونسل والون نے پسند کی اور اب جنریل اسمتھ تھوڑی سی فوج واسطے نگہبانی قلعہ اور اسباب شوراکے وہان چھوڑ جلد بالاپور کی طرف روانہ ہوا

روانہ ہونا نواب حیدر علی خان کا ھسکوتہ کی طرف اور اُسے مسخر کرنے کے لئے ابھی طیاری کرنی جسے محمد علی خان دیکھکر گھبراجاے ' آخر کو بلایا جانا جنرل اسمتھ کا تا اس اضطراب سے اُسکو بچا مدراس پہنچاے '

جن دنون جنرل اسمتھ نے بالاپور کے محاصرہ کرنے کا قصد کیا نواب بہادر نے بھی اُس کا پیچھا کر کے کبھی سوارون کو اور کبھی توپ خانہ ساتھ لے اُسے تنگ کرتا تھا آخرش نواب نے معلوم کیا کہ بالاپور کے سامھنے مورچا بنانے مین غنیم کا روکنا ممکن نہین تب فورًا اُسکوتے کا عزم کیا اور بھور نہوتے ہوتے وہان جا پہنچا ' قلعہ پر حملہ کر اُسکے پشتے کھائی کو جو گرد بگرد انگریزون نے بنائی تھی اپنے اختیار امین فرنگستانی و ہندستانی سپاہیون کو بھی جو انگریزی بیمارستان مین تھے ہمراہ کر لیا ' اور چونکہ محمد علی خان کی بزدلی کو خوب جانتا تھا اُسے یہہ منظور رہوا کہ محمد علی خان کو کچھ ڈرایا اور گھبرایا چاہیے چنانچہ ادھر تو اُسی قلعے پر یورش کرنے کا اسباب مہیا کرنے کو حکم کیا اور اُدھر آپ اس کام کی اہتمام مین متوجہ ہوکار کنون کو روپیہ و اشرفی بخشتا اور سپاہیون سے انعام کا وعدہ فرما کر اُنکے دل بڑھاتا تھا تا وے اُس مکان کو لیکر محمد علی خان کو اسیر کرلین ' محمد علی خان نے جو اسباب کی یہہ طیاریان دیکھین اور بعضے قیدیون کی زبانی بھی جنھون نے حیدری قید و بند سے بھاگ کر قلعے مین پناہ لی تھی یہی باتین سنین اُسکے دل پر ایسی ہیبت و دہشت غالب ہوئی کہ کرنیل کال کی مرضی کے برخلاف یہہ بات ٹھہرائی گئی کہ فورًا جنرل اسمتھ کے پاس اس مضمون کا فرمان بھیجا جاے کہ بالاپور کے محاصرے سے دست بردار ہو کر اسکوتے کی محافظت کے واسطے جلد آپہنچے

محمد علی خان جو نہین چاہتا تھا کہ پھر اپنے حریف قوی دست کے پالے پڑے جنریل اسمتھ کے پہنچتے ہی خوشی خوشی مدراس کو روانہ ہوا اور کرنیل کال بھی اِس صلاح پر متفق ہو آپ بھی اُسکے ہمراہ مدراس جانے مین مستعد ہوا ٔ جنریل اسمتھ چونکہ جانتا تھا کہ جبتک اُسکی تمام فوج صاف بچا یگی ممکن نہین کہ اُن دونون کو حملات حیدری سے بچا کر مدراس پہنچا سکے لاچار مجبور ہو جنگی اسباب اور غلہ ذخیرہ جو بنگلور محاصرہ کرنے کے ارادے سے جمع کیا تھا اُسکو تے مین چھوڑ اپنی سب سپاہ ہمراہ لے اُنھین سے نکلا ٔ حیدر علی خان نے پھیر لینے مین اُن قلعون کے جن کے بچانے پر انگریز متوجہ تھے رنج اُٹھانے کو مناسب نجان انگریزی افواج کا تعاقب کیا اور پے در پے کے حملون سے اُنھین گھبرا دیا ٔ

عذر خواہی کو پھر آنا مرزا علی خان نواب بہادر کے خسر پورے کا
بعد اُسکے کہ بعضے بد اطوار آدمیون کے اُرغلانے سے بہت
دنون تک عاصی رہا تھا ٔ اور پھر پیدا ہونا اسباب
فیروزی و شادمانی کا بعد تفرقے اور پریشانی کے

جن دنون مین کہ جنریل اسمتھ بالاپور کے محاصرہ کرنے کو آیا نواب بہادر کے واسطے خوشی کا ایک سبب یہ ہوا کہ اُسکا سالا مرزا علی خان ٔ جسکا باغی ہونا نواب پر بڑا قلق گذرا تھا ٔ اپنے اگلے قصور کو یاد کر ٔ خواہ نیک ذاتی کی جہت سے خواہ اُس سبکی کے سبب جو اُسکو مادھو راو مرہٹون کے سپہسالار اور اُس گروہ کے اور سرداروں کے پاس ہوئی نہایت شرمندہ و نادم تھا ٔ ہمیشہ ایک موقع شایستہ کا متلاشی رہتا تھا تا پھر حضور میں نواب کے درجہ

مدراس کے کونسلیون نے بھی حیدری روییے پر انگریزی لشکر کی تین تولیان بنائین تھین ، ان مین سے سپاہیون کا ایک گروہ جسکا سرغنہ کرنیل فریحمن تھا اور بہت کرنیل قبل اسکے کبھی حیدر علی خان کے مقابلے کو نہین بھیجا گیا تھا ، ادھر روانہ کیا گیا ، جس وقت کرنیل مذکور اپنی چار ہزار سپاہ ہمراہ لے جن مین چھہ سو جوان فرنگستانی تھے اُس میدان کی راہ ہو جو تین طرف جنگل سے ملا ہوا ہی جاتا تھا ، اکبارگی کئی سوار نظر کے سامہنے اُس میدان کے کنارے دکھلائی دیئے تب لشکری عہدہ دار کرنیل سے کہنے لگے اب بہتر یہہ ہی کہ سپاہیون کو حکم دیا جاوے تاوے آپسمین پرا باندھ جنگل کی جانب دب کر چلین تاکہ حریف کے حملون سے پناہ کی جگہہ ہو ، اس بات کے سننے سے کرنیل بہادر نے تن کر اُنھین کہا تم دیکھہ لینا کہ ان سپاہون کو کیسا مزا چکھاتا ہون ، کرنیل کو تو ادھر یہہ زعم تھا اور اُدھر ہر دم سوار بڑھتے جاتے تھے لیکن یہان اب کسکا مقدور تھا کہ اس مقدّمے مین کرنیل کے روبرو زیادہ بات کہے ، سب دم بخود ہو رہے ، اتنے مین ایکا ایکی گرد غبار ایک ابرسا نمودار ہوا اور تین ہزار سوار جرّار آپڑے ، دم بھر مین اُنکی جمعیّت ٹوٹ پھوٹ گئی ، کرنیل بھاگ نکلا ، سوارون نے اُسکا پیچھا کیا ، پر وہ اپنے گھوڑے کی تیز قدمی کے سبب اُنکے ہاتھہ نچڑھا نہین تو اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ، میر مخدوم علی خان نے دارماپوری کی خونریزی یاد کرکے اپنے سوارون کو حکم دیا کہ ان بیرحمون کو قتل کرنے مین ہرگز دریغ نکرو ، پچاس سے زیادہ عہدہ دار مارے اور قید پڑے ، کپطان ڑ بھی جسنے وانمباڑی کا قلعہ حیدر علی خان کے حوالے کیا اور یہہ قول دیا تھا کہ برس دن تک حیدریون پر ہتھیار نہین باندھونگا باوجود اسکے کہ ابھی زمانۂ موعود کے دن باقی تھے جو اس لڑائی مین پکڑ آیا ، لیکن ماجرا یہہ تھا کہ وہ زبردستی گورنر مدراس کے حسب الحکم قلعۂ ماڈورا کی

نگہبانی کے واسطے کرنیل مذکور کے ساتھ چلا تھا، آخر میر مخدوم علی خان کے کہنے
سے اُسکو پھانسی دی گئی یہہ حال سنہ ۱۷۶۸ ع مین واقع ہوا،

بعد اُسکے ۱۷۶۹ ع مین حیدر علی خان کرنیل عود کا جو آٹھ ہزار سپاہی لیکر تھیاگڑھ
کے نزدیک آپہنچا تھا تعاقب کر اُسکے چنداول پر آپڑا اور ایسا تنگ و مجبور
کیا کہ اُسے جنگل مین پناہ لینا ضرور ہوا، اور اُسوقت اُسے اِس کی بھی فکر تھی کہ
قلعۂ یلو اینسور کی حفاظت کے لیئے کچھ سپاہی تعینات کرے کیونکہ اُسکا
قلعدار کپطان بڑا متوالا تھا بہرصورت کرنیل مذکور نے اِس لحاظ سے کہ نواب
بہادر اِس قلعے کو محاصرہ نہین کرنیگا، وہان کے سپاہیون پر اُسی نشے باز کپطان
کی سرداری بحال رکھی، لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ نواب معہ کتنے سوار و سپاہیون
اور کئی ضرب توپ کے وہان آاُترا، تب وہ قلعدار کپطان سرشار نشے کی حالت
مین اپنے گھوڑے پر چڑھ قلعے کا دروازہ کھلوا حیدری فوج کی طرف چلا اور
وہان پہنچکر نواب کی ملازمت حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا، آخرش جب وہ
سرکاری ملازمون کے وسیلے حضور مین آیا تو مجرے کے بعد چاپلوسی
وخوشامد کی راہ سے اِسطرح عرض کرنے لگا کہ فدوی اِس قلعے کا تون میجر
ہی اور اِس امر کتین کہ اِس قلعے کو آپ سری کا بادشاہ اولوالعزم
محاصرہ کرے اپنی حرمت و فخر کا موجب سمجھتا ہی اور بندہ تو جان و دل سے
قلعے کی حفاظت و حراست کے واسطے حاضر ہی اور امید یہہ ہی کہ آیندہ ایسی
کوشش و جانفشانی کرے کہ اپنے کو تحسین و انعام کا مستحق بناوے لیکن
بالفعل چونکہ قلعے مین سپاہیون کی شراب نبڑ گئی ہی اِس لیئے نواب
نامدار کی فیض بخشی کے بھروسے التماس یہہ کرتا ہی کہ اگر غریب نوازی
کی راہ سے خواہ بطور بخشش خواہ بطور فروخت کے یہہ اُنھین ملجاوے تو وے

خوش ہو کر قرار واقعی قلعے کی نگہبانی مین مستعد رہین ' نواب عالیجاہ نے اِس واہیات تقریر سے اُسکو دیوانہ سمجھا اور یقین نہ کیا کہ وہ توّن میکرہی ' بہرکیف اُسّے وعدہ کیا کہ اچھّا تمھین شراب وغیرہ دی جایگی ' بعد اُسکے کئی طرح کی نشّے والی شرابین سامھنے منگا کر اُسے چکھنے کو فرمایا ' وہ عاشق نشہ بے اندیشہ نوش کرنے لگا ' ایک لحظے مین ایسا بے ہوش ہوگیا کہ اور لوگ اُسے کندھون پر اُٹھا خیمے مین بچھونے تک لے گئے ' اُسی خواب مستی کی حالت مین واسطے پہچاننے کے شہر کے آدمیون کو بلا کر اُسے دکھلایا ' جب اُسکا نشا ٹوٹا ' لوگون نے بموجب تلقین نواب کے اُسکو کہا کہ نواب فرماتاہی چونکہ یہہ شخص بھید یا بن کر اِس لشکر مین آیاتھا اِسے پھانسی دینا صلاح ہی ' اور اگر حقیقت مین یہہ توّن میکرہی تو اپنے سپاھیون کو حیدری ملازمون پر قلعہ و شہر چھوڑ دینے کا حکم دے ' اِن دو باتون مین جسے چاہے وہ اختیار کرے یا حصار حوالے کروا دے یا دار پر چڑھے ' جب میکر نے دیکھا کہ قلعہ تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی تدبیر نہین حکم دیا کہ قلعہ تسلیم کرین ' یہہ بیچارا تو کیفی ہی تھا ' لیکن زور لطف تو اِس مین ہی کہ عہدہ دار جو اُسکے حکم کے تابع تھا اُس نے بھی اُسکا کہنا مان قلعے کا دروازہ کھول حیدری جوانون کو آنے دیا ' اِدھر تو نواب بہادر نے اِس حکمت سے وہان عمل کر لیا اور اُدھر کرنیل عود کی ناتجربہ کاری ظاہر ہوگئی کہ ایسے شخص کو قلعدار مقرّر کیا تھا '

اُسی زمانے مین کہ نواب یہان قلعۂ یلوانیور کی تدبیر و انتظام مین مصروف تھا وہان ٹیپو سلطان و مرزا فیض اللہ خان جو ایک بڑی فوج اور توپخانے پر حکم تھے ' یہ دونون پھیر لینے مین اُن مکانون کے جن کی نگہبانی مین انگریز ماعی تھے مشغول ہوے ' بلکہ سب جگہین سواے ھکوتے کے جو بہت سپاہ

رقعہ

اور بڑا توپخانہ رکھتا تھا، اُنکے قبضۂ تصرّف مین آ چکی تھین اُسکے لینے کو نواب فطانت مآب نے دل مین یہہ ارادہ کیا کہ ملاپ کا قول و قرار کر اُسپر بھی قابض و دخیل ہو جائیے،

اُن دنون کہ حیدری تاخت تاراج سے گورنر اور کونسلی لوگ حیران ہو رہے تھے، ولایت انگلستان سے ایک جہاز آ پہنچا، جس پر سر طرد پری مدراس کا سابق کونسلی بھی آیا جو انگریزون کے نزدیک بڑا دانشمند اور صاحب فراست مشہور تھا، ولایت والون نے اِس نیّت سے پھر اُسکو بھیجا کہ مدراس پہنچکر ریاست کا بند و بست اس سال ۱۷۷۰ کی ابتداے جنوری سے اپنے قبضے مین لاوے، الغرض یہہ کونسلی ۱۷۶۹ کے اوائل مارچ کو مدراس مین وارد ہوا اور بادشاہ کا ایک فرمان بھی اپنے ہمراہ لایا اِس مضمون کا کہ مدراس کے گورنر اور کونسلیون کو واجب و لازم ہی کہ حیدر علی خان کے ساتھہ دوستی و آشتی کی بنا قایم کرین، اور کسی نوع کی شرطین کیون نہون مان لین، ایسے حکم کی وجہ یہہ تھی کہ کار فرمایان کنپنی، کار پردازان مدراس کے خطوط سے جو سادہ دلون کی سمجھوتی اور اُمید فتح کی تسلّی آمیز اخبار پر مشتمل، ہر بار یہان سے بھیجے جاتے سنتے سنتے ناخوش و تنگ ہو گئے تھے، وہان تو یہ لوگ حیدر علی خان کے جواہرات و خزینے دفینے پر دانت لگائے ہوئے تھے کہ کب اُن کے ملنے کی خبر آوے اور یہان سے اُن کے پاس اور تو کوئی چیز نہین پہنچتی تھی مگر ہندیان جن کے روپیے جبراً بھیجنے پڑتے تھے، اسلئے اُن صاحبون نے بہتری اپنی اِسی مین دیکھی کہ نواب کے ساتھہ جسطرح ہو سکے میل کیا چاہیئے تا کنپنی بہادر کے سرمایے کے بھاو مین گھٹتی نہ آوے، کنپنی انگریز بہادر کے عمّالون نے حیدر علی خان سے صلح کرنے کے لیئے جو اتنی تدبیرین

لین (حالانکہ یہ تدابیر و تعلیمات عمدہ اسرار ملکی سے تھین) ملاپ ہونے کے پہلے ہی سب پر معلوم ہو گئین چنانچہ اِسی کونسل نے بر سر مجلس یہ اظہار کیا کہ حیدر علی خان کے پاس ایک سفیر کو معہ پیام صلح بھیجا چاہیئے، حاصل کلام وکیل معتمد روانہ ہوا اور جب اُس نے حیدری دربار مین پہنچکے پیغام گزارش کیا تو اُسکے جواب مین نواب بہادر نے اتنا ہی فرمایا کہ پیام سلام کی کچھ احتیاج نہین انشاءاللہ مین تو آپ ہی مدراس کے پھاٹک تک آ پہنچتا ہون، تب جو کچھ گورنر اور اُسکے کونسلیون کا قول و قرار ہی وہین سن لونگا، اِس جواب سے چونکہ اُنھین یہ شبہہ گذرا کہ حیدر علی خان مدراس محاصرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی لہذا گورنر مذکور نے مقابلے کے لیئے سامان جنگ کی طیّاری کو یہ حکم دیا کہ جنریل اسمتھ اور کرنیل عود ان دونون کی فوجین اطراف مدراس مین جا کر اُترین،
اِدھر نواب بہادر بھی (جیسا کہ ہمیشے سے اُسکے ایلغار کا طور تھا) کوچ کرکے پہلے تو پانڈیچیری اور گوڈلور کے قریب آ پہنچا، پھر یہان سے کولنتر کی نواح مین جو مدراس سے سات فرسنگ کے فاصلے پر پانڈیچیری کی راہ سے واقع ہی آکر اُترا، اور جس وقت انگریزی سپاہی سنط طامس کے گھاٹ کے چوکی پہرے کی طیّاری کر رہے تھے کہ وہ بہادر دیکھتے دیکھتے مثل آفتاب شام سبکی نظرون سے چھپ گیا، اُسکے غائب ہونے سے لوگ دریائے حیرانی مین ڈوب رہے تھے جو پھر ایکبارگی اُدھر سے کاوا دیکر معہ فوج مدراس کے دروازے پر پالیکیط کی طرف، مانند خورشید خاور جلوہ گر ہوا، اور مدراس کے کارکنون کو کہلا بھیجا کہ اب ملاپ کے باب مین تمھین جو جو شرائط در پیش کرنا ہو سو کرو، صاحبان کونسل نے مسطر ڈپری کو جو نیا گورنر مقرّر ہوا تھا اور گورنر سابق کے بھائی بوشیر کو وکیل کر نواب بہادر کے پاس بھیجا، یہ اُن دونون کے ساتھ

نہایت خلق و محبت سے پیش آیا، بعد پیام و کلام سے یہہ بات ٹھہری کہ مرتضیٰ
مرزا اس مین جنگ وجدال واقع ہو، حیدر علی خان نے منسلطاس کے پہاڑ کو
اپنی چھاونی مقرر کرنے کا وعدہ کیا، بعد اسکے اپریل مہینے کا پندرہویں.. کو دو عہد
نامے مُہرا اور دستخط کئے گئے،

پہلا عہد نامہ جو شاہ انگلستان اور نواب معلا القاب حیدر علی خان کے نام سے
تھا اُسکا یہہ مضمون ہی کہ آیندہ بادشاہ کیوان بارگاہ انگلنڈ اور نواب گردون
جناب حیدر علی خان بہادر اور اِن دونون سلطنت کے رعایا بھی آپسمین ملے جلے
رہینگے، طرفین کے قیدی چھوڑ دیئے جائینگے، اور سوداگری و بیوپار کا طور جیسا
کہ لڑائی کے پہلے جاری تھا اُسیطرح دونون سرکار کی رعیت ہر جا کے
درمیان بحال رہیگا،

دوسرا عہد نامہ جو نواب حیدر علی خان اور محمد علی خان کے نام پر تھا اُسکا یہہ
عبارت تھی کہ محمد علی خان شتابی قلعہ اور شہر ہاسکوتہ حیدر علی خان کو چھوڑ دے
اور یہہ قلعہ و شہر، عہد نامہ دستخط کرنے کے وقت جس حال مین ہی ویساہی
رہے اور توپخانہ، ہتھیار، جنگی لوازمہ جو کچھ اُس میں ہی سب کا سب حیدری
ملازمون کے سپرد کر دے، قلعہ دار وہان کا ایسے رستے ہو کے جسّے بہت
جلد جاسکے، کرناٹک کی جانب روانہ ہو جاے، اور محمد علی خان سال بسال چھہ
لکھ روپیے نواب بہادر کو نعلبندی دیا کرے، اور پہلے برس کا خزانہ سر دست
داخل کرے اور جتنے رئیس صاحب عزت کہ سابق آرکاٹ مین سکونت
رکھتے تھے اور بالفعل وے اسیر ہین اُن سبھون کی اِس طرح رہائی کی جاے
کہ وے جہان چاہیں رہیں،

...پنی بہادر نے اِن کامون کے انجام پذیر ہونے مین لوسس اور ایک جہاز پچاس

توپ والا نواب بہادر کو نذر دینے کا وعدہ کیا بدلے اُس پر اسنے جہاز کے جسے کمپنی کے علاقہ وارون نے سابق مین نواب کے تصرّف سے لے لیا تھا علاوہ یہہ بھی وعدہ کیا کہ جب آپ چاہینگے ایک ہزار دو سو انگریزی سپاہی آپ کو ملینگے مدراس کے صاحبان کونسل نے بھی نواب بہادر کی خدمت مین بیش قیمتی سوغاتین نذر گذرانی نواب بہادر کی طرف سے اُنھین بہت سا جواہر گران بہا و سونے چاندی کا مال و اسباب ملا انگلستان وغیرہ مین اُس عہد نامے کا اشتہار ہو گیا

اِس ملاپ کے موانع سے ایک کرنیال کال تھا اور یہی شخص جنگ اخیر کا باعث بھی ہوا جنریل اسمتھ جسنے پہلے نواب بہادر کے پاس پیام مصالحہ بھیجنے کے باب مین ارباب کونسل کے نزدیک اِس طرح اپنی راے ظاہر کی تھی کہ نواب ممدوح سے میل کر لینا ہماری قوم کی عزت و آبرو کا وسیلہ ہو گا اِن دنون وہی جنریل اِسی صلح کے مقدّمے مین ممانعت کرتا تھا اور کسی طرح راضی نتھا بلکہ یہہ کہتا تھا کہ اب نواب بہادر انگریزون کو کچھ ضرر پہنچا وے ممکن نہین کیونکہ مین اُسے ہر طرح کے محاصرہ کرنے سے باز رکھ سکتا ہون اور یہہ بھی کہتا تھا کہ نواب انگریزون کی لڑائی سے جس مین اُسے کسی نوع کا فایدہ متصوّر نہین بیشک احتراز کریگا خصوصاً اِن دنون کیونکہ مرھٹون مین اور اُس مین جو صلح موقّت مقرّر ہوئی تھی اُسکی مدّت اِسی برس پوری ہو جایگی پس یہہ قیاس سے بعید ہی کہ وہ ہوشمند کار آگاہ اِدھر انگریزون سے بھی لڑنے کا قصد کرے اور اُدھر مرھٹون سے بھی نزاع و خرخشہ رکھے علاوہ اِن دلیلون کے جنریل موصوف کا یہہ بھی قول تھا کہ انگریز حیدر علی خان کے ساتھ ایسی مغلوبانہ صلح اور ویسے ہیتھے عہد نامے پر دستخط کرکے ساری عزت و آبرو اپنی قوم کی جنھون نے

ہندوستانیون کی کسی لڑائی مین کبھی ایسی بدنامی و ذلّت نہین اُٹھائی ہی کھووینگے ' اب راقم اوراق اِس جنگ و یساق کی داستان کو چہرہ آرائی کرنے اور خط و خال دکھلانے ہر ایک تصویر کے ختم کرتا ہی ' جو زبان حال سے ٹھیک ٹھیک مختلف رائین اُن لوگون کی کہ اُن دنون مین مدراس کی حکومت و سرداری کرتے تھے ' ظاہر کرتی ہی ' سو یہہ ہی کہ قلعے سنط جارج کے دروازے پر جو بنام بادشاہی دروازہ مشہور ہی ایک ایسی تصویر لگائی گئی تھی ' جسّے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ نواب حیدر علی خان ایک شامیانے کے سائے مین تو پونکے ڈھیر پر بیٹھا ہی اور اُسکے سامھنے سطرڈپری اور دوسرا ایلچی دونون مودّب دو زانو بیٹھے ہین ' اور نواب بہادر داہنے ہاتھ سے سطرڈپری کی ناک کو (جو ہاتھی کی سونڑ کی طرح نہایت لنبی بنائی گئی تھی) پکڑ کر مل رہا ہی اِس لئے تا اُسّے اشرفی ڈہون نکلے ' اور اُس وکیل مطلق کے منہ سے زرریزی ہو رہی ہی ' اِس تصویر کے پیچھے قلعے کا نقشا بھی کھنچا ہوا تھا اِس صورت سے کہ اُسکے ایک برج مین گورنر اور کونسلیون کی یہہ حالت تھی کہ نواب کے روبرو گھٹنے کے بل کھڑے ہاتھ پسار رہے ہین اور اُس مین کونسلیون کے ہمراہ ایک بڑے کتّے کی بھی ایسی تصویر تھی کہ حیدر علی خان پر بھونک رہا ہی ور یہہ دو حرف ج ک جسّے جان کال مراد تھا اُس کتّے کے پٹّے مین لکھا ہوا تھا ' س بڑے کتّے کے پیچھے ایک چھوٹے فرانسیسی کتّے کی شکل تھی جو کمال حرص سے بڑے کی مقعد چاٹنے مین مشغول تھا ' اِس پچھلے کتّے کی مورت کا ہو بہو یسا رنگ روپ بنایا تھا جیسا شیو یلئیر ڈی کریسط کرنیل کال کا معتمد تھا اور س تصویر سے بہت تفاوت پر انگریزی لشکرگاہ کا نقشا دکھلائی دیتا تھا ' جہان نریل اسمتھ موافق مضمون اِس بیت فارسی کے '

بیت

بیا تا چہ داری ز شمشیر و جام

کہ دارم درین ہردو دستی تمام

ایک ہاتھہ مین صلحنامہ دوسرے مین تلوار لیئے کھڑا تھا،
اسطرح سے میان ملاپ کرکے نواب حیدرعلی خان نے انگریزون کی لڑائی بھڑائی بخوبی تمام انجام کیا، ہرچند تمام ہندوستان مین شہرت تھی کہ اِس جنگ کا خاتمہ اُسکے حق مین خوب نہوگا، جب نواب بہادر اِس مہم سے فارغ ہو مدراس سے روانہ ہوا تو ہاسکوٹہ اور بنگلور کے رستے گیا تا ہاسکوٹے کا بند و بست کرے چنانچہ گورنر کے حکم موافق اُسکے قلعدار نے توپخانہ اور سب جنگی لوازمہ ملازمان حیدری کے حوالے کردیا نواب بہادر نے بعد بند و بست قلعہ و شہر کے اپنی افواج مناسب مکانون کو روانہ کیا تاوے بعد اِتنی تگ و تاز کے آرام پاکر اگلی لڑائی کے لیئے جو مرھٹون کے ساتھہ ہونے والی تھی سرنو آمادہ و تازہ دم رہین،
چونکہ مرھٹون کو یہہ خیال تھا کہ ہندوستان کے اکثر صوبون کے خراج مین اُس سند کے رو سے جو اُنھین عالمگیر کی طرف سے ملی تھی شرعاً چوتھہ* اُنکا حق ہی پر حیدرعلی خان بہادر اُنکے اِس دعوی کو نہین مانتا تھا مگر یہہ تھا کہ کبھی کبھی مصلحت و

---

* چوتھہ خراج صوبہ بنگالہ، دکھن وغیرے سے لینے کی سند اورنگ زیب سے جماعۂ مرھتہ کو ملی تھی، اسی بہانے مقرری ضابطے کے خلاف زبردستی کرکے دکھن، بنگالہ وغیرے کے صوبہ دارون سے اُنکے صوبون کی گنجایش کے موافق بحساب روپیہ لیتے تھے، مگر نواب حیدرعلی خان ہی جسکے تحت فرمان مین اکثر دکھن کے صوبے تھے اُن کے دعوی کے بالعکس عمل کرتا تھا،

وقت کے تقاضے سے کچھ کچھ اُنھین دیتا اور کوئی صلح بھی سواے صلح موقّت کے اُن سے نکرتا، مرھتے اُسکے ایسے سلوک کو غنیمت جانتے اور ہرگز نہین چاہتے تھے کر ہمیشہ اُسّے چھیڑ چھاڑ کرنے کے سبب کہین ایسی مصیبت مین پڑ جائین کہ بے بس ہوکر بالکل محروم کئے جائین ،

موشیر م د ل تے کی روایتین تمام ہوئی ،

مراجعت کرنا حیدری افواج کا مصالحہ ہوجانے کے بعد کرناٹک کی سرحد سے واسطے دفع کرنے مرھتے کی فوج کے جو گوپال راو ھرّا اور بابو رام پھڑنویس کی سپہسالاری مین نواب حیدر علی خان کے ملک پر چڑھ آئی تھی اور جوانمردی و چالاکی سے حیدری سپاہ کی جسکا سپہسالار رفیض اللہ خان تھا، اِس بلا کا مندفع ہونا ،

سال ۱۷۷۱ کے اوائل مین قوم مرھتے کی ایک فوج عظیم جس مین گوپال راو ہرّا اور بابو رام پھڑنویس سپہسالار تھے حیدری ممالک محروسہ پر چڑھ آئی اِنکے جور و ستم سے رعایا کا احوال تنگ تھا نواب بہادر نے جو اُن کے تاخت تاراج کا یہ طور دیکھا تو کرناٹک کے ارکین پاس پیہم کئی قطعے خط بموجب عہدنامے کی اُس شرط کے جو انگریزون نے کی تھی بھیجے ، اور اُسکو انگریزون سے (جنھاین از بسکہ اپنے کہنے کی پاسداری منظور رہی) امید یہ تھی کہ وے ہرگز مدد دینے مین دریغ و پہلو تہی نکرینگے لیکن نواب عالی ہمّت کی جبّاری اور بہادری نے قبول

نکیا کہ کمک کی فوج کے بھروسے رہے بلکہ سرینگپٹن سے ایک لشکر جرار آزمودۂ کارزار کو فیض اللہ خان سپہسالار کے ہمراہ غارتگران مرہٹے کے قلع قمع کے واسطے روانہ کیا، یہ جری سردار پختہ کار اپنی سپاہ اور گولنداز ون کی (جو فرانسیس کے قوم سے تھے) پھرتی اور تیز دستی کے بھروسے جمعیت پر اعد اکی جو حد سے زیادہ تھے نہ ھڑک تو ٹ پڑا اور اُن کی کثرت دیکھ ہرگز نہ جھجکا، اِس بہادر نے دلیرانہ یہان تک اُن پر حملے کیئے کہ آخر کو مرھٹون کی ساری جمعیت کو پاشیدہ کر قرار واقعی شکست دی،

تاخت کرنا مرھٹون کے لشکر عظیم کا مادھوراو پیشوا کی سپہسالاری مین میسور پر اور بسبب لاحق ہونے بیماری سخت کے اُسکا پھر جانا،

اگرچہ اِس جنگ و جدل مین جو حیدری افواج اور مرھٹون مین واقع ہوئی، سپاہ حیدری فتح مند رہی اور غنیم شکست نصیب ہو کر پھر گئے، لیکن چونکہ انگریزون کی طرف سے کچھ بھی کمک باوصف اِسکے کہ نواب نے مکرر طلب کی نہ پہنچی، (اور اِس حرکت کو خود انگریز منصف مزاج بھی بیجا اور بد نما جانتے اور اِس مہم مین اعانت و مدد کرنے سے پہلو تہی کرنے کو، اُن کے آپس کے قول قرار کی پیمان شکنی پر حمل کرتے ہین) اس شکست سے مرھٹون کی کچھ سرکشی نہ گھٹی، بلکہ اُنکے دلون مین قدیم دشمنی کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکی، چنانچہ آیندے حال مین مرھٹون کا ایک جم غفیر جن پر مادھوراو پیشوا حاکم و سالار تھا، ملک میسور مین آپڑا، جس کے آنے سے اُس سرزمین محشر کا سا ایک ھنگامہ آشکار و پیدا ہوا، فقط سرینگپٹن اور دوسرے کئی محکم قلعے تو جن کی سپاہ اُنکے دفع کرنے مین متوجہ

ہوئی، اِس روے سے محفوظ رہے تھے، لیکن حیدری اقبال کی یاوری اور طالع کی مدد کے سبب ایکاایکی ایک ایسی صرصر نکبت اعدا کی جمعیّت پر چلی جسے اُن کے جماو مین پھوٹ اور تفرقہ پڑا اُسکی شرح یہہ ہی کہ مادھوراو پیشوا اُسی تاراج و غارت کے زمانے مین ناگاہ ایک سخت بیماری میں مبتلا ہوکر پونان کو پھرگیا، فوج کے سرداروں نے آپسمین ایساجھگڑا اور خرخشہ شروع کیاکہ آپ ہی آپ اُنکا جتھا توٹ گیا، اُدھر بارش کی شدّت نے اور بھی اُنکاقافیہ تنگ کرر کھاتھا، ندّیان ایسی چڑھی ہوئی تھین کہ اُن مین اعدا کی کشتیون کاچلنا دشوار تھاعلاوہ اِسکے مرگی اور وباے عام بھی لشکر مین زور شور سے پھیل گئی تھی، جب مرھٹون نے اِس آفت و بلا سے کسی طرح بچاوا ندیکھا لاچار ہو صلح کرنے پر راضی ہوئے اِس شرط پر کہ نواب اُنھین کچھ قدرے قلیل نقد روپیہ اور چند خطّے و پرگنے دے چنانچہ جولائی مہینے سنہ ۱۷۷۲ع مین بالکل اُنکی فوجین سرحدّ میسور سے اپنے دارالحکومت کو پھر گئین لیکن رگھوناتھ راو جو پہلے سپہسالار کا قایم مقام مقرّر ہوا تھا ایک سنگین فوج اُن خطّون کی پاسبانی و نگہبانی کے واسطے جو اُنھین دیئے گئے تھے چھوڑ گیا،

بعد اِس واردات کے نواب بہادر نے جو اپنے ہم عہدون یعنے انگریزون اور نظام علی خان کی طرف سے ویسا سلوک پیمان شکنی کا دیکھکر نہایت ناخوش اور آزردہ ہو رہا تھا اُنسے انتقام لینے کے واسطے صلاح وقت یہہ جاناکہ اپنے قدیم خیرخواہ فرانسیسون کے ساتھہ سر نو عہد و پیمان اتّحاد و دوستی کا باندھے جسّے انگریزون کی بد سلوکی کا بخوبی جبر نقصان کرے،

مرنو محبّت کی راہ و رسم پیدا کرنا نواب حیدر علی خان کا
اپنے هواخواہ فرانسیسون کے ساتھ بعد اُسکے کہ کمک و مدد کے
مقدّمے مین انگریزون کی عہد شکنی کو بارہا اُسنے آزمایا ؎

چونکہ ہوشمند و دور اندیش قوم فرانسیس نے حیدر علی خان کی خیرخواہی و اتّفاق کو اپنے بہت سے سود و بہبود کا وسیلہ تصوّر کیا تھا ؎ جسّے حال و استقبال مین اُنکی مرادونکا بر آنا ممکن تھا ؎ نہایت خوشی سے ترنت نواب بہادر کی دعوت کو اجابت کیا ؎ اپنے عہدہ دارون کو حکم دیا کہ اُسکے ملازمین کے زمرے مین داخل ہو کر اُسکے فوج کو سپہ گری کے فن سکھلائین اور فرنگستانیون کا سا ایک بڑا توپخانہ طیّار کرین ؎ چنانچہ سپہدار اُنکے حیدری سپاہ کی تربیّت و تعلیم مین سرگرم ہوئے اور ہتھیار اور اسباب و آلات جنگ سرکار حیدری مین طیّار کرنے لگے ؎ یہان تک کہ نواب بہادر کو ایسی دست قدرت حاصل ہوئی کہ پہلے مرهٹون پر سرنو لشکرکشی کرکے اُنھین شکست دے ؎ پس پیچھے کرناٹک کی غریب رعیّتون پر اُنکے حاکم کی پیمان شکنی کے سبب تاخت و تاراج کرے ؎

قابض و متصرّف ہونا نواب حیدر علی خان کا سرزمین کُرسا و
راسمی اور ریاست زمورین وغیرہ پر سرحدّ ملیبار مین ؎

سنہ ۱۷۷۳ ع مین جو سرداران نائرا ور کورک کے دو میان خانگی جھگڑا شروع ہوا بیان اُسکا یہ ہی کہ کورک کی راج گدّی کے مقدّمے پر ؎ ایک گھرانے کے دو گروہ مین باہم ایسا خرخشہ و مناقشہ پیدا ہوا کہ وے دو فریق ہو گئے ؎ ایک فریق

ووف

دواپانام نے فتحمند ہوکر دوسرے فریق کو (جن کی جمعیّت نالری کہلاتی تھی) ملک سے نکال دیا، اس ملک بدر کئے ہوئے فریق نے پناہ کے لئے سرینگپٹن مین آکر نواب بہادر سے مدد مانگی، نواب نے یہہ بات غنیمت جان اُن طالبان اعانت کی درخواست منظور کر اُن کی مدد کے لئے اپنی فوج کو اُدھر روانہ کیا تا کہ اُن کے دشمنون کو ملک سے نکال دین، لیکن برخلاف اُسکی چشمداشت کے وہان سے اُسکی فوج نے نیل مرام پھر آئی، تب پھر نواب نے اُن کی کمک کو ایک بھاری فوج بھیجی، یہہ فوج قہّار غنیم پر غالب و فیروزمند ہوئی، اور نالری راجا گدّی پر بیٹھا، دواپا راجا نے ہزیمت پا کو یتیوٗت مین جا پناہ لی،

اِس دستگیری و یاری کے شکرانے مین راجا نالری نے سرزمین نُرسااور راسمی کا باقی آدھا ملک بھی ملازمان حیدری کے حوالے کیا، جسکا دوسرا نصف سنہ ۱۷۶۱ مین پہلے ہی مل چکا تھا، اِسکے سوا اُس نے یہہ بھی شرط کی کہ سال بسال خراج بھی سرکار حیدری مین پہنچایا کریگا، اِس فتح کے بعد فوج حیدری مالیبار کے ملکون مین داخل ہوئی، اور سنہ ۱۷۷۵ ع مین بالکل ریاستین زمورین، کالیکوت، کویتیوٗت، کارتنیادؔ، کانیور، کی حیدری عمل دخل مین آگئین، کوچین کے راجا نے بھی بہ جبر تعابندی قبول کی،

یاد کیا چاہیئے کہ اگلی لڑائی مین سرینگپٹن سے مرہٹّون کی فوجون کے پھر جانے کی ایک وجہ یہہ تھی کہ اُس فوج کے سپہسالار مادھو راو پیشوا کو ایک سخت عارضہ لاحق ہوا، چنانچہ ۱۷۷۲ ع کے آخر مین اِس جہان سے کوچ کر گیا اور اُسکے بھائی نارائن راو کو لڑکپن ہی مین پونان کا راج پاٹ ملا، پر دوسرے ہی برس دغا بازون کے ہاتھ وہ بیچارہ بھی مارا گیا،

کہتے ہین کہ یہہ خون ناحق اُسکے چچا رگھوناتھ راو کی صلاح سے ہوا تھا، اور یہہ

وہی رگھوناتھ ہی جو بعد مرنے مادھوراو کے اُس لڑکے کی حین حیات نیابت مین پیشوائی کے اُمور کو انجام دیتا تھا، بعد اُسکے مارے جانے کے، میراث کی راہ سے خود پیشوا ہو کر بالاستقلال راج پر قائم ہو گیا، اگرچہ رگھوناتھ راؤ نے پونان کے تمام علاقون اور کارخانون پر بخوبی دخل کیا اور وہان کے اکثر عملے فعلے کو بھی اپنا کر لیا تھا، ولیکن اِس جہت سے کہ عموماً خلق اللہ کا طعنہ تشنہ اُسپر تھا اور اِس شبہے سے کہ وہی اُس بیچارے کے قتل کا بانی مبانی ہوا تھا سب کے نزدیک متّہم و بدنام ہوا اِس سبب نہایت دلگیر اور برخاستہ خاطر رہتا آخرش اُسکے بداندیشون کے ایک گروہ نے جس مین نانا پھڑنویس نام ایک شخص (نہایت ہی عاقل و اُسکا سرغنہ تھا) آپسمین اتّفاق کیا اور پیشوائے مقتول کی رانی کے ساتھ جو اپنے کو حاملہ ظاہر کرتی تھی مل کر رگھوناتھ راو کی ہلاکت مین کوشش کی، قصّہ کوتاہ رگھوناتھ راو اُن کی سازش و تعدّی کے سبب مجبور و بےبس ہو کے شہر پونان سے بمبئی کے جزیرے کو بھاگ نکلا، جب پونان کی ریاست مین اسطرح کا خلل اور تہلکہ واقع ہوا نواب بہادر نے دیکھا کہ دونون گروہ اُسکے غنیم مرھٹے اور انگریز ایک دوسرے کے ساتھ خصومت وعناد مین اُلجھ رہے ہیں اور مرھٹون کے سردارون مین ایسا تفرقہ پڑا ہی کہ ہر فریق ایک دوسرے کی بیخ کنی و بربادی کی گھات مین لگ رہا ہی تب نواب نے اِس فرصت کو غنیمت جان کے یہہ قصد کیا کہ جو جو خطّے اور پرگنے سنہ ۱۷۷۲ع کے عہد و پیمان کے موافق مرھٹون کو دیئے تھے، اب اُنھین پھیرلے چنانچہ نواب نے سنہ ۱۷۷۴ مین مرھٹون کی قوم کو اُن قلعون سے نکلوا دیا،

قبضے مین لانا نواب حیدر علی خان کا قلعہ بلھاری اور گتّی کو اور اس سبب سے نواب حیدر آباد کی غیرت خوابیدہ کو جگانا اور اُسکا امیر ظفر الدّولہ کو بھاری لشکر همراہ دیکر حیدر علی خان کے ساتھ لڑنے کو روانہ کرنا ؛ اگرچہ اِس مہم مین مرھٹون کا بھی ایک بڑا غول اُسکا مددگار رھا ؛ لیکن حیدر علی خان نے حکمت عملی سے اُن کے جماؤ کو توڑ دیا ؛ کہ اُن سے کچھ نہ بن پڑا

اسی مابین مین قلعہ بلھاری واقعۂ خطّہ ادھونی کے زمیندار نے جو خراج گزار نواب بسالت جنگ کا تھا ؛ جسے اُسکے بھائی نظام علی خان صوبیدار حیدر آباد نے ادھونی کی سر زمین جاگیر کے طور پر دی تھی سرکشی کرکے نواب حیدر علی خان سے مدد مانگی ؛ نواب نے اِس واقعے کو حسن اتّفاق اور اپنے حوزہ مملکت کی فراخی کا معقول وسیلہ جان کرنول شانور کڑپے کی طرف جو افغانون کے شہر تھے لشکر کشی کی ؛ اور بظاہر دوستداری و خیرخواہی کے لباس مین قلعۂ بلھاری کا قصد کر نواب بسالت جنگ کی فوج کو جو اُسکے محاصرے مین سرگرم تھی وہان سے مار نکالا اور قلعے مین اپنا دخل کر لیا اور اُسکے زمیندار کو جسنے اُسّے مدد طلب کی تھی قید کرکے سرینگپٹن کو بھیج دیا ؛ تب اُس مقام سے شانور کڑپہ کرنول کا عازم ہوکر اِن تینون جگہون کے حاکمون سے کئی لاکھ روپے بطور نعلبندی کے لئے ؛

سنہ ۱۷۷۶ ع مین نواب بہادر جنوبی ملکون کو مسخّر کرنے کے ارادے گتّی کے رستے روانہ ہوا گتّی کی سرزمین جو از بسکہ سیر حاصل ہی سنہ ۱۷۵۸ ع مین جو تھ خراج پر مرھٹون کو اجارے مین دی گئی تھی ؛ کئی بڑے بڑے قریے اور محکم

قلعے اِس خطّے کے متعلّقات سے ہین ' چنانچہ کنجی کوٹہ گرم کنڈہ بینی کنڈہ اور گتّی بھی کہ یہی لفظ اِس سرزمین کا نام پڑ گیا اُنھین مین داخل ہی حاکم اِس خطّے کا اُس ایّام مین قوم مرھٹے کے بڑے گھرانے سے مرارراو نام ایک شخص تھا ' جو کئی مہینے تک حیدری افواج کا سامھنا کرتا رہا آخرش مقابلے کی طاقت نہ لاکر گتّی کے قلعے مین پناہ جو ہوا ' وہان بھی بڑی جوانمردی سے قلعے کو بچایا کیا ' پر اِس سبب سے کہ پونان والون نے ابتک بھی اُسکی کچھ مدد نہ کی تھی اور قلعے کی باولیان بھی سب کی سب سوکھ گئین تب تونے بس ہو کر اُسنے نواب بہادر کی اطاعت مین سر تسلیم جھکایا نواب اِس امر کی کچھ رعایت نفرما اُسے اسیر کر سرِ برنگپٹن کو بھیج دیا ' وہ وہان پہنچ کر تھوڑے ہی دن جیا نواب حیدر علی خان اُن خطّون کا بندوبست اور اپنے عمّال وہان مقرّر کر سرِیرنگپٹن کو پھر آیا '

جب سنہ ۱۷۷۷ع مین سیامارا وجی میسور کا راجا لاولد موا ' اور رسومات اُسکی ماتمداری کی ہو چکین تب نواب بہادر نے آٹھ یا دس لڑکون کو جن کے نسب ناموسے ٹھیک ٹھیک راجگی نسل ثابت ہوتی تھی بلوا بھیجا تا اُن مین سے کسی ایک کو راج پر قائم کرے ' جب یے راج کوَر بارگاہ عالی مین پہنچے تو نواب نے اُنکے شعور و عقل کے امتحان کے لیئے ہر ایک کو کچھ پھل پھلاری دلوایا اور آپ اُنکی نظرین بچا کر اِس تاک مین تھا کہ دیکھئے یے اِن پھلون کو لیکر کیا کرتے ہین اتنے مین ایک لڑکے نے جو سب مین شایستہ اور ہونہار تھا وہ پھل لیکر اپنے باپ کو دیا ' اور دوسرے آپ ہی کھانے لگے ' حیدر علی خان نے اُسی پہلے کریم لڑکے کو جسنے اپنا حصّہ باپ کو دیا راج تلک کے لایق سمجھ کے گدّی نشین کیا ' بعد اِس کے خود بادولت و اقبال اپنے لشکر مین جسے نئے مفتوح ملکون مین چھوڑ آیا تھا گیا '

اِس دخل و تصرّف کو دیکھکر جو نواب بہادر نے نواب نظام علی خان کے بھائی کے محالات اور صوبجات پر کیا سرکار حیدرآباد کے ناظمون نے خواب غفلت سے بیدار اور مستی ناز و نعمت سے ہشیار ہوا میر ظفرالدّولہ کو جسنے حرب و ضرب کے قاعدے قانون مین بڑی ناموری پیدا کی تھی بیس ہزار سوار کی جمعیّت اور توپخانے کا سرلشکر بنا کر نواب بہادر کے مقابلے کو روانہ کیا، اور پونان کے بھی امیرون نے تیس ہزار سوار اُن کی مدد کو بھیجے تا حیدر علی خان کو اِس تغلّب سے باز رکھین، اِدھر سے تو اِن دونون فوجون نے اِسطرح کوچ کیا اور اُدھر نواب بہادر کو (جو ہمیشہ ایک زمانے کی اخبار کا جویان ہی رہتا تھا اور ہر ایک شہر و دیار سرکار و دربار مین اُسکے گوئندے اور خُفیہ نویس تعینات تھے جنکے لیئے بیش قرار درماہہ مقرّر تھے اور اِسی جہت سے ہر نوع کے واقعات و حالات پر پہلے ہی خبردار ہو جاتا) اِن دشمنون کے بھی اِس قصد کرنے کی خبر ترنت پہنچ گئی، تب اُسنے خرد دوربین کی صلاح سے یہہ مناسب جانا کہ قبل آپس مین ملنے اُن دونون فوج کے اُن مین سے کسی ایک پر اپنی چابکدستی و غلبہ دکھلاے آخرش جب ظفرالدّولہ اپنا لشکر لیئے الغار دون کوچ بکوچ آگے بڑھکر کنچی کوٹہ آ پہنچا اور اُس سنگستانی سرزمین مین اُسکی فوج پریشان و متفرّق ہو گئی گمان غالب تھا کہ اُسکے سپاہی سب کے سب حیدری سوارون کے ہاتھون مارے اور بری طرح سلوک کیئے جاتے، اگر نواب بسالت جنگ نواب بہادر کے آنے سے جلدی خبردار ہو ظفرالدّولہ کو اِس امر سے آگاہ نکر دیتا، چنانچہ ظفرالدّولہ اپنا لشکر امتیاز گڑھ کے قلعے کے گرد نواح مین لے گیا، اِس لیئے تا اُس قلعے کی توپین اُس کی فوج کو حریف کے حملون

سے بچاے ' اِس عرصے مین نواب بہادر شتاب روی کرایسا اُن کے لگ بھگ آپہنچا کہ کئی دن تک اُسنے شام کو اُسی مقام پر ڈیرا کیا جسے صبح کو چھوڑ کر غنیم آگے نکل گئے تھے '

اب ظفرالدّولہ چونکہ پونان سے اُسکو مدد آپہنچی اور اُسکی سپاہ کا جماو چالیس ہزار سوار کا ہو گیا ' اُس مقام سے حیدری فوج کا سامھنا کرنے چلا ' لیکن نواب بہادر (اِس ارادے پر کہ غنیم کی فوجون کو ایک اپنے قابو کی جگہہ مین محصور کر کر مصاف آرائی سے ہاتھ اُٹھا اُن پر حملہ کرے) پہلے گتّی کی طرف گیا ' بعد اِسکے پنیکانڈہ کا عازم ہوا ' اور نظام علی خان کی فوجون نے گتّی ہی مین مقام کیا ' اِتنے مین ظفرالدّولہ کو اُسکے جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ کئی دنون مین افواج مرہٹے کے پچاس ہزار سوار جن کا ہریرام پنڈت نام سپہسالار ہی آپ کے پاس آپہنچتے ہین ' اِس خبر سے اُسے یہہ خوف پیدا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ مرھٹون کی فوجین اِس کام مین سبقت کر اُس مال و غنیمت سے جسکا حاصل کرنا کنپچی کوٹے* کی لوٹ سے اُسنے تک رکھا تھا کامیاب ہو جائین اِس لئے جھٹ پٹ وہان سے کوچ کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ فائزالمرام ہوا تب وہ مرھٹے کے سوار آکر اُسّے ملے '

ظفرالدّولہ کو قبل داخل ہونے افواج مرھٹے کے اُسکے لشکر میں چیتل درگ کے راجا کا ایک خط پہنچ چکا تھا اِس مضمون کا کہ اگر نظام خانی فوج اِدھر آنے کا ارادہ کرے تو اُنھین رسد وغیرہ ضروری چیزون کی تکلیف نہوگی بلکہ اِس باب مین اِسطرف سے مدد کی جائیگی اور رستا بھی ایسا سیدھا دکھلا دیا جائیگا

---

* کنپچی کوٹے کے گرد نواح مین ہیرے کی کھانین ہین جن کے سبب سے وہ مکان نہایت زرخیز ھی

کہ جلد سریرنگپٹن کے دروازے تک پہنچاوے، ظفرالدّولہ نے اِس خط کو پڑھکر ہریرام کے حوالے کیا آخرکئی دن کی صلاح مصلحت کے بعد اُن سب کی رائین اِس تدبیر پر قرار پائین کہ اُس راجانے اُنھین دکھلائی تھی، وے سب تو اِسی اُدھیڑبن مین مشغول تھے کہ حیدرعلی خان کے ہشیار و آزمودہ کار جاسوسون نے جو اُس دانشمند کی طرف سے دشمنون کے ساتھ ہمیشہ رہتے تھے اُن مین پھوٹ بگاڑ ڈال دیا یعنے بیس لاکھ روپیے رشوت دیکر افواج مرھٹے کے سردارون مین ایسا ایک بلوا سے عام پیدا کیا کہ اُنکے سوار اِس بات پر آکرا ڑے کہ جبتک اُنکی پچھلی تنخواہ نملیگی ممکن نہین کہ وے سریرنگپٹن کی جانب ایک قدم بھی آگے بڑھین، تب ہریرام پنڈت نے جو اُس رشوت کے روپیون سے اپنا حصّہ لیچکا تھا اور کنچی کوٹے کی غنیمت کے مال سے جسپر اُسکا دانت تھا، بالکل بے نصیب و مایوس ہو گیا تھا، پہلے تو ظفرالدّولہ کے روبرو اپنے سپاہیون کے روے کا حال سنایا، بعد اُسکے یہہ معذرت درپیش کی کہ ایّام برسات کے سامھنے آپڑے ہین جسمین کسی طرح کی لڑائی بھڑائی بھی ایسے زبردست حریف کے ساتھ خصوص اُسی کے ملکون مین کچھ نہ بن پڑیگی، علاوہ اسکے مجھے کئی ایک ایسے ضروری کام پونان مین درپیش ہین کہ بغیر میرے انجام ہونا اُن کا غیر ممکن ہی، چنانچہ وہ اِس بہانے اگلے دن ظفرالدّولہ سے رخصت ہو اپنی سپاہ معیت پونان کو روانہ ہوا بیچارا ظفرالدّولہ اِس روداد سے نہیت ناشاد و نامراد ہو کے کئی دن کنچی کوٹے مین رہا آخرش پاکتور کے رستے گلکنڈے کی طرف روانہ ہوا اور ناحق بیٹھے بٹھاے بارش کے موسم مین اپنی فوج کو حیران و پریشان کیا، اِسطرح سے بے لڑائی کے دن بدون جنگ و قتال کے بسر ہوے،

لے لینا نواب حیدر علی خان کا ملک پونان کے درو بست متعلّقات ومحالات کو جو کشتنہ ندّی کے دکھن طرف واقع ہین اور آنوگنڈی وغیرہ کے سر زمینون پر اُسکا دخیل ہونا ٭

تفصیل وار لکھنا اُن فتوحات کا جو ملک پونان کے قلمرو مین نواب حیدر علی خان کو حاصل ہوئے اطالت کلام سے خالی نہین اِسلیے اتنا ہی بطریق اختصار بیان کیا جاتا ہی کہ سنہ ۱۷۷۸ ع مین حیدر علی خان نے قلعہ دھاروار کے سوا ملک پونان کے علاقے کی بالکل سرکارین اور صوبجات جو کشتنہ ندّی کے جنوب واقع ہین لے لیا٭ بلکہ اِس ندّی کے پار جا کے پرسرام بھاو کی حکومت مین شہر مریتہ پر بھی قابض ہو گیا٭ اور سنہ ۱۷۷۷ ع کی جنگ و حرب کے زمانے مین نواب عبد الحلیم خان پٹھان حاکم شانور کو جبرًا اِسپر لایا کہ اُسکی تابعداری باجگزاری اختیار کرے اور اُسکے فرزند سعید نواب صفدر علی خان عرف کریم شاہ کی زوجیّت مین اپنی بیٹی کو بھی دے٭ اور اِنہین دنون آنوگنڈی کی سر زمین کو بھی جسکے بیچ مین بیجانگر کا پرانا شہر واقع ہی پہلے اپنے عمل مین کر لیا٭ آخرکار خال زار پر امیران ملک تلنگان کے جہان کے فرمارو اگلے زمانے مین شاہان عالیشان کیسی شان شوکت رکھتے تھے رحم اور ترس کھا کر اُسے اُنھین واسے کیا٭ اور اِنکے کتنے شاہی حقوق کو بھی بدستور سابق قایم رکھا٭ بعد اِسکے سنہ ۱۷۷۸ ع مین پھر دوسری دفعہ نواب حلیم خان حاکم کرپے کے ملک اور محال پر تاخت کی اور اُسے اُسکے لواحق سمیت اسیر کر سرینگپٹن کو روانہ کیا٭ اِس تسلّط و تحکّم کے سبب نواب بہادر کا تمام اُن سرحدون مین جو حیدر آبادی کرناٹک بالا گھات کے نام سے مشہور ہین بڑا اقتدار حاصل ہو گیا٭ تحصیل

درحقیقت

(۴۲۹)

اس ملک کی ۴۷ سیچالیس لاکھ روپیہ کی ہی سنہ ۱۷۷۹ ع مین جو نواب بسالت جنگ نے انگریزون سے صوبہ کنتور کے دینے اور آپ اُنکی پناہ و پشتی مین رہنے کا اقرار کیا تھا اِس حرکت سے نواب بہادر جسکے دل مین ابتک انگریزون کی طرف سے دشمنی و بغض باقی تھا نہایت ناخوش ہوا اور عین جوش و غضب کی حالت مین موضع ادھونی کو لٹوا دیا جسّے مبالغ کثیر اُسکو مل گئے بسالت جنگ جب غلبہٗ حیدری کی تاب نہ لاسکا لاچار وہانسے بھاگ امتیاز گڑھ مین آکے قلعہ بند ہوا

اِس عرصے مین موسیر لالی فرنگی سپاہیون کی کئی پلٹن معیت جنکو انگریزون نے صلاح کر بسالت جنگ کی خدمت سے معزول کروا دیا تھا حیدرعلی خان کی سرکار مین آملازم ہوا اور قوم فرانسیس کے بھی کتنے آدمی جو سنہ ۱۷۷۸ ع مین پانڈیچیری کے محاصرے کے وقت وہان سے جان بچا بھاگے تھے اُن سے آن ملے اور حیدری سپاہ کا جتھا اُن سپاہیون کے ملنے سے جنھین نواب محمد علی خان نے اپنی نوکری سے برطرف کرذیا تھا اور بھی بڑھ گیا

جوش مین آنا کینہ دیرینہ نواب حیدرعلیخان کا انگریزون کے اُوپر
جنھون نے ماھی نام قلعے پر جو قلمرو مین اُسکے تھا حملہ کیا تھا اور روے
نواب بسالت جنگ کی اعانت کے لئے کڑپہ مین آئے تھے اور نواب
بہادر کا مرھٹون کے سردارون کو تحفہ تحایف اور اس مضمون کے
خطوط بھیجکر ملا لینا کہ ہم دونون اکٹھے ھوکر انگریزون کو شکست
دین اور حتّی المقدور ھندوستان سے اُنکی بیخ کنی کرین

دانشمند انگریزون کو خوب معلوم ہی کہ اُسی تاریخ سے کہ سرکار کرناٹک کے
ناظمون نے حیدر علی خان کے کمک مانگنے پر سنہ ۱۷۶۹ ع کے عہد وپیمان کے
موافق فوج بھیجنے سے پہلو تہی کیا تھا اُس بہادر صاحب غیرت کو یہی منظور تھ
کہ جس طرح ہوسکے اِن سے عہد شکنی کی کسر نکالا چاہیئے اور تبھی سے اِن دونون
سرکارون کے درمیان اخلاص واتّفاق کی جگہہ خلاف ونفاق نے راہ پایا تھا اور جب
انگریزون نے فرانسیس کے قبضے سے پانڈیچیری کا قلعہ نکال لیا اِسکا رنج بھی اُسکو
کم نتھا علاوہ اِسکے انگریزون کی اور فتحون کی خبرین بھی اُسکے دل پر کہ اُن کی
اِن بدسلوکیون سے بھرا ہوا تھا نہایت گران گذرین پر جب انگریزون نے
فرانسیس کے ماہی نام قلعے پر جو ممالک محروسہ کے بیچون بیچ واقع تھا حملہ
کیا اور کرنیل ہرپر جرأت کر کڑپے مین نواب بسالت جنگ کی اعانت کو آیا
اِسنے قہر حیدری کا دریا یہان تک جوش مین آیا کہ آخر کو اُس نے یہہ تدبیر
ٹھہرائی کہ اگر ہوسکے تو سردست مرھٹون کے ساتھہ اتّفاق کرکے انگریزونکو
ہندوستان کی سرحد سے دفع کیا چاھئے چنانچہ یہہ مصلحت دل مین ٹھان کر اپنے
خاص ملازمون سے ایک فہمیدہ شخص نور محمد نام کو کہ اُس کا محل اعتماد تھ

اِس کام کی سفارت کے لیئے تجویز کیا، چنانچہ پہلے تو اُسے ملکی امور و مراتب کی مخفی تعلیم فرما کر تیرہ لاکھ روپیہ کا تمسّک اور پانچ لاکھ کا جواہر، اِسکے سوا کئی مکتوب بھی نانا پھڑنویس اور دوسرے سرداران پونان کے نام پر اُسکے حوالے کیا، سر نامہ اِن مکتوبون کا ایّام بوقلمون اور زمانۂ پر مکر و فسون کی بیوفائی و شکایت پر مشتمل تھا، جسکے سبب اِن دونون سرکار پونان و میسور کے درمیان سابق مین و یسا خرخشہ و عناد واقع ہوا، اور خلاصہ مضمون یہہ تھا کہ دل صداقت منزل میرا بجوششی و رضا اِس بات کا خواہان ہی کہ زرخراج دولت پونان کے اُن صوبون کا جو جنگ و حرب کے وقت، مملکت میسور مین داخل ہو گئے ہین اُس سرکار کو واصل کرے، اور چونکہ انگریزون کی قوم تمام ہندوستان پر تسلّط کا ارادہ اور طرفین سے عداوت قلبی رکھتی ہی بنابرا سکے عموماً ہندوستان کے تمام امیرون خصوصاً ہم دو رئیسون پر لازم و اہم ہی کہ قرار واقعی باہم متّفق ہو کے اِن مشترک اعادی کو سر زمین ہند سے نکال دین اُس ایلچی کے ہمراہ مرہٹے کے سردارون کو تحفہ دینے کے واسطے بڑے دامون کے کئی ہاتھی معہ عماری بہاے جواہرنگار اور بیش قیمتی سوغاتین بھی کر دین،

الغرض وہ سفیر حضور سے رخصت ہو کے جب ملک پونان مین داخل ہوا تو اُسنے وہانکے سردارون کو اِس جہت سے کہ جنریل کارنوالس کا لشکر یہان آ پہنچا تھا نہت بد حواس و حیران پایا، اور افواج بنبئی کے بھی حملہ کرنے سے اُن پر ایسی دہشت غالب ہو گئی تھی کہ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ اُن کا ارادہ انگریزون کے ساتھ صلح کرنے کے لیئے زیادہ ہی بہ نسبت نواب بہادر کے مصالحہ کے، تب اُس سفیر خوش تقریر نے سرکار پونان کے سردارون کو ہدیے پہنچا کر دانشمندی و شیرین بیانی کی قوّت سے بعضون کو موافق و ہواخواہ بنالیا،

جوش مین آنا کینہ دیرینہ نواب حیدرعلیخان کا انگریزون کے اُوپر
جنھون نے ماھی نام قلعے پر جو قلمرو مین اُسکے تھا حملہ کیا تھا اور وے
نواب بسالت جنگ کی اعانت کے لئے کڑپہ مین آئے تھے اور نواب
بہادر کا مرھٹون کے سردارون کو تحفہ تحایف اور اِس مضمون کے
خطوط بھیجکر ملا لینا کہ ہم دونون اکٹھے ھوکر انگریزون کو شکست
دین اور حتّی المقدور ھندوستان سے اُنکی بیخ کنی کرین

دانشمند انگریزون کو خوب معلوم ہی کہ اُسی تاریخ سے کہ سرکار کرناٹک کے ناظمون نے حیدر علی خان کے کمک مانگنے پر سنہ ۱۷۶۹ ع کے عہد و پیمان کے موافق فوج بھیجنے سے پہلو تہی کیا تھا اُس بہادر صاحب غیرت کو یہی منظور تھا کہ جسطرح ہوسکے اِن سے عہدشکنی کی کسر نکالا چاہیے اور تبھی سے اِن دونون سرکارون کے درمیان اخلاص و اتّفاق کی جگہہ خلاف و نفاق نے راہ پایا تھا اور جب انگریزون نے فرانسیس کے قبضے سے پانڈیچیری کا قلعہ نکال لیا اِسکا رنج بھی اُسکو کم نتھا علاوہ اِسکے انگریزون کی اور فتحون کی خبرین بھی اُسکے دل پر کہ اُن کی اِن بدسلوکیون سے بھرا ہوا تھا نہایت گران گذرین پر جب انگریزون نے فرانسیس کے ماہی نام قلعے پر جو ممالک محروسہ کے بیچون بیچ واقع تھا حملہ کیا اور کرنیل ہرپر جرأت کرکر کڑپے مین نواب بسالت جنگ کی اعانت کو آیا اسّے قہر حیدری کا دریا یہان تک جوش مین آیا کہ آخرکو اُس نے یہہ تدبیر ٹھہرائی کہ اگر ہوسکے تو سردست مرھٹون کے ساتھہ اتّفاق کرکے انگریزونکو ہندوستان کی سرحد سے دفع کیا چاہئے چنانچہ یہہ مصلحت دل مین ٹھان کر اپنے خاص ملازمون سے ایک فہمیدہ شخص نور محمد نام کو کہ اُس کا محل اعتماد تھا

اس کام لی سفارت کے لیئے تجویز کیا ٬ چنانچہ پہلے تو آسے ملکی اموز و مراتب
کی مخفی تعلیم فرما کر تیرہ لاکھہ روپیہ کا تمسّک اور پانچ لاکھہ کا جواہر ٬ اسکے سوا
کئی مکتوب بھی ناناپھرنویس اور دوسرے سرداران پونان کے نام پر اُسکے
حوالے کیا ٬ سر نامہ اِن مکتوبون کا ایّام بوقلمون اور زمانہٗ پر مکر و فسون کی بیوفائی
و شکایت پر مشتمل تھا ٬ جسکے سبب اِن دونون سرکار پونان و میسور کے درمیان
سابق مین ویسا خرخشہ و عناد واقع ہوا ٬ اور خلاصہ مضمون یہہ تھا کہ دل صداقت
منزل میرا بخوشی و رضا اِس بات کا خواہان ہی کہ زر خراج دولت پونان
کے اُن صوبون کا جو جنگ و حرب کے وقت ٬ ممالکت میسور مین داخل ہو گئے
ہیین اُس سرکار کو واصل کرے ٬ اور چونکہ انگریزون کی قوم تمام ہندوستان
پر تسلّط کا ارادہ اور طرفین سے عداوت قلبی رکھتی ہی بنابر اسکے عموماً ہندوستان
کے تمام امیرون خصوصاً ہم دو رئیسون پر لازم و اہمّ ہی کہ قرار واقعی باہم متفّق
ہو کے اِن مشترک اعادی کو سر زمین ہند سے نکال دین اُس ایلچی کے
ہمراہ مرہٹے کے سردارون کو تحفہ دینے کے واسطے بڑے دامون کے کئی ہاتھی
معہ عماری بہاے جواہرنگار اور بیش قیمتی سوغاتین بھی کر دین ٬
الغرض وہ سفیر حضور سے رخصت ہو کے جب ملک پونان مین داخل ہوا تو اُسنے
وہانکے سردارون کو اِس جہت سے کہ جنریل کا ڈدارڈ کا لشکر یہان آ پہنچا تھا نہت
بد حواس و حیران پایا ٬ اور افواج بنبئی کے بھی حملہ کرنے سے اُن پر ایسی
دہشت غالب ہو گئی تھی کہ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ اُن کا ارادہ
انگریزون کے ساتھہ صلح کرنے کے لیئے زیادہ ہی بہ نسبت نواب بہادر کے
مصالحہ کے ٬ تب اُس سفیر خوش تقریر نے سرکار پونان کے سردارون کو ہدیئے
پہنچا کر دانشمندی و شیرین بیانی کی قوت سے بعضون کو موافق و ہوا خواہ بنالیا ٬

اگرچہ پہلے مرھٹے کے دونون گروہ یعنے وے جو انگریزون کی طرفکشی کرتے تھے اور وے جو اُن کے بداندیش تھے قوّت و اقتدار مین برابر تھے پر آخر کو سیندھیہ کی قید سے رگھوناتھہ راو کے بھاگنے اور برخلاف اُس قول قرار کے جو کام (نام مقام) مین درمیان آیا تھا دوسری بار انگریزون کے نزدیک اُسکے پناہ لیجانے نے اُس فریق کے اقتدار کا پلّا بھاری کیا جو انگریزون کے بدخواہ تھے اور اِس جہت سے نواب بہادر کے ایلچی کا مطلب نکل آیا چنانچہ سرکار میسور و پونان کے ملاپ کا عہد و پیمان اِس طور پر کہ آیندہ طرفین سے آپسمین رعایت و مروّت کی شرطین بجا لائی جائین درمیان مین آیا اور عہدنامے لکھے اور اُن پر دونون طرف کی مُہر و دستخط ہو گئی کہتے ہین کہ اُسی ایّام مین کہ نواب بہادر نے یہہ ایلچی پونان کو روانہ کیا تھا نواب نظام علی خان کے پاس بھی جو اُن دنون انگریزون سے اِس سبب کہ اُنھون نے شمالی چار سرکارون کی بابت پیشکش بھیجنے مین تاخیر کی علاوہ اِس کے کنتور کی سرکارین بھی لے لین تھین اور اُسکے بھائی بسالت جنگ کے خیرخواہون مین اپنے تئین داخل کیا تھا بغیر اِسکے کہ نظام علی خان کو اِسکی اطّلاع ہو رنجیدہ و کشیدہ خاطر ہو رہا تھا دوستی کا نامہ پیام بھیجا تھا کیونکہ آیندہ بات سے اِس خط کتابت کا شبہہ یقین کو پہنچتا ہی کہ ہنوز سرکار پونان اور میسور کے درمیان قرار مدار ہوتے دیر نہوئی تھی کہ طرفین کی رضامندی سے یہہ بات مکرّر ثابت و ظاہر ہوئی کہ نظام علی خان بھی اِس اتفاق و اجماع مین داخل تھا آخرکار یہہ امر بخوبی معلوم و آشکار ہو گیا کہ اِس عہد و پیمان مین شریک ہونے اور سرزمین ہندستان سے انگریزون کی بیخ بنیاد اُکھاڑ ڈالنے مین متّفق ہونے کو نہ فقط برار ہی کا راجا مادھوجی بھونسلا بلایا گیا تھا بلکہ اور سردار لوگ بھی اِس قضیئے کے شریک تھے نواب بہادر نے دشمنون پر چڑھائی کرنے کا

ووف

جو نقشا باندھا تھا' صورت اُسکی یہہ تھی کہ جس وقت وہ آپ ملک کرناتک پر لشکر کشی کرے' نظام علی خان کو چاہیئے کہ وہ اُتّر کے صوبون پر حملہ کرے' اور جب حیدری و نظام خانی دونون سپاہ آپس مین ملکر انگریزی لشکر کو ہزیمت دے چکین تو مدراس گھیر لینے کی فکر کرین اور افواج مرھٹہ جزیرۂ بنبئی کے تاخت تاراج کو روانہ ہو' برار کا ناظم لشکر جرّار لیکر بنگالے پر چڑھ دوڑے' نواب نجف خان اور دوسرے سردارون کو حدود دہلی کے مناسب ہی کہ گنگا پار ہو کے صوبۂ اودھ کو عمل دخل کر لین' ولیکن اگر ناظم وہان کا اس صلاح مین شریک ہو کے آپ ہی قوم انگریز کو اپنی سرحد سے جس طرح ہو سکے نکال دے تو وہان کا جا ضرور نہین' فی الواقع یہہ تدبیر تو انگریزون کے مستاصل کرنے کے لیئے نہایت معقول تھی اگر وے اشخاص جنھون نے اِس امر مین اتّفاق کیا تھا' اپنے اپنے قول کی پاسداری کر کے قرار واقعی کوشش کرتے' تو یقین تھا کہ اُس ایّام مین انگریزون پر بڑی مشکل آپڑتی' لیکن ایسا کم اتّفاق ہوتا ہی کہ جدی جدی قوم کے لوگ کسی کام مین شریک ہو کے اپنے وعدون کے پورا کرنے او نباہنے مین سعی کرین' اب اُن خیالی اور زبانی مددگارون کا حال سنیئے کہ مادھوجی بھونسلا اور غربی ممالک ہندوستان کے کسی امیر نے اِس مہم پ ذرا بھی التفات نکیا' مرھٹے اپنے قلمرو کے (جسکے شرقی شمال او غربی جانب پر انگریزون نے چڑھائی کی تھی) بچانے کی فکر مین لگے' نظام عل خان کا وہ سب جوش و خروش اُس لطف و لبق اور عہد و پیمان کے سبب گورنر بنگالے نے اُسکے ساتھ کیا' گھٹ گیا' سنہ ۱۷۷۹ع مین نواب محمد عل خان نے مدراس مین انگریزون کے عملے فعلے کو اُس قول قرار کی حقیقت سے جو نواب حیدر علی خان اور مرھٹون کے ساتھ واقع ہوا اور بھی اُس اتّفا

وسیل کی کیفیت سے کہ ان دوسر کار ون اور نظام علی خان کے درمیان برخلاف قوم انگریز کے ظہور مین آیا خبردار کردیا٬

اب چند سطرین انگریزون اور مرہٹون کے درمیان عداوت ہونے کی اور نواب بہادر اور مرہٹون مین برسون لڑنے کے بعد اُن کے مصالحہ کرنے کی بابت مین بطور اختصار لکھی جاتی ہین اور واسطے ربط سررشتہ سخن کے مرہٹون کے ترقّی کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہی٬

مرہٹون کی ریاست عالمگیر کے وقت سے شروع ہوئی اِس صورت سے کہ جون اُن دنون سلطنت دہلی کے کمال کو زوال آچکا تھا اور عالمگیر جو شرع مین بڑا ہی متعصّب اور نہایت بیدرد و سفّاک تھا ہند کے سارے رئیس عموماً اور قوم ہنود کے راجے خصوصاً٬ اُسکے ہاتھ سے نپٹ تنگ ہو رہے تھے٬ اور تمام دکھن مین جہان ہر خطّے اور صوبے مین ہر ایک حاکم براے خود مستقل ہو گیا تھا٬ طریقہ ملوک الطوایف کا پیدا ہو گیا٬ اور یہ حکّام کبھی تو آپس مین ملے جلے رہتے اور کبھی ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے٬ اُنھین دنون قضا کار پہلے تو مرہٹون مین سے سیوا نام ایک شخص طالب ننگ و نام نے خروج کیا اور کچھ سوار اکٹھا کر فی الجملہ جمعیّت بہم پہنچا کتنے دنون تو اِدھر اُدھر لوٹ پاٹ مچاتا رہا٬ بعد ان بجاے خود حاکم وقت بن شہر ستارہ کو اپنا دار الحکومت بنایا٬ خیر سیوا کے دن جب پورے ہوئے٬ تو سنبھا اُسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہہ مسند پر بیٹھا٬ اور عالمگیر سے لڑنے کو مستعد ہو آخر مارا پڑا٬ تب ساہو اُسکا خلف کہ سلیم و حلیم

تھا قایم مقام باپ کے تخت نشین ہوا اس نے لڑنے بھڑنے سے احتراز کر
آٹھ آدمی سنجیدہ و فہمیدہ اہالی ملک سے چنکر اُنکو اپنے راج کے انتظام کے لیے
مدار المہام بنایا' بعد مرنے اِس کے جبکہ اُسکا کوئی فرزند صلبی نتھا' رام نراین
نامے ایک شخص کو اُسکے خویشون مین سے گدّی ملی' چونکہ یہہ آپ تو عقل
و دانائی سے محض معرّا تھا لہذا اُس نے ملکی بند و بست کا بالکل اختیار اُنہین آٹھ
ہشیار کارون کو دیا' جن مین سے بالاجی نامے ایک کوکنی برہمن نے جو دانشمندی
و ہوشیاری مین یگانہ تھا' آخر کار یہہ مرتبہ و اقتدار پیدا کیا کہ راجا رام نراین کو قدر و
منزلت کے ساتھہ مقام ستارے مین قایم کر پونان مین اپنی حکمرانی کا ٹھاٹ
پھیلانا نا پر دھان پیشوا پنڈت کے لقب سے شہرت پائی ہرچند وہ آپ ہی
جزوی و کلّی امورات ملکی مین باستقلال اختیار رکھتا تھا تو بھی راجا رام کی
باوجود اُسکی بداطواری و خامکاری کے بڑی توقیر و عزّت کرتا' آخرش پونان
کو اپنا دارالامارت قرار دیا'

حاصل کلام یہہ کہ انگریزون نے پہلی لڑائی کے بعد قباحت اور برائی اُس صلاح کی
جس پر سردار بنبئی نے راگھو کی مدد کو لشکر بھیجا اور مرھٹون کے ساتھہ
جنگ و پیکار کی بناڈالی' خوب معلوم کرکے کرنیل آپٹن کو مصالحے کے لیے
پونان کی طرف روانہ کیا' اِن دنون رام نراین کی رانی جو حمل سے تھی ایک
لڑکا جنی' پونان کے رئیسون نے اُس لڑکے کو اُسکے باپ کی جگہہ پیشوائی کی
گدّی پر بٹھلایا اور اُسکے بالغ ہونے تک سکھارام اور نانا پھرنویس کو
وزارت اور نیابت کے منصب پر مقرّر کیا' مگر راگھو نے جو پونان جانے کا انکار
کیا اِس سبب سے میل ملاپ کا سوال جواب طی نہ ہوا بلکہ ادھورا رہ گیا' اور
وہان راگھو کے خیرخواہ نت نیا فتنہ و فساد اُٹھایا کرتے تھے' پونان والے

سمجھتے تھے کہ یہ سارا ہنگامہ دار پردہ انگریزون کا کام ہی چنانچہ پھر کشت و خون کا
قانون مستعمل ہوا۔ آخر کو انگریزون کے لشکر مین غلّہ اور دانہ و کاہ کی
ایسی نایابی و قلّت ہوئی کہ وے سخت مجبور و مضطر ہوئے، کرنیل اگرتن بہادر
انگریزون کے سر لشکر نے بے بسی کے سبب مرھٹون سے سر نو ملاپ کا قول قرار
کیا جب یہ خبر کہ کرنیل موصوف نے ناچاری و مجبوری کی جہت جماعہ مرھٹے کے
ساتھہ میل کیا بمبئی کو پہنچی تو انگریزی سردار اس مغلوبانہ میل سے ناخوش
ہوئے جسّے پھر جنگ و حرب کی نوبت آئی اور جنریل گو ترڈ جو مرھٹون کی
لڑائی پر تعینات ہوا تھا احسن آباد سے برہان پور کو چلا کیونکہ برارکا راجا بھونسالا
مرھٹون سے لڑنے کو راضی نہ ہوا، راگھو جنریل کی خبر رو انگی سن لر سیند ھیا کی
قید سے بھاگ جنریل سے جا ملا،

از کتاب جارج نامہ

مصالحہ کرنا قوم مرھٹے کا حیدر علی خان بہادر سے اور ملا اپنا
نظام علی خان آصفجاہ ونجف خان اور سارے ہندوستان
کے امیرون کو اپنے ساتھہ انگریزون کی لڑائی پر،

نظم

بدان گاہ راگھو کہ بر انگریز	بیامد بپا کردہ رزم و ستیز
جہانے پر از شور و آشوب کرد	خردمند داند کہ ناخوب کرد
مرھٹہ بحیدر علی داشت جنگ	ہم آختہ تیغ الماس رنگ

وقف

(۴۵۷۰)

دو دوستی زبندی شده کینه ور — پی جستن ... شی بوم و بر
چو شد رزم آغاز با انگریز — بیک سو نهاده به حیدر ستیز
به بسته در جنگ با نام جوی — زکینه سوی آشتی کرد روی
زخود کرده خشنود بنمود یار — که باشد ورا یار در کارزار
نظام آنکه بُد بردکن باج خواه — بدو نیز بکشوده از مهر راه
بگرمی در دوستی باز کرد — ورا نیز با خویش انباز کرد
نجف خان که بُد نامدار بزرگ — بمیدان پیکار گردی سترگ
فراوان سپه داشت آراسته — همه نرّه شیران نو خاسته
جز اینان هران کس که بدّ نامدار — بخود کرده دمساز و انباز و یار
همه گشته با یکدگر هم زبان — بدین رای گشتند هم داستان
که حیدر علی یک شده با نظام — کشیده به پیکار تیغ از نیام
بکرناتک و بوم سرکار نیز — کنازد بدان هردو جا انگریز
روان ساخته لشکر جنگجوی — به پیکار بدخواه بنهاده روی
بدان بوم و بر شور و شر افگنند — ز دشمن بن و بیخ را برکنند
بگجرات راند مرهتّه سپاه — که یابد بد اندیش آنجا نه راه
یکی مهترے از مرهتّه سپاه — که بودے سر جاه بر چرخ و ماه
موداجیش نام و لقب بهونسله — مقرّر چنان گشت کو با سپه
سوے بوم بنگاله گردد روان — به بسته به پیکار کردن میان
نماید مر آن مرز زیر و زبر — نخارید یکسر ز پیکار سر
بدست آیدش هرکه از انگریز — برانگیزد از جان او رستخیز.
نجف خان ز دهلی براند سپاه — سوے لکهنؤ یکسره رزم خواه

فرو زود ران آتش کینہ تیز ‌‌ بپرداز د آن بوم و برز انگریز
گرش آصف الدولہ یاری کند ‌‌ درین کین بجود خوب کاری کند
وگرنہ نجف خان گر کارزار ‌‌ بجو دشمن زجانش بر آرد دمار
چو اینگونہ کنگاش آمد بسر ‌‌ روان گشت ہر سو یکی نامور
کران تا کران جہان شد سپاہ ‌‌ بدان بد کہ اختر بد نیک خواہ

انا انگریزون کے ایلچی کا حیدر علی خان بہادر کے دربار
مین ملاپ کی اُمید پر اور بے نیل مرام اُسکا پھر جانا،

اُن دنون مین مدراس کے گورنر نے اِس امر کو صلاح وقت سمجھا کر نواب حیدر علی خان کے پاس ایک سفیر کاردان کو روانہ کرے اس امید پر کہ وہ وہان جاکر کسی طرح پھر ملاپ کی راہ کو جو بہت دنون سے مسدود ہوگئی ہی کھولے اور اِس ضمن مین اُسکے ملک کا دستور و آئین بھی کما ینبغی دیکھے بھالے، خیر جب اِس امر مین نواب بہادر کا استمزاج کیا گیا تو اُسنے بڑی مشکلون سے ایلچی کو اپنے ملک مین آنے کا اِن شرطون کے ساتھ حکم دیا کہ سرینگپٹن سے چار میل کے فاصلے پر اُترے اور کوئی اُسکا نوکر چاکر شہر مین نہ آوے اگر کسی چیز کی حاجت ہو تو حیدری سوارون کی معرفت جو اِسی واسطے متعین ہوئے ہین شہر سے منگوالے، آخر کو نواب نے اُس سفیر کو بعد بہت انتظار کے اپنے حضور مین بلایا، اور سب اُسکا پیام کلام سن کر یہ جواب دیا کہ ابتدا مین مین نے یہ گمان کیا تھا کہ قوم انگریز بہ نسبت اور قوم کے صدق و وفا کی صفت سے موصوف ہین، لیکن اِنہون امتحان و آزمایش سے ایسا معلوم ہوا کہ اُن یہ

وقف

(۲۵۹)

اِن دو جوہر کا دُور اعکس بھی ظہور پذیر ہوا، چنانچہ سنہ ۱۷۶۹ع کی شرط و قول پر جب افواج مرہٹے کے مار ہٹانے کو ہمنے تم لوگون سے مدد مانگی، تم نے اُس مین ڈھیل کی اور معاذیر سست و نا مقبول کرنے کرنے بہانے امروز فردا کیا کہ وقت ٹل گیا اور اِس سرکار کے غنیمون کی بن آئی، اور یہہ بھی تمہاری طرف سے، خلاف عہد و پیمان کے ظہور مین آیا کہ تمہاری فوجون نے ہمارے قلمرو کا قصد کیا اور قلعہ ماہی لے لیا، ابتک بھی تمہاری جانب کے عہدہ دار وہان حکومت کر رہے ہیں، اِس سبب سے ہمین اب تم لوگون کے قول فعل پر کچھ اعتماد باقی نرہا، قطع نظر اِس کے ہم کو ایسے سردار کی دوستی و اتّفاق سے کیا فائدہ ہوگا جو بذات خود مستقل اور اپنے کام کا مختار و حاکم نہو، اور ہر ایک مقدّمے مین ارباب شورا ہی کی تجویز و رائے کا منتظر و محتاج رہے، مثلاً اگر ہم اُسّے مدد چاہین تو وہ پہلے تو صلاحکارون سے فتوا اور اجازت طلب کریگا، بعد اِس کے نواب محمد علی خان کے نزدیک مدد خرچ کے باب مین التجا لایگا، اور اِس بات مین کچھ شبہہ ہی نہین کہ وہ اِس مادّے مین چند در چند عذر در پیش کریگا اور کیا کیا نہ تال متول کر کے کام کو ملتوی رکھیگا جب اِسپر بھی تم اُسکے پاس الحاح و زاری کروگے تو وہ بعضے بعضے اجناس اور کچھ جواہر نکال دیگا کہ انھین بیچکر اپنا کام نکالو، خیر جب ہزارون بوک و مگر کے بعد، یہہ بھی ظہور مین آیا تب اللہ اللہ کر کے تمہارا ڈیرا ڈنڈا شہر سے باہر نکلتا ہی، پھر کوچ کا تمہارے یہہ حال ہی کہ اگر ایک دن کوچ ہو تو دو دن مقام ہو، اِس رنگ ڈھنگ سے جبتک تمہاری کمک ہمارے ملک مین آتی ہی تبتک یہان غنیم لئیم پہلے ہی اپنا کام کر چکتے اور ملک کو ویران و تباہ کر ڈالتے ہین، جب تمہارا یہہ وتیرہ ہی تو ہمارے تمہارے درمیان اتّفاق و ملاپ کیونکر ہوگا، ہم صلاح و شورا کا پابند نہین ہین اپنی ہی عقل صلاحکار کے حکم

ہر جاتا ہون ' اپنے عزم پر آپ حاکم ہون ' حتیّ الامکان ضرورت کے وقت غفلت نہین کرتا اور فرصت کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا ' لحظے بھر مین ایک لشکر جرار جنگ آزمودہ سوارون کا جہان درکار ہو ' بھیج سکتا ہون ' جن کا ہر روز ساتھ میل کوچ معمول ہی خدا کے فضل و کرم سے غلے اور ہر طرح کی ضروری چیزون کے ایسے انبار خانے ' ذخیرے کثرت سے بھرے بھرائے طیار رکھتا ہون کہ برسون کے خرچ اخراجات کو کفایت کرین '

بھلا ایسی دو سرکارون مین جو اس طرح متخالف اور متضاد ہین کس طرح ملاپ اور ہمداستانی صورت پکڑتے ' سو اب آپ رخصت ہو جیئے اور اپنے موکّل کو جا کہیئے کہ آیندہ نامہ پیام بھیجنا عبث بلکہ میرے درد سر کا باعث ہی ' حیدر علی خان اُس قاصد کے ساتھ یہ عتاب خطاب کر کینہ کشی پر مستعد ہوا یہانتک کہ شہر رجب کی بیسوین سنہ ۱۱۹۴ یا جولائی مہینے سال ۱۷۸۰ مین بہت سے گھاٹ پار ہو سیلاب جوشان کی طرح اکبارگی کرناتک مین جا داخل ہوا اُسکے پہنچتے ہی اُس سرحد مین ایک شور محشر برپا ہو گیا ' اس یورش مین جتھا اُسکے لشکر کا تیس ہزار سوار جرّار اور چالیس ہزار پیادے خونخوار کا تھا ساتھ اسکے بڑے زور شور کا ایک دھوان دھار توپخانہ بھی ہمراہ جس مین فرنگستان کے گولنداز اور مشیر لالی اور اور فرانسیس عہدہ دار سرغنے تھے ' اس جنگ مین قلب لشکر کا نواب بہادر آپ سپہسالار تھا اور میسرے کی سرلشکری ٹیپو سلطان کے حوالے تھی ' اس تاکید سے کہ وہ شمال رویہ صوبون پر چڑھ دوڑے ' اور میمنہ کے غول کو ' اپنے ایک مور سالار کے ہمراہ موضع مادورا اور دکھن والے پرگنات پر مقرر کیا کہ ان مکانون مین لوٹ مار مچا دے ' قلب

کی فوجین بالائم ناٹر نام گذارے گھاٹ کے متصل چتور گڑھ مین
جا اُتری ، چونکہ یہہ قلعہ برسر کوہ واقع اور نہایت محکم و استوار بے لگاو
دشوار گذار ہی ، سابق مین اِس کو نواب انورالدّین خان نے سنوح
حوادث کے وقت اپنے قبائل کے لئے مسکن و ماوا مقرّر کیا تھا ، اور اب
یہہ حصار اور اُسکے مضافات محمد علی خان کے بھائی ناصر الدّولہ عبدالوہّاب
خان کے دخل مین تھے ، افواج حیدری نے پہلے اُسی پر غارت و تاراج کا ہاتھہ
ڈالا ، خواہ اِس خیال سے کہ اُس مین نقود و جواہر گران بہا کا خزینہ ہی یا اُس
دشمنی کے سبب جو حیدر علی خان کو محمد علی خان کے ساتھہ تھی ، یہان کا قلعدار
اور اُسکے عیال اطفال سبکے سب اسیر و گرفتار اور انواع طرح سے ذلیل و خوار
ہوئے ، اشیا اجناس قلعے کی لٹ گئی ، نفایس و اموال وہان کے سریرنگاپٹن
روانہ کئے گئے ، اِن لوٹ کی چیزون مین نہایت عمدہ کتابخانہ تھا جسکی کتابین
نواب انورالدّین خان نے جمع کی تھین اور پچھلے دنون مین اُسکے جانشین نے
بھی ہزار ہا جلدین اُس پر اضافہ کین ، یے کتابین اُن نسخون سمیت جو کرناٹک
کے بعضے قلعون اور نواب کرپہ وغیرہ کے کتاب خانے سے ہاتھہ لگے تھے بعد
شہید ہونے ٹیپو سلطان کے معہ کتبخانۂ سلطانی انگریزن کے قبضے مین آئین
حیدری لشکر اِس تاخت مین چتّور گڑھ اور اُسکے آس پاس کے قلعے
مسخّر و مفتوح کرنے پر قانع نہو کر آگے بڑھا ، چنانچہ آگسٹ کی دسوین تاریخ
اُسکے سوارون کے ایک غول نے مدراس کے قرب و جوار کے کئی دہات
لوٹ مار کر شہر مین ایسا ہلّڑ اور بلوا مچا دیا کہ وہان کے انگریز باشندے حصار
مین پناہ جو ہوئے ، بعد اسکے اکیسوین کو افواج حیدری نے کرناٹک کا دارالامارہ
شہر آرکاٹ لوٹ لیا ، لیکن چونکہ انگریزون کی فوجین نزدیک آگئین بعضی مدراس

سے سر ہکطر منرو کی اور بعضی اثر کے صوبون سے کرنیل بیلی کی سپہسالاری
مین، اسلئے نواب بہادر آرکات کے محاصرے سے تو باز آیا، پر اس امرمین
کوشش کی کہ یے دونون فوجین آپسمین ملنے پائین،

ترجمہ بعضے مقام بارھوین باب کا رسالۂ ملیطری بیاگربفی یعنے
تذکرۂ بہادران انگلستان مین سے (جو سنہ ۱۸۲۱ ع مین چھاپا
گیا) بیان مین حال جنریل سر ڈیوڈ بیرڈ کے جو بہت دن تک
ٹیپو سلطان کی قید مین اور قلعہ سریرنگپٹن کی تسخیر کے وقت
تاخت کرنیوالون کا سرکردہ تھا مشتمل جنگ کوھستانی کی
خصوصیات پر جو کنچی کوتے کے درمیان واقع ھوئی، اور یہہ،
ایک اُن جنگون مین سے ھی، جن مین طرفین سے ھزارون جنگجو
مارے جانے کے بعد نواب حیدرعلی خان فتح نصیب ھوا،

ہندستان کی سب ریاستون مین، اُن دنون (جب تیموریہ سلطنت کو کمال
زوال آچکا) میسور والی ریاست بڑی مشہور و نامی تھی، جس پر
نواب حیدرعلی خان قابض تھا، اور اِس بہادر نے مرتبہ سپہداری سے
بیاوری طالع و اقبال، فرمانروائی و شہریاری کے درجے پر ترقّی کی، ذات عالی
صفات اُسکی، فنون سپہسالاری کے سوا، جہانداری و ملکداری کے آداب
و قانون کی بھی ایسی حاوی تھی کہ اُس ایّام مین فرنگستان کے فرمانفرماؤن کے
درمیان بھی ایسا شخص مجموعۂ نوادر و کمالات، عدیم المثال تھا، چونکہ ایسا
حاکم جابر و مدبّر کے قرب سے انگریزون کی ریاست کو جس کی بنیاد ابھی بخوبی

قایم نہین ہوئی تھی کھٹکا اور خطرا تھا، بنا چار مصلحت نیک تو یہہ تھی کہ انگریز اُسّے اتّفاق و میل رکھتے، یا ایسا قول و قرار ہی کرتے جسّے وہ، اُن کی سرحدون پر ہاتھ نہ ڈال سکتا، لیکن حیف کہ برخلاف اسکے، انھون نے نواب کی دشمنی پر کمر باندھی، چنانچہ سنہ ۱۷۶۷ ع مین انگریزون نے نواب بہادر کے ساتھ جنگ وجدل کی بنا ڈالی مگر نواب ہی اس لڑائی مین فتحیاب و مظفّر رہا، اور مقام کرناٹک سے جہان اُسکے تاراج عام کے سبب واویلا مچا تھا، عین مدراس کے دروازے تک جا پہنچا، یہان بھی اُس نے ایسی لوٹ لات مچادی کہ وہان کے حکّام ہار مان کر مغلوبانہ صلح پر راضی ہوئے چنانچہ آپسمین یہہ قول قرار ہوا کہ ضرورت کے وقت طرفین ایک دوسرے کی رعایت وحمایت سے پہلو تہی نکرین، ابھی اس عہد و شرط کو دیر نہوئی تھی کہ نواب کو مرہٹون کے ساتھ ایک جنگ کا سامھنا ہوا، تب اُس نے چاہا کہ اپنے اُن نئے ہواخواہ انگریزون کی دوستی کے نقد کو کسوتّی پر کسے، گورنر مدراس کو ایک نامہ لکھ براے نام امتحاناً پان سی انگریزی سپاہی کی اُسّے کمک چاہی، گورنر موصوف نے ع برخلاف راہ و رسم دوستی، بسم اللہ ہی غلط کی، اور اُسکی درخواست پذیرانہ کی، خیر بعد اسکے سنہ ۱۷۷۰ ع مین بھی جب دوبارہ لٹیرے مرہٹون نے نواب کو تنگ کیا تو پھر مدراس کے کارپردازون سے مکرّرًا عہد و پیمان یاد دلا کر مدد طلب کی، ابکی بار بھی اُن کی جانب سے غفلت کا وہی عالم رہا جیسا اوّل ظہور مین آیا تھا، اس عرصے مین مرہٹون کی باربار غارت و تاراج کے باعث میسور کی ریاست مین بہت سا اختلال راہ پایا اور اُسکے اکثر خطّے اُن کے قبضے مین آگئے، تیسری بار نواب نے پھر بھی انگریزون سے استمداد مانگی، اور اس باری وہ مدد سے جو فائدہ اُنھین

ہونیوالا تھا، اُسپر بھی اُن کو مطّلع کیا، اِسی طرح مرکر جب ابھی اِن بے دست و پا و کم مایہ مرہٹّون نے ہندستان کی بالکل شمال رویہ مستقل ریاستون مین یہہ آشوب قیامت مچا رکھا ہی خدا جانے اگر یہ لوگ قوت پائین اور کچھ ساز و سامان اِن کے ہاتھہ چڑھ جاے تو دکھن کے تمام ملکون مین کیا ہاتھہ پانو نکالین اور کیسی ہل چل ڈالین، اِس اطّلاع و استمداد سے بھی کچھ حاصل نہوا اور کمپنی کے کارگزار اِس تغافل مین مرتکب بڑے ننگ و عار کے ہوے، لیکن چونکہ ابھی نواب بہادر کی ترقّی کے ایّام باقی تھے اُسنے اپنی عقل صلاح کار کی چارہ سازی سے سب دشمنون کو زیر کیا، اور بغیر کسی کی اعانت و مدد کے پہلے تو سنہ ۱۷۷۲ع مین مرہٹّون کے ساتھہ بخوبی مصالحہ کرلیا، پھر اُن مرہٹّون کے آپس مین خانگی قصے قضیے اور سرکار بمبئی کے کارکنون کی بدانتظامی کے باعث نواب نے ایسی دست قدرت حاصل کی کہ جو جو محالات اُس کے قبضے سے نکل گئے تھے اُنھین پھرا لیا اور ساتھہ ہی اِس کے اپنے ملک کی وسعت و فسحت کو بھی خوب ہی پھیلایا،

نواب بہادر نے جب اپنی ضرورت کے وقت فرقے انگریز کو آزمایا اور اُن سے بارہا عہد شکنیان دیکھین تب آیندہ اُس کے دل سے اُن کے قول فعل کا اعتبار جاتا رہا، اُنھین دنون مین فرانسیس نواب سے آن ملے اور ہر طرح کے جنگی آلات و سامان سے اُسکی مدد و خدمت کی اور اِس امید پر کہ کسی نوع سے کرناٹک کا ملک اُن کے ہاتھہ آجاے نواب کے ساتھہ اتّفاق و میل رکھنے کو مناسب جانا، چنانچہ اُن کے کارآزمودہ عہدہ دار لوگ خیرخواہون کے طور پر نواب بہادر کی ملازمت مین حاضر رہکر اُس کے

سپاہیون کو فرنگستانی جنگ وپیکار کے قواعد سکھلانے مین بدل متوجّہ ہوئے
چونکہ انگریزون کی بدسلوکیون سے نواب کا دل بھرہی رہا تھا اور اِس
امر مین حق بجانب اُس کے تھا، اب اُس نے دشمن سے کینہ کشی مین
اپنے کو خوب توانا پایا، اور اُن دنون سرکار کمپنی کے ناظمون کا حال یہہ
تھا کہ یہ لوگ آپ تو اُسکی اعانت و مدد سے تجاہل کرتے ہی تھے اور
راجاؤن نوابون سے بھی ایسا سلوک کرتے تھے کہ نواب کے ساتھ اِن صاحب
ثروتون کا ملجانا اُنھین کی شکست کا باعث تھا نواب بہادر نے اِس فرصت کو غنیمت
جان مرھٹّون اور نظام علی خان کو خفیہ ملا کر یہہ تدبیر ٹھہرائی کہ باہم متّفق ہو کے
انگریزون کو ہندستان سے نکالا چاہئے، اِدھر تو سب بند و بست اِس منصوبے
کا ٹھیک ہوچکا تھا اور اُدھر کمپنی کے کارکن ہنوز بے پروا غفلت کی نیند مین پڑے
سوتے تھے، یہان تک کہ [illegible] وین جولائی سنہ ۱۷۸۰ع مین نواب بہادر نے بڑے
زور و شور کے ساتھ فوج دریا موج سمیت سرزمین کرناٹک مین پہنچکر اُسے
لوٹ لیا، اِس تاخت مین حیدری فوج اَسّی ہزار جوان سے بھی زیادہ تھی،
اِس لشکر کی ہیبت اِس راہ سے اور بھی بڑھگئی تھی کہ اُس مین موشیر لالی کی
فوج اور بہت سے فرانسیس عہدہ دار ملازم تھے، اور فوج انگریزی جسکا
سرلشکر جنریل سرہکٹرمنبر و تھا قریب چھہ ہزار کے تھی جو مدراس کی سرحد مین
کوہستان پر مقام رکھتی تھی جس وقت تھرو ان رجمنٹ جو تازہ ولایت سے
آیا تھا اُسی دن جہاز سے اُترگورنر کے حسب الحکم لڑائی کے واسطے
انگریزی لشکر سے جاملا، جب نواب بہادر کرناٹک کی سرحد سے آگے بڑھا
اور راہ کی تمام بستیون کو آتش زنی اور قتل عام سے جلاتا و ویران کرتا ہوا
آرکاٹ کی جانب روانہ ہوا اکیسوین اگسط کو شہر کے سامھنے پہنچ خیمہ کیا،

بیت

جوانان جنگ آور و پیلتن
ہوئے سامھنے قلعے کے خیمہ زن

اُندنون وہان کرنیل بیلی شمال رویہ صوبون کے بند و بست کو ایک بڑی فوج لیئے رہتا تھا اور چونکہ وہ حیدری سپاہ جو آرکات کے محاصرہ کرنے پر تعینات تھی، درمیان اِس فوج اور انگریزون کی چھاونی کے، حائل واقع ہوئی تھی اِس لیئے مدراس کے گورنر نے کرنیل بیلی کو اِس مضمون کا ایک فرمان لکھا کہ وہ جلد اپنے تیئن بہادر پر انگریزی لشکر مین داخل کرے، لیکن نواب نے چالاکی کی راہ سے اُسکے لشکر جانے کے رستے کو جو ایک ہی تھا چھینک لیا۔ جسپر کرنیل موصوف نے بہتیرا زور مارا پر کچھ پیش رفت نہوا، آخر پرنباکم نامے مقام مین نوبت جنگ کی پہنچی، اِس مین کرنیل بہادر نے جس کے ہمراہ سوار تو مطلق نتھے مگر پیدل سپاہی، اپنی اسی جمعیّت کے موافق صرف ایک نام کی فتح پائی، پر اِس ظفر نے اُسے کچھ فائدہ نہ بخشا بلکہ کچھ ضرر ہی پہنچایا کیونکہ ہنوز انگریزی لشکرگاہ اِس مقام سے کوسون کی راہ پر تھی اور فوج قوی نواب بہادر کی اِس رستے مین سنگ راہ، سپاہی کرنیل موصوف کے رسد بغیر بھوکھون مرنے لگے، تب اُس نے سرہکطر منرو کی خدمت مین اپنی مصیبت کی حقیقت اسطرح لکھ بھیجی کہ ببب مضرّت اور رسوائی کے جو اِس لڑائی مین ہم لوگون کے پیش آئی نہ یہان سے نکلنے کی قدرت ہی اور نہ بن قوت و خوراک ٹھہرنے کی قوّت، تب تو اِس مصیبت کی چارہ گری مین اُن سبکی رائے اِس پر ٹھہری کہ کرنیل بیلی کے پاس ایسی کمک بھیجی جائے جس مین اِس مخمصے سے اُس کی رہائی ہو، چنانچہ اِسی قصد پر کرنیل فلیچر،

کپطان بیرڈ اوڈ کیتنے اور سردار ناموار ایک بڑی جمعیّت کے ساتھ اِس مہم پر تعینات اور چھاونی سے نو بجے رات کے وقت روانہ ہوئے کرنیل بیلی کی فوج مین کس درجے تکلیف و اذیّت تھی اِسی سے سمجھ لیا چاہیے کہ کرنیل فلیچر کا ہر ایک سپاہی فقط دوہی دن کی معتاد کے موافق تھوڑے سے چاول اور کئی بسکط اور قدرے شراب بطور رسد کے اپنے اُن دوستون کی مدد خوراک کے واسطے جو موضع پرنباکم مین تھے ہمراہ لے گیا تھا جب نواب بہادر کو اِس کمک کی خبر پہنچی تو اُنکے آنے کی راہ روک لینے کو اپنے سوار جرّار بھیجے لیکن کرنیل فلیچر اور کپطان بیرڈ کے دلون مین اُنکے راہ نمایون کی طرف سے ایسی بدگمانی آگئی کروے سیدھا رستا چھوڑ ایک ٹیڑھی راہ ہو اُس کالی رات مین جو گویا اُنھین کی پشتی کو آئی تھی حیدری رسالے کے داز گیر سے بچ بچا کر کرنیل بیلی کے لشکر مین آ پہنچے لیکن نواب بلند اقبال نے کہ دشمن سوزی کے باب مین نہایت چالاک و یکتا ے زمانہ تھا اتنا توقّف نہ کیا جو یہ اکٹھی فوجین بے خطر اُسکے پنجے سے نکل جائین چنانچہ قلب مکانون و دشوار گذار راہون پر جدھر سے انگریزی پلٹنون کو جانا تھا توپ کے مورچے طیّار رکھنے اور اِس لیئے کہ اُن کے کوچ کرنے کا وقت اور راہ اور مراتب بخوبی معلوم کر لیا تھا اپنے اچھّے اچھّے پیدل جوانون کی ایک بڑی جمعیّت کو غنیم کے رستون پر گھات مین لگے رہنے کا حکم دیا بعد اِسکے خود آپ اپنی فوجون کا بڑا جتھا ہمراہ لے اُن بہادرون کے حملے کرنے کا انتظار کرنے لگا تا بروقت اُن کی مدد کو پہنچے جب اِدھر کا یہہ سب انتظام و اہتمام کر چکا تب پنڈارے سوارون کا ایک بڑا غول کانجیورم کی اطراف مین نہب و تاراج کرنے کے واسطے تعینات کیا کہ قابو کا وقت دیکھکر انگریزی لشکر کو اُنکے قصد سے باز رکھین دسوین سپطنبر کو جو

انگریزی پلٹنون کے کوچ کا دن ٹھہر چکا تھا حیدری جوانون نے (جو تڑکے ہی دبے پانو چپچاپ اُس مقام پر جہان غنیم کے لیئے دام بچھگئے تھے، اُن پر آپڑنے کی تاک مین جا بیٹھے) دشمنون کا پہنچنا دیکھ لیا، تب ایک مورچے کے گھات والے سپاہیون نے بارہ توپین اُن پر مارین، اور ہنوز وے آگے بڑھنے نپائے تھے کہ اُن کے پیچھے سے دوسرے مورچے کی توپین بھی دغنے لگین، اب اُن لوگون سے بجز اِس کے کہ آگے بڑھ جائین کچھ علاج نہ بن پڑا، لیکن اور بھی مورچے توپون کے اُن کے واسطے طیّار تھے، آدھے گھنٹے مین ستاون ضرب توپ انگریزون کے لشکر کو مار بھگانے کے واسطے آپہنچین، فجر کو سات گھنٹے کے وقت بیشمار فوج فوج سپاہی بھی اُن کمبختون پر آن پڑے یہانتک کہ یہ نوبت پہنچی کہ طرفین کے جوان آپس مین ایک دوسرے کے سامھنے ہو گیئے کپطان بیرڈ اور کران ڈیلی جوانون نے اُس مہم مین بڑی بڑی جوانمردیان اور بہادریان کین آخر حلقے مین پچیس ہزار سوار اور بتیس پلٹن کے (علاوہ حیدری ملازم فرنگی سپاہیون اور بڑے توپخانے کے جو ایک تیر کے فاصلے پر سے سر ہوتا تھا) جنھون نے چارون طرف سے نقطے کی طرح انگریزون کو گھیر لیا تھا، ایسی ثابت قدمی و استقلال سے حریف کے مقابلے مین آڑے کھڑے ہوئے ہر ایک جانب سے نوبت بنوبت اُن کے وارون کو ٹال رہے تھے کہ حیدری لشکر کے فرانسیس وغیرہ انگریزی دلاورون کا ایسا جگرا دیکھ سب کے سب دنگ ہو گیئے، انگریزون کی فوج مین صرف دس میدانی توپ تھی لیکن وے ایسی پھرتی اور صفائی سے اُنھین چھوڑتے تھے جسّے حریف کے لشکر مین تہلکہ پڑ گیا تھا، صبح سے نو بجے تک کشت و خون واقع ہونے کے بعد انگریزون کی

وقت

(۱۲۶۹)

نصرت و فتح کا آفتاب طلوع و گرم ہونے لگا، اور چیدہ چیدہ حیدری رسالے کے سوار حملے پر حملے کرتے تمام ترشکست نصیب ہوئے، میسرہ اور عمدہ حیدری فوجین کشش و کوشش کرنے کرتے خستہ اور ماندی ہو گئین قریب تھا کہ گھونگھٹ کھا جائین، حیدری توپخانے کے فرانسیس منصبدار بھی اُسکی اہتمام سے ہاتھ کھینچ چکے تھے، اِس عرصے مین ایک ایسا اتّفاقی حادثہ نازل ہوا جسّے کھیت کا اور ہی رنگ ہو گیا،

تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہی کہ اتّفاق سے (جو نواب بہادر کے حق مین مفید اور انگریزون کی نسبت مضر پڑا) اُن کی باروت و گولے کی بھری لدی پیٹیان آگ لگ کے بالکل جل گئین، یہہ مصیبت جان سوز اُس گولے سے پیش آئی جو حیدری گلندازنے مارا تھا، اِس واقعے مین بہت سے سپاہی باروت کی طرح جل بل سوخت ہو گئے، اور جو کہ جلنے سے زندہ بچ رہے وے عجیب رنج و بلا میں مبتلا ہوے کہ بالکل جنگی اسباب و لوازمہ ضائع و نقصان ہو جانے کے سبب مردون سے بھی زیادہ مردے بنے، ٹیپو سلطان ایسی فرصت کو غنیمت جان اپنے پر رجالیاں القدر کی بلا اجازت سواران خونخوار کی جمعیّت ہمراہ لے برق کی طرح انگریزون کی فوج پر جا گرا، ساتھہ ہی اِسکے فرانسیسی لشکر کے لوگ بھی کمک کو آ پہنچے ہے،

بیت

سپاہ گران لیکے سب ہمرکاب ۔ کمک کو وے ٹیپو کے پہنچے شتاب

حیدری بہادرون نے ایسی رستمانہ کوششین کین کہ انگریزی سپاہیون کے خون سے ندّی نالے بہا دیئے،

آخر انگریزی عہدہ دارون نے، کچھ فرنگستانی اور آوارہ سپاہیون کو جمع کر عین

ایسے وقت مین کہ حریف کے توپخانے سے گولے چل رہے تھے پناہ کے لیئے ایک اونچے ٹیلے پر اُن کے پرے کھڑے کیئے، لیکن گولا بارود کہان،

نظم

جہان جو کہ لشکر جو دیکھا کھڑا تو آسامنے اُسکے باندھا پرا
لگی لڑنے پھر دونون جانبکی فوج لگا مارنے خون ہر طرف موج
چلاتا تھا سلطان جدھر تیغ کین لہو سے بھرے تھا اُدھر کی زمین

منصبدار تو اپنی اپنی تلوارین اور سپاہی سنگینین لے لے لڑتے تھے اور داد دلیری کی دیتے تھے چونکہ حیدری فوجین کثرت سے تھین اور یہی دلیری اُنپر کرتی تھین انگریز بیچارے لاچار و بے بس ہو کر اکثر کشتہ و خستہ اور بعضے گرفتہ و بستہ ہوے اور سیکڑون گھوڑون کے سمون اور ہاتھیون کے پیرون تلے کچلے گئے،
انگریزون کے مقتولون کا عدد ساڑھے چار ہزار سے بھی زیادہ تھا، جس مین ہندستانی سپاہی چار ہزار تھے اور فرنگستانی قریب چھہ سو کے، کرنیل فلیچر کشتون کی لاشون کے درمیان ملا، کرنیل بیلی اور کپطان بیرڈ چار چار زخم کاری کھا کے دو سو فرنگستانی معیت اسیر ہوے جب اِنھین حضور مین دست بستہ لیگئے تو نواب اپنی فیروزمندی کے دماغ مین حقارت کی نظر سے اِن کی طرف دیکھکر فتح کے سرشار نشے مین عالا لا کرنے لگا، اُس وقت کرنیل بیلی نے جواب دیا کہ نواب صاحب ٹیپو سلطان اِس لڑائی کے حال سے بخوبی مطّلع ہی، اور اُسنے بچشم خود دیکھا کہ اِس فتح کا باعث بلاے ناگہانی تھی جسنے ہمین تباہ کیا، کچھ آپکی فوجون سے ہم نے شکست نہین کھائی، اِس سخن تلخ کے سننے سے نواب نے جھنجھلا کر حکم کیا کہ اِن سب کو قید کرو، کہتے ہین چونکہ اِس جنگ مین شدّت سے قتل و خون ہوا اور اکثر حیدری نامی دلاور بھی مارے

لیئے تھے، اِسی جہت سے نواب بہادر کا مزاج کچھ برہم ہوگیا تھا اور انگریزی اسیرون کے ساتھ اِس قدر خشونت و بد مزاجی کی جو اُسکی خو نتھی، کپطان بیرڈ اپنی اسیری اور گرفتاری سے کہ اُس مین انواع طرح کی اذیّت وخواری کا سامھنا تھا (جسکا ایک نمونہ یہ ہی کہ وہ ساڑھے تین برس تک زندان تیرہ و تاریک کے درمیان ایک ہی زنجیر مین اور قیدیون کے ساتھ پابند رہا) آخر نجات پاکے ولایت چلا گیا تھا، وہان سے جنرلی عہدے پر بحال ہو کر پھر ہندستان مین آیا اور جب سنہ ۱۷۹۹ع مین سرینگپٹن پر چڑھائی کے لیئے ویلور کے درمیان فوجین جمتی تھین اُس مین جا ملا، اور اُس نے بقصد یہ چاہا کہ سپہسالاری مین اُس جنبش کے جو اِس مہم کے لیئے نامزد ہوئی تھی خود مقرّر کیا جاے چنانچہ اِس مقصد پر کامیاب ہو کر اُس نے اُسی سال کے مے مہینے کی چوتھی کو شہر کے باہر انگریزی نشان اُڑایا، اور ہنوز رات نہونے پائی تھی کہ سرینگپٹن کا رنگ بدل گیا، حکومت وہان کی انگریزون کے قبضے مین آگئی، گردش فلکی سے وہی شہر جو کپطان موصوف کے لیئے اُس کی سیاست کے زمانے مین دارالجحیم تھا اب کامیابی مین دارالنّعیم بن گیا لیکن باوصف اِس خوشی و فیروزی کے جو اُسکو حریف کے مغلوب ہونے سے حاصل ہوی، ذرا بھی انتقام و کینہ کشی کا خیال جو ایسے واقعہ کو لازم ہی اُسکے جوانمرد دل مین نگذرا،

از کتاب جارج نامه تصنیف ملا فیروز

روانا هونا کرنیل بیلی کا جنریل سر هکطر منرو کی یاری وکمک کے لئے اور ٹیپو سلطان کے هاتهه اس کا گرفتار هو جانا

مثنوي

زماه نهم روز نه رفته بود — به بیلی زمانه برآشفته بود

شده اختر ش کند بر آسمان — بشوریده و تند گشته جهان

خود لشکر از شهر پیرم بکام — سوی مندرو تیز برداشت گام

فزون پنج صد بود بر پنج هزار — ز هند و یورپ مردم کارزار

چو بپرده چار یک از کروه — ز حیدر رسیدند لختی گروه

میان دو بدخواه پرخاش خاست — ز تیر دو رویه فشافاش خاست

بانک ده و گیر حیدر سپاه — زبون گشته در دشت آوردگاه

نیفشرده پی پاشنه کرده تیز — بپیچیده از کین لگام گریز

روان گشت بیلی ازان جایگاه — یکی درهٔ تنگش آمد براه

زگیتی نهان گشت زرّین چراغ — سراسر جهان گشت چون پرّ زاغ

دران درّه بیلی بیامد فرود — که تن را ز آرام بدهد درود

ناگاه از دشمن کینه خواه — به پیکار آمد دگر ره سپاه

دران درّهٔ تنگ آشوب خاست — چو تندر خروشیدن توپ خاست

زمانی به بیلی ببارید تیر — چو باران که از ابر آید بزیر

وصف

(۴۷۳)

فراوان ز هر گروه توپ و تفنگ   کشیدند از جنگ و پیکار چنگ

از آن پیش کاید برون آفتاب   بگیرد جهان گونهٔ زرّ ناب

روان گشت بیلی از آنجایگاه   بریده از آن درّه یکمیل راه

بناگاه تیپو بدانجا رسید   سر آتش جنگ بالا کشید

سپه تیره پیوست از دو گروه   چو انگریز بد در میان دو کوه

بگاه گذر ره برو تنگ بود   نه میدان آویزش و جنگ بود

نیارست آراست آوردگاه   نه صف می توانست بستن سپاه

نه دست چپ هیچ پیدا ز راست   ندانست کس قلب و ساقه کجاست

ز بارو نه کس نه آگاه بود   گشاده نه بر مرد کین راه بود

در آن راه دشوار و تاریک و تنگ   نه بر رسم پیکار و آئین جنگ

توانست کوشش نمودن سپاه   گسسته زده رفت بایست راه

به بیچارگی جنگ بایست کرد   بر انگیخت ناچار گرد نبرد

ز تیپو نپرداخته بیلی هنوز   یکی گرد برخاست شد تیره روز

رسید و بیامد سپاهی دگر   بیکدست تیغ و بدیگر سپر

به تیپو شده یار در کارزار   ز سمّ ستوران زمین شد نزار

به شد آتش کین و پیکار تیز   دل توپ افروخته انگریز

سوی دشمنان گوله انداخت چند   شدش کار وارون ز بخت نژند

که صندوق باروت او بر فروخت   ز بایسته سامان فراوان بسوخت

بسی چیز شایسته اندر نبرد   که شاید به مردان گه دار و برد

نگه کرد و دانست تیپو ز دور   کز آتش به بدخواه افتاده شور

خمیده شد از راستی پشت او   ز سامان بود باد در مشت او

بزا علیحت از جا تگاور سوار — بکف خنجر و تیغ ز بهر آبدار
فراوان ز دشمن بکشت و بخست — بسی تن بیفگند بر خاک پست
برید و درید و شکست و بیست — یلان را سر و سینه و پا و دست
چو یبلی چنان دید برگاشت روے — ز انگریز بد انچه هم راه اوے
بجا مانده بود اندران کارزار — اگر تندرست است وگر زخمدار
گرفت و تلی دید بالا بلند — بد انجا روان شد ز بیم گزند
نه در تن توان و نه در روی رنگ — تهی دستش از آنچه باید بجنگ
سپه خسته و کوفته از نبرد — بران پشته شد پر ز تیمار و درد
نه ضرب و نه باروت توپ و تفنگ — پس پشت او دشمن تیز چنگ
دمادم همی حمله می برد سخت — بران بینوا لشکری گشته بخت
بهر حمله مردان خاک فرنگ — زده دشمنان را بمشت و بسنگ
نموده ز نزدیک خویش دور — چه تاب آورد زور با بخت شور
چو شد سیزده حمله زینگونه رو — فزون بود دشمن زدام و زدد
سواران آسوده از کارزار — ز لشکر برون تاخته بیشمار
چو کوهی که گردد روانه بجنگ — باهن نهان تیغ و ژوپین بچنگ
سر نیزه افراشته باسمان — چو ارغنده شیر و پلنگ دمان
بنزدیک آن خوار مایه سپاه — رسیده چو دیوان وارون نژاد
فراوان به شمشیر و باران تیر — بکشتند وافتاد بیلی اسیر
ششش و سی ز نام آوران سپاه — تبه گشته افتاد بر خاک راه
همان نیز پنجاه از مهتران — پر از زخم بسته به بند گران
فرومایه لشکر بران تل خاک — ازان هر که وارسته بد از هلاک

ووف

بیفتاد بردست دشمن بہ بند ۔ گر از تیغ بُد خستہ گر بیگزند
بکی تن نگشتہ رہا از سپاہ ۔ کسے خستہ کس بستہ کس شد تباہ
چنین است پایان رزم و نبرد ۔ سری زیر تاج و سری زیر گرد

نواب جمجاہ حیدر علی خان اِس لڑائی کے فتح ہونے اور اپنے فرزند ارجمند سلطان کی ویسی رستمی و بہادری اور تہوّر و دلاوری کے (جو اُس لشکر کشی اور سر لشکری مین بوجہ احسن اُسسے ظاہر ہوئی) دیکھنے سے کمال نازان اور شادان ہوا؛

اُسے اسقدر شادمانی ہوئی ۔ کہ پھر تازہ اُسکی جوانی ہوئی

اور جب نواب کے سپاہ کی کوفتگی و ماندگی اِس جنگ و پیکار سے جس مین اُسکے بہت سے دلاوران ناموراور ناموران دلاور کھیت آئے تھے رفع ہوئی؛ آرکاٹ محاصرہ کرنے کے واسطے روانہ ہوا؛ کیونکہ اُسے اِس قلعے کو لینے کی بڑی خواہش تھی؛ اِس لئے کہ یہان بہت سے ذخیرے اور انبار غانون کے گنج تھے؛ اور خاص کر اِس سبب سے کہ یہ شہر اُس صوبے کا دارالملک اور وہان کے نواب کا پایۂ تخت تھا؛ (اگرچہ اندنون اِس صوبے کا ناظم مدراس مین آیا تھا) نواب بہادر یہ سوچا کہ اگر اِس مین عمل دخل ہو گیا تو صوبے کا صوبہ میرے تحت حکومت مین آیا اور اُسکے کل زمیندار بھی رایت حیدری کے سایۂ حمایت مین آجائینگے؛ اُس ایّام مین یہان کی قلعداری کی سربراہکاری راجابیربر کی اہتمام مین تھی جو ایک مرد بہادر تھا؛ لیکن جنگ کے قاعدون سے کم ماہر ہرچند اِس قلعے مین دو ہزار فرنگستان کے اور سات ہزار نواب محمد علی خان کے سپاہی رہتے تھے؛ لیکن اُن مین سے کس کا ابسا یتا تھا کہ ویسی حرب پیکار کی مشّاق و پختہ کار سپاہ کے سامھنے جن کا حیدر نامدار سا سپہسالار ہو

مقابلہ کرسکے ؛ کیونکہ قلعہ کشائی کے مقدمے مین نواب بہادر کی طرف سے ایسی چوکسی و چالاکی عمل مین آتی تھی جسکے نتایج و آثار کو دیکھہ لوگ یہہ قیاس کرتے کہ کار فرما اُسکا کوئی بڑا ہی دانشمند و مدبّر ہی جو گلندازی قلعہ گیری اور جنگ وجدال کے ہرایک آلات وغیرہ کے استعمال سے کمال درجے خبردار ہی ؛ الغرض وہ بہادر ناخت و دوڑ کے زمانے مین تو بہت ہی بےباک و سرگرم و حملون کے وقت نہیت چوکس اور چالاک رہتا ؛ توپخانہ اُسکا بڑی طیّاری کا ؛ جس مین ساز و سامان کی بہتایت ؛ کارکن اُسکے کاردانی مین ہوشیار نہایت ؛ چنانچہ انگریزون کے عہدہ دار اُن مورچون پر اِنکی چابکدستیان اور پھرتیان جن کے سبب انگریزون کی توپین پٹ پڑین اُن کے جنگی آلات بکار آمد نہوئے ؛ دیکھہ دیکھہ گھبرا گئے ؛

اکطوبر مہینے کے آخری مین حیدری بہادرون نے ہلّا کرکے قلعہ لےلیا اور نومبر کی تیسری کو غنیم نے اپنے حریف غالب پر شہر چھوڑ دیا ؛ نواب بہادر وہان کے قلعہ دار راجا بیربر کےساتھہ بہ اکرام و نوازش پیش آیا ؛ انگریز لوگ اور نواب محمد علی خان کے لواحق جو آرکات مین باقی رہگئے تھے ؛ بعضے تو زندان مین اور کتنے سر برنگپتن کو بھیجے گئے ؛ اور شہر کی رعیّت و خوش باشون کے حال پر ؛ نواب رحیم دل شرط رعایت و مروّت کی بجالایا ؛ اِس فتح و نصرت کے بعد جلدی سے سر برنگپتن پونان حیدرآباد کی طرف فتحنامے روانے ہوگئے اور سرکار آرکات کے باجگزار زمینداروں کے نام تہدید کے فرمان جاری ہوئے ؛ تاوے اپنے اپنے لشکر کی افواج موجود کو بروقت آمادہ و طیّار رکھین اور سپاہ نصرت پناہ کے لئے رسد اور دانہ وکاہ بھی روانہ کرین ؛ وا ے برجان اگر کوئی انگریزون کی اعانت کریگا تو اپنے کئے

خمیازہ اُٹھاویگا، سواران غارتگر جا بجا تعینات ہو گئے کہ اطراف و جوانب سے گاے بھینس بھیڑ بکری پکڑ لائین، دہات اور کھیتون کو آگ لگا جلا دین، تالابون جھیلون کو بے آب و خشک کر ڈالین یا اُن کا پانی بگاڑ دین، اندارے کوئے لاشون سے پاٹ دین، اُن دنون نواب بہادر کا قول یہہ تھا کہ مین ساکنان کرناٹک کے حق مین غضب الٰہی کا آلہ ہون، بہرکیف جو جو اُسکی شمشیر بُرّان سے بچے، وے قید ہو ہو میسور پہنچے، ہزارہا ہندو بچے متقیّد باسلام ہو حیدری سپاہ کے زمرے مین داخل کیئے گئے، اور انگریزی اسیرون پر بتاکید یہہ حکم صادر ہوا کہ اِن نومسلمون کو حرب و ضرب کے قواعد سکھلائین، الغرض لڑکون کو توختنہ کر مسلمان سپاہیون مین داخل کیا اور لڑکیان کتنی نوجوان سپاہیون کے ساتھ عقد کی گئین اور کتنی امیر زادون کی کنیزی مین دی گئین،

نواب بہادر آرکاٹ لے لینے کے بعد ویلور و انڈیواش بر میکائیل چنگلپٹ کے محاصرہ کرنے کو متوجّہ ہوا، لیکن چونکہ اِن دنون مین جنریل سر ئیری کوٹ بنگالے سے معہ خزانہ وافر و افواج جدید اور رسد بیشمار وغیرہ کے آپہنچا تھا اور سنہ ۱۷۸۱ جنوری کی سترہوین مدراس سے کوچ کر کے وانڈیواش کی طرف کمک کے لیئے روانہ ہوا، نواب بہادر جنریل موصوف کے آنے کی خبر سنتے ہی اُن حصارون کے محاصرے سے دست بردار ہو اپنا لشکر ہمراہ لے دور ترجا رہا، چند ماہ بخیریّت امن و امان سے گذرے کہ کچھ جنگ جدال درمیان مین نہ آئی اِس عرصے مین یہہ خبر وحشت اثر نواب کے گوش گزار ہوئی کہ جنریل سرا ڈوارڈ ہیوس نے کالیکٹ اور منگلور پر تاخت کیا اور حیدری جہازی آلات و اسباب جو منگلور مین تھا سب کا سب تباہ و خراب کر ڈالا،

جون مہینے مین نواب نے شمالی صوبون کی جانب کوچ کیا اِس خیال سے کہ جنرل سر ٹیری کوٹ جب یہہ حال سنکر اطراف مدراس سے ہٹ جاے تو ٹیپو سلطان کو ویلور محصور کرنے یا ترچناپلی کے قلعے کی یورش پر مامور کرے لیکن جب اِس پر بھی انگریزون کی فوجون نے نواب کا تعاقب نچھوڑا تب اُس نے ایسا سمجھکر کہ اِس ڈھب کا معاملہ خواہی نخواہی طول ہوگا لہذا مُٹھ بھیڑ کی لڑائی اور جنگ سلطانی کی طیّاری کی ' اُس وقت نواب بہادر کے لشکر مین دم نقد چالیس ہزار سوار خونخوار اور ایک پلٹن ولایتی فرانسیسونکی گیارہ ہندوستانی سپاہیوّن کی ' اکیس جرّار پیدلون کی پلٹنین ' اور عمدہ توپ خانہ اور بیحساب غارتگر سوارون کی جمعیّت موجود اکٹھی تھین سواے اُنکے تیس ہزار سوار جرّار وکارگزار ٹیپو سلطان کے ہمرکاب تھے ' باوجود اِس انبوہ کے نواب بہادر چون جنرل سر ٹیری کوٹ اور فوج انگریزی کی جوانمردی وہشیاری جانتا تھا ' اپنے ایسی سرسری لشکر پر اعتماد نکر سلطانی جنگ کے لیئے ایک موقع کی جگہہ ٹھہرا توپ خانے کی اوٹ مین مورچے طیّار کر غنیم کے حملہ کرنیکا انتظار کرنے لگا '

جولائی مہینے کی پہلی پورٹو نوؤ کے قریب سر ٹیری کوٹ بہادر نے بڑی پھرتی اور دانوگھات سے فوج حیدری کو شکست دی ' چنانچہ نواب اپنے خسرپورے میر علی رضا بہادر کو زخم کاری کی حالت مین اور تین ہزار کشتون کو عرصۂ کارزار مین چھوڑ آیا ' لیکن اُسکی کوئی توپ اور رسد کی گاڑی وہان نچھوٹی اِس جہت سے کہ اُسکے چار پائے نہایت زور اور وچالاک تھے برخلاف انگریزون کے اِس شکست کے بعد نواب بہادر اپنا لشکر آرکات کے گرد نوح مین لے آیا اور سلطان نے بھی بہ سبب واقع ہونے اِس حادثہ کے ویلور کا محاصر

چھوتر برس بیان تعجیل اپنے پدر جلیل القدر کی خدمت عالی مین آحاضر ہوا ؛
جنریل سر ئیری کوط جو شمال کی جانب گیا تھا ابتدا سے آگسط کو مقام
الی گھاٹ مین بنگالے کی چھہ ہندستانی پلٹن اور انگریزی گاندازون کی ایک
جماعت جس مین کرنیل پیارس سپہدار تھا اور جو واسطے کمک کے بنگالے سے
روانہ ہوئی تھی اُسّے آملی ؛ تب جنریل بہادر واسطے محاصرہ کرنے
پیار سور کے جو ایک قلعہ ہی اُن قلعون سے جنھین نواب بہادر نے سال
گذشتے مین مسخّر کرکے اناج وغیرہ چیزون کا بڑا ذخیرہ وہان جمع کر رکھا تھا
روانہ ہوا ؛ اُسی دن یہہ قلعہ قبضۂ حیدری سے نکل گیا ؛ یہہ حال سن کر
میسوری سپاہیون کی ایک پلٹن جو کمک کے ارادے آئی تھی پر نباکم کی
جانب جہان نواب بہادر کرنیل بیلی پر غالب آیا تھا پھر گئی ؛ تب نواب نے اِس
جگہہ کو مبارک جان یہہ قصد کیا کہ پھر اُس مکان فتح نشان مین طالع آزمائی کرے ؛
چنانچہ اسی منصوبے سے اِس مُہم مین سعی و محنت کا کوئی دقیقہ باقی نرکھا ؛
مقام کے لئے جو جگہہ اُس نے تجویز کی بہت ہی محفوظ و مامون تھی ؛ اپنی فوجون کو
چھوٹے چھوٹے پہاڑون پر اُتارا ؛ جن کے دامن مین کئی گہری نہرین اور ندّیان
جاری تھین میدان بھی درمیان مین وسیع تھا ؛
لشکرگاہ کے دہنے بائین سامھنے کتنے بھیانک و مہیب مورچے بنائے جن کے پیچھے
اور بھی دوسرے دمدمے طیّار تھے اِن توپخانون مین فرانسیس لوگ سربراہکار
اور کارگزار اور بہت سے بیلدار بند کرنے مین راہون کے جدھر سے
انگریزونکی فوجین گذرتی تھین سرگرم کار تھے ؛
ستائیسوین آگسط نو ساعت کے وقت جنگ و حرب شروع اور شام ہوتے
ہوتے تمام ہوئی ؛ افواج حیدری شکست پاکے پیچھے ہٹ آئین ؛ فقط ایک

توپ اُن کی اُس میدان مین چھوٹ گئی سشیرلالی کہ توپخانے کا اہتمام اُسکے
ذمّے تھا، نواب بہادر کے حضور مین درجۂ اعتبار سے اُتر گیا ٭ چونکہ حیدر علی
خان جانتا تھا کہ انگریزی فوج کو رسد کے لیئے مدراس کی طرف پھر آنا ضروریات
سے ہی ٭ یہہ سوچا کہ ایسے وقت مین جو اُس نواح پر تاخت تاراج عمل مین
آوے تو اُن پر رسد جمع کرنے کی راہ (سواے دریا کے) بند
ہو جاوے ٭ تب اُس نے قلعہ ویلور کے لینے کا عزم کیا ٭ اِدھر تو افواج انگریزی
کی چوکی پر جابجا سواروں کے طالاے بٹھلاے اور تاکید کردی کہ غنیم کو اُن کے
کوچ کے وقت راہمین روک کر تنگ کرین ٭ اور جو رستے سے بھاگ نکلین
اُنھین قتل یا گرفتار کرین ٭ اسباب اور بھیر پر لوٹ لات مچاوین ٭ اور غلّہ وغیرہ
جو کچھ اُن کی راہ مین ہنوز بچا بچایا رہگیا ہو ضایع و تاراج کر ڈالین ٭ اُدھر خود آپ
پیدلون کا غول اور توپ خانہ ہمراہ کر اُس قلعے کو گھیر لینے کے ارادے روانہ ہوا ٭
چونکہ شہر ویلور ایک نامی معمورہ ہی اور قلعہ اُسکا نپٹ مضبوط اور سنگین
چنانچہ خوف و ہراس کے ایّام مین کرناٹک کے فرمانرواؤن کا وہی مامن و مقام
رہتا تھا ٭ اِنھین سببون سے نواب کے دل مین بڑی آرزو تھی کہ اُسے اپنے
دخل مین لاوے ٭ لیکن چونکہ اِندنون اُسکے پہرے چوکی سے انگریزی سپاہی
بہت ہی چوکس اور ہشیار رہتے تھے ٭ اِس صورت مین برار مطلب اُسکا تب
ہو سکتا تھا جب کہ دیر تک محاصرہ رکھنے کے سبب محصورون کو مجبور کرے اور
رسد کی راہ بند کر کے اُنھین نے آب و دانہ بے بس رکھے ٭ نظر برین سرکاری
منصبدارون پر نواب نے یہہ حکم کیا کہ اِس طرح سے قلعے کو چارون طرف سے
گھیرین کہ کسی کو باہر بھیتر آنے جانیکا قابو نملے ٭ توپ خانے کے اہتمام دارون کو
قدغن کیا کہ کسی نوع سے قلعہ گیری کے قانون کی فروگذاشت نکرین ٭ الغرض

معروف

(۲۸۱)

اواخر ستمبر مین قلعہ دارون پر بینوائی و گرانی نے زور کیا، اور جب یہ خبر کہ جنریل سر ئیری کوٹ بہت سی رسد لے حصار کی مخلصی کے لئے آتا ہی نواب بہادر کو پہنچی وہین وہ اپنے غارتگر سوارون کا غول محاصرے کی مہم مین چھوڑ آپ باقی افواج لے شولنگر کی طرف سدھارا، وہان پہنچکر اُس نے ایک موقع کی جگہہ مین دہنے بائین کی فوجین بطور شایستہ آراستہ اور ہراول کو توپخانے سمیت جیسا کہ معمول ہی بڑی مضبوطی سے سامھنے کی جانب تعینات کیا، ستمبر کی ستائیسوین کو یہان انگریز لشکر لے غارتگر سوارون پر چڑھ آئے، حیدری فوج شکست کھا کر اُس مقام سے آگے بڑھگئی جنریل سر ئیری کوٹ فتح ہونے کے بعد وہان سے کوچ کر باشندگان ویلور کو سپاہ حیدری کے دست ستم سے بچا چتّور کا قلعہ لے لیا، لیکن اُسکے پاس اِتنی سپاہ نتھی جو کچھ لوگ رسد لانے جائین اور باقی یہان لڑائی بھڑائی پر مستعد رہین، بناچار وہ اپنی ساری فوج سمیت رسد کے لئے مدراس چلا گیا اور فوراً نواب نے پھر ویلور کو گھیر لیا قلعہ والون کے پاس ایک ہی دن کی خوراک رہگئی تھی جو دسوین جنوری سنہ ۱۷۸۲ع مین سر ئیری کوٹ نے وہان سے پلٹ حیدری لشکر پر تاخت کر اُن کا محاصرہ اُٹھا دیا، باوجود اِسکے ہمّت حیدری وحوصلے کا وہی عالم رہا، اِس کا کیا ذکر کہ اُن مین کچھ سستی وکمی آجائے چنانچہ تین ہی دن گذرے تھے کہ نواب نے پھر انگریزون کے لشکر پر جو نشیب زمینون مین ہو کر جاتا تھا تاخت کیا اگر اُس وقت پر اَور فوجین بھی کمک کو پہنچ جاتین تو گمان غالب تھا کہ انگریزون کی جمعیّت مین بڑی پریشانی راہ پاتی، بہرحال ابھی اِس روداد پر بڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک اور نیا واقعہ درپیش ہوا، مجمل بیان اُسکا یہ ہی کہ نواب بہادر اطراف مالیبار مسخّر کرلینے کے بعد انگریزون پر اِس جہت سے کہ تلیچری کے شہر اور

قلعے مین اُن کا دخل ہو گیا نت پچتاب کھاتا تھا؛ خاص کر ان باتون سے اُسے بڑا رنج ہوا کہ دو مرتبہ انگریزون نے اُس شہر پر چڑھائی کی اور یہان سے فرانسیسون کے ماہی نام قلعے پر بھی جو ممالک محروسہ کے ناف مین واقع ہی تاخت کر کے لے لیا؛ اسی لئے اِس قلعے کا محاصرہ اور حفاظت کرنا طرفین کی جنگ و حرب مین بڑا بھاری کام تھا سو بہت سے حیدری جوان اِس اطراف کی پاسبانی مین تعینات تھے؛ سردار خان نامے سردار فوج نے اگرچہ سپہگری کے داؤگھات مین خوب ماہر نہ تھا مگر اُس قلعے کے محاصرہ کر دینے مین بڑا زور مارا یہان تک کہ ایکبار اُس نے قلعہ والون کو ایسا تنگ کیا تھا کہ وے اُسکے خالی کر دینے پر مستعد ہو چکے تھے کہ اِس درمیان ماہ جنوری سنہ ۱۷۸۲ مین اُنکی کمک کو بمبئی سے سپاہیون کے ایک گروہ نے جن مین میجر اینگاڈ سرغنہ تھا پہنچکر محاصرے کی فوجون کو ہٹا شہر کے آنے جانے کی راہ نکال لی بلکہ جنوری کی آٹھوین؛ فوج محاصر پر چڑھائی کر اُن کے مورچے ڈھا دیئے؛ سردار خان بے بس ہو اپنے خویشون اور کچھ سپاہیون سمیت ایک پہاڑی کے اندر پناہ کے لئے جا گھسا؛ وہان بھی اپنے بچانے مین بہادرانہ کوششین کرتا رہا اُس وقت تک کہ خود اُسے بہت سے زخم کاری لگے اور اکثر اُسکے رفیق قتل ہوئے تب لاچار اعدا کے نرغے مین گھر گیا انگریزون نے توپخانہ ذخیرہ اسباب جنگی اور سو ہاتھی سب کا سب اپنے قبضے مین اور ڈیڑھ ہزار آدمیون کو گرفتار کیا اور تلیچری کا محال اُسکی گرد نواح سمیت حیدری عمّال کے تصرّف سے نکال لیا؛ فی الواقع اِس روداد سے نواب کے دل پر بڑا رنج گذرا؛ چونکہ اُس نے ملیبار کی اطراف کو بجبر و قہر نائر کی قوم سے لے لیا تھا (جیسا کہ قدیم سے بادشاہان کشورکشا کا دستور رہی) اُس سرزمین کے سردارون کو ہمیشہ

یہی فکر رہتی تھی کہ کسی نوع سے کچھ قابو ملے تا وسے یہ دغدغے و رعب پھر اپنے اصلی و تیرسے پر زندگی کرسکین ۔ اسی عرصے مین مدراس کے ناظمون نے نئے سپاہیون کی نگاہداشت کا حکم دیا تا وسے حیدری غارتگرون کے تاخت و تاراج سے جنوب رویہ صوبون کی پاسبانی و حفاظت کرین ۔ اس نئی پلٹن کا جس مین دو ہزار پیدل اڑھائی سو ہندوستانی سوار ۔ تیس میدانی توپ طیار تھی ۔ کرنیل بریتھوط جو لشکرکشی کے فنون مین نہایت ماہر تھا سردار ہوا ۔ اندنون یے لوگ کولیرم ندی کے کنارے رہتے تھے ۔ چونکہ یہہ ندی ملک تنجاور کے اُتر کی سرحد اور حیدری ریاستون سے دور ہی ۔ اس لیئے اُنھون نے اِدھر کے ناگہانی حملے کا کچھ وسواس و کھٹکا نرکھا ۔ لیکن نواب نامدار نے جو قابو کے وقت کا جویان رہتا تھا جھٹ پٹ ٹیپو سلطان کو چھنٹے ہوئے کارآزمودہ بارہ ہزار سوار خونخوار و پیدل آٹھ ہزار اور فرانسیس کے چار سی جوان اور بیس توپون کے ساتھ بہ حکم دیکر کہ کوچ درکوچ جاکر دفعتًہ کرنیل بریتھوط کے لشکر پر ٹوٹ پڑے ۔ اُس طرف روانہ کیا ۔ چنانچہ حسب الحکم یہہ کام بخوبی تمام عمل مین آیا ۔ انگریزون کے لشکر نے قبل اِسکے کہ طرف ثانی کے پہنچنے کی اُنھین خبر ہو اپنے تئین مرکز کے مانند چارون طرف سے حریف کے حلقے مین پایا ۔ یہہ جنگ بھی اُس لڑائی کے لگ بھگ ہی جس مین کرنیل بیلی نے شکست پائی ۔ القصّہ سلطان شجاعت شعار نے سولہوین فبروری کو پہلا حملہ کیا تھا اتھارہوین تک بھی اِس لڑائی کا خاتمہ نہوا ۔ انگریزی پلٹنین سوارون کو بیچ مین کر مربّع شکل قلعہ باندھکر کھڑی ہوں ور آگے ہر ایک صفون کے توپین لگی ہوئی تھین ۔ جب شاہزادے نے دیکھا کہ گولے اور گولیون کی مار کی ۔ دیر تک نوبت پہنچی اور سخت زد و ضرب درمیان آئی تب اپنے سوارون کو غنیم پر اکبارگی ہلّا کرنے کا حکم دیتا ۔ اگرچہ وسے

حملہ سے ہی بری دلاوری سے انگریزی لشکر کے بدلون پر ٹوٹ پڑے لیکن غنیم کی طرف سے ایسی گولیون کی بوچھار برستی تھی کہ نیے وہان تک پہنچ سکے، گھبراکر ادھر اُدھر پاشیدہ ہو گئے

بعد اس واقعے کے، جب تین دن تک برابر بہادرون نے حملہ کیا اور کچھ موثر نپڑا تب شیرلالی نے اپنے ساتھ کے فرنگستانی جوانون کی پرابندی کی اور حیدری سپاہون کو اپنی مدد کے لیئے مقرّر کر بندوقون پر سنگینین چڑھا انگریزی لشکر پر جا گرا، اس کارزار مرد آزما مین ہرطرف سے انگریزون کے لشکر پر شدّت وکثرت سے گولیون کے اولے برستے تھے اور سوار حیدری تھوڑے فاصلے پر منتظر کھڑے تھے، کہ کھیت سے غنیم کی سپاہ کے پانون اُکھڑین تو اُنپر ہاتھ صاف کرین، آخرکو شیرلالی نے فتح پائی اور ہندستانی سپاہی جو لڑ بھڑ کر ماندے ہو رہے تھے تازہ دم فرنگستانیون کے مقابلے کی تاب نلاکر بھاگ نکلے، تب اُنکو حیدری سوارون نے ہرطرف سے گھیر کر قتل عام کیا،

بیت

ہوا دشت مین اس قدر کشت و خون
کہ دامان صحرا ہوا لالہ گون

اگر فرانسیس لوگ اُنکی جان بخشی مین کوشش نکرتے تو اُنمین سے ایک متنفّس بھی جانبر نہوتا اگرچہ شیرلالی کی اہلیّت و انسانیّت کے سبب بہت سے انگریزی عہدہ دار اس قتل عام مین جان سے بچ گئے لیکن اُسے اتنا مقدور نتھاکہ قید و بند شدید سے اُنھین رہائی دلواتا، چنانچہ وے سبکے سب سلطان موصوف کے حسب الحکم بیبرون مین بیڑیان پہن سریرنگپٹن کی طرف روانہ ہوے اور وہان پہنچکر سخت قید و بند مین مقیّد کیئے گئے بعد چند روز کے اور بھی بہت سے انگریز جنھین

وقعت

(۸۰ م)

مشیر تو ی سفربن نے پچاس توپ والے جنگی جہاز ہنیبال یا اور جہازونسے جو خلیج بنگالے مین بطریق تجارت آمد شد کرتے مین گرفتار کیا تھا اُسی زندان مین داخل اور وہان کے اگلے قیدیون کے ساتھ سیاست و عذاب مین شریک کئے گئے ، اِس فتح کے ہونے سے نواب کمال مسرور و محظوظ ہوا اور اُسکاوہ منصوبہ کرناتک لینے اور وہان سے غنیم کو نکالنے اور اُسکی حکومت پر اپنے ایک فرزند کے تئین بحال کرنے کا جو بہت دنون سے اُسکے دل مین تھن رہا تھا ، اِن دنون پانڈیچیری مین ایک بڑی فرانسیسی فوج کے (جن مین جنریل ڈیھیمن سر لشکر تھا) پہنچنے کے سبب (اور یہ فوج ایک ٹکری تھی اُس لشکر قہار کی جو ولایت فرنگستان سے اِس قصد پر کہ سرکار حیدری کے ملازم و شریک ہو کر ہندستان سے انگریزون کی بیخ کنی کرے روانہ ہوی اور ہنوز نہ پہنچی تھی) سر نو تازہ ہوا ، تب نواب اِسی دُھن پر اپنی میسوری اور فرانسیسی فوجون کو جلد تر قلعۂ گوڈلور کے مسخر کرنے کو روانہ کیا چنانچہ اپریل مہینے کی آٹھوین کو وہ قلعۂ حیدری جوانون کو ہاتھ لگا بعد اِسکے اُن لوگون نے پرماکوئل کو بھی لے لیا ، ایک مہینا اِس پر نہین گذرا تھا کہ وے بڑی کد سے واندیواش کے محاصرہ کرنے مین سرگرم ہوئے ،

---

* آگسط مہینے سنہ ۱۷۸۲ مین مشیر سفرین نے پانسو انگریزی اسیر نواب بہادر کے حوالے کیا تھا ، جسکے سبب ہمیشہ کی بدنامی اُسکے نام رہی اور عذر جو اُسنے اپنے ایسے جرم صادر ہونے کے باب مین بیان کیا سو وہ یہہ ہی کہ میرا اِس مین کیا قصور ہی جس تقدیر مین کہ نہ تو میرے پاس اس قدر غلّہ تھا جو اُن بیچارونکی جانین بچاتا اور نہ مدراس کے ناظم اُن کے مبادلہ کرنے مین راضی تھے بھلا پھر مین کیا کرتا ،

سر ئیبری کوٹ بہادر نے اعدا کی اِن فتحون کا ماجرا سن اور اُن کے آیندہ قصدون کی خبر پاکر انگریزی سپاہ کی جمعیّت سمیت اُس طرف کوچ کیا ٭ اور اُسکو خوب یقین تھا کہ نواب بہادر بالفعل افواج فرنگ کی ایسی بڑی پشتی و مدد پانے کے سبب کمال قوی پشت ہوا ہی اور اُسکے بیچ کی فوجونکا بھی بڑا جماو ساتھ ہی ٭ بیشک وہ جنگ سلطانی کرنے پر مستعد ہوگا ٭ لیکن یہہ گمان جنریل سر ئیبری کوٹ کا غلط تھا ٭ کیونکہ نواب بہادر ہوشیاری اور تجربہ کاری کی راہ سے باوجود ایسی بھاری کمک کے بھی سمکہہ ہو منھ بھیڑ کی لڑائی مین جوکھم اُٹھانے کو مناسب نجان کر انگریزی فوجون کے پہنچنے کے پیشتر ہی لال پہاڑی پر ایک ایسے محکم مکان مین جو ہر طرح کے حملون سے محفوظ تھا چلا گیا ٭ جب اُس انگریزی سپہسالار کا مطلب نہ نکلا تب اُس نے چاہا کہ جلد دشمن کو لڑائی کا اشتعال دے ٭ یا اُسکے ساز و سامان جنگ اور رسد و غلّے کے گنجون کو اوٹ تاراج کر اُس کا جوش و خروش کم کرے ٭ چنانچہ جنریل بہادر نے اِسی ارادے سے آرنی کی طرف کوچ کر اُس قلعے سے پانچ کوس کے فاصلے پر آمقام کیا ٭ اب اِس حرکت سے اُسی امر کا اُسکو سامھنا ہوا جیسے اُسنے پہلے ٹھہرایا تھا یعنے نواب اِس خبر کے سنتے ہی کہ سر ئیبری کوٹ آرنی کے قریب آپہنچا ٭ ترنت لال پہاڑی سے اُتر کر اُس حصار کے بچاوے کے لیئے جہان جنگ و پیکار کے ذخیرے تھے چل کھڑا ہوا ٭ چونکہ افواج انگریزی کو اُس جگہہ جہان سے آرنی کا قلعہ دکھلائی دیتا تھا پہنچتے دیر نہ لگی تھی کہ اُن کے پیچھے لگی سپاہ حیدری بھی آپہنچی ٭ بناچار دونون طرف جنگ کے لیئے صف آراستہ اور لڑائی شروع ہوگئی اسکے دوسرے دن دوپہر کے وقت فوج حیدری کی شکست

ہوئی لیکن انگریزون کو فتح پانے کے بعد (اس لیئے کہ اُنکے لشکر مین کوئی رسالہ سوارون کا نتھا جو فراریون کے قتل و اسیر کرنے اور دشمنون کے پس ماندہ جنگی اسباب لوٹنے کے ارادے اُنکا تعاقب کرے) کچھ فائدہ نہوا اور نواب بہادر کا لشکر باوجودیکہ ہزیمت پاکے اُس مقام سے پیچھے ہٹ آیا لیکن اُسکی مردانگی و بہادری کو گویا اس شکست کی خبر بھی نتھی دشمنون پر اب بھی اُسنے اپنے رعب و دبدبہ کا وہی عالم رکھا چنانچہ ایک ہفتہ اس لڑائی پر نہ گذرا تھا کہ پہلے تو اُسنے اپنے چیدہ و چالاک سوارون کے ایک غول کو انگریزونکی لشکرگاہ کے قریب گھات مین بٹھلایا بعد اسکے کتنے اونٹون اور بیلون کو بوجھ سمیت انگریزی بنا قدارون کی نظرون کے سامھنے سے لیجانے کے لیئے حکم دیا تا انھین دیکھکر اُن مال غنیمت کے بھوکھون کے دل تاراج پر مائل ہو جائین چنانچہ ویساہی ہوا کہ طالائے کے عہدہ دار ایسا فربہ شکار روبرو پاکے اپنے سپاہیون سمیت اُسے گھیر لینے کے ارادے دوڑ پڑے پر ادھر سے پھرتے وقت سبکے سب بانجے مین حیدری افواج کے جو گھات مین لگ رہی تھی آپ ہی شکار و گرفتار ہو گئے ایک بھی اُنکے دام سے نہ بچا ••

یہہ لڑائی پچھلی صف آرائی تھی اُن جنگون سے جن مین ویسے دو نامی و گرامی دلاور نواب حیدر علی خان بہادر اور جنریل سر ئیری کوٹ نے بذات خود سرگرم حرب و نبرد ہوکر اپنی اپنی سپہسالاری اور جوان مردی کا کمال اور دلیری و مردانگی کا فن دوست و دشمن کو دکھلایا حیف ہی کہ ان دو شجاعان نامدار اور شیران بیشۂ کارزار سے ایک بھی اس جنگ و پیکار کے بعد بست دن نہ جیا بلکہ جلد کئی مہینے مین ہر ایک نے جہان ناپایدار سے کوچ کیا گمان غالب یہی ہی کہ چونکہ ان دو دلیرون نے میدان حرب و ضرب مین از بسکہ تگ

وہ دو اور جانفشانی و عرقریزی کی تھی بالکل اُن کی قوتین زائل ہوگئی تھین اسی لیئے پیام اجل کا شتابی اُنھین پہنچ گیا۔ نواب حیدر علی خان نے مرھٹون اور نظام علی خان کے اتفاق و ملاپ سے سوا ے نقصان کے کچھ فائدہ نپایا اور فرانسیسون کی طرف سے بھی جو جو اُس نے توقع و امید کی تھی پوری نہوئی۔ بہرصورت جبکہ اُسے مرھٹون اور انگریزون کے مصالحے کی جو مے مہینے کی سترھوین سنہ ۱۷۸۲ مین واقع ہوا خبر پہنچی اور سواحل ملیبار کے محالون اور بندرون پر انگریزی افواج کے پچھلے حملون کا حال اُس نے سنا فوراً کرناٹک سے اپنے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کو ایک بڑی فوج ہمراہ دے ممالک محروسہ کی حفاظت و حمایت کے لیئے روانہ کیا۔

معمور ہونا سا غرحیات نواب حیدر علی خان بہادر کا اور رحلت کرنا اُس نامدار دلاور کا اِس جہان بے ثبات و پر غرور سے عالم راحت و سرور کو اور ذکر اُسکے سیرحمیدہ و مآثر پسندیدہ کا مع بعضے دستورالعمل اُس سکندر ثانی کے۔

اُسی ایّام مین کہ نواب بہادر نے پھلچری کا بندوبست اپنے خاطرخواہ کر بسعادت وکامرانی مراجعت کی قضا کار عارضہ داء السّرطان جسے راج پھوڑا بھی کہتے ہین پشت پر اُس کی پیدا ہوا۔ طبیبان ماہر نے ہر چند اُسکے علاج مین جانفشانیان کین۔ لیکن اُنکے تردّد و تدبیر نے کچھ فائدہ نکیا۔ اور روز بروز بیماری نے ترقی کی۔ آخر جب نومبر مہینے مین نواب نے اپنے حال کو طریقہ اعتدال سے بہت منحرف پایا تب لشکرگاہ کے شور و فریاد سے احتراز کرشہ

آرکاٹ مین سکونت و اقامت اختیار کی، اور بڑی ایشن بینی و ہشیاری سے ملکی اور مالی کامون کے بند و بست کے لیے جا بجا فرمان روانہ کیے اسی مابین مین جاسوسون کی زبانی معلوم ہوا کہ جنریل کوٹ بہادر اِس مقام فانی سے کوچ کر گیا، اِس خبر کو سن نواب نامدار نے افسوس کیا اور فرمایا کیا ہی بہادر و عاقل تھا، خدا اُسکی مغفرت کرے، بعد اُسکے حضوری مقرّبون نے مزاج عالی کا اور رنگ دیکھکر عرض کی کہ چونکہ اندنون طبیعت حضرت کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہی شب و روز بنفس نفیس امورات جلیلہ کی اہتمام مین اشتغال رکھنا سبب زیادتی مرض کا ہوگا اسلیئے صلاح دولت یہہ ہی کہ شاہزادہ عالی گوہر کو حضور مین طلب فرمائیے تا ممالک محروسہ کا انتظام و بند و بست قایم و برقرار رہے، نواب نے اُن کے التماس کو قبول و پسند کر ایک شقّہٗ خاص شاہزادے کے نام اِس مضمون سے ترقیم فرمایا نور چشم راحت جان پدر، درصورتیکہ تم کو اُس نواح کے متمرّدون کی تنبیہہ و تادیب سے قرار واقعی جمعیّت خاطر اور اطمینان کلّی حاصل ہوئی ہو تو چشم پدر کو اپنے دیدار راحت آثار سے جلد روشن و منوّر کرو اور اگر کچھ کمک اور فوج کی احتیاج ہو تو اُسکا حال گزارش کرو، دوسری صبح کو خود بدولت نے جمیع ملازمون کو سرکاری خزانے سے ایک ایک مہینے کی تنخواہ انعام دی ذی حجّہ کی سلخ کے دن کہ آخری روز گیارہ سی چھیانوّے سن ہجری کا تھا نواب بہادر نے حاضرین مجلس سے پوچھا آج کونسی تاریخ ہی، اُن لوگون نے التماس کیا قبلۂ عالم آج ماہ محرّم کی چاند رات ہی، بعد اِس کلمہ کلام کے نواب ہمایون القاب نے غسل کر تبدیل پوشاک کیا اور کچھ پڑھکے دست مبارک کو مُنہہ پر پھیر بستر خاص پہ آرام فرمایا، اور اُسی وقت

س ہزار سوار جرّار شمالی آرکاٹ کے راجاؤن کی تنبیہ کے واسطے اور پانچ
ہزار سوار نواح مدراس کی پاسبانی و محافظت کے لیئے روانہ کیا چند ساعت بعد
اُسی شب کو کہ سن ۱۷۸۲ کے دسنبر مہینے کی چھٹی تھی ستّھ برس اور دوسرے
قول سے ساسی برس کے سن مین اُس بہادر عالی مقام او رحید ر ذو الاحتشام کی روح
بافتوح نے قالب عنصری کے آشیانے سے پرواز کر نشیمن دار السّلام کو
اختیار کیا ٔ کار پردازان سلطنت اور امیران مملکت نے اس لحاظ سے
کہ سر دست فاش ہونا اس واقعہ ہولناک کا خلاف مصالح ملکی ہی ٔ
کئی روز تک اُس خبر کو بڑی ہشیاری سے مخفی و پوشیدہ رکھا اور اُسکے جنازے
کو خفیہ سر یرنگپٹن پہنچایا ٔ اور وہان بڑی عظمت و شان سے مقبرہ عالیشان محکم
بنا مین لال باغ کے ٔ جو ایک عمدہ باغ بادشاہی ہی اُسے مدفون کیا ٔ

آثار برگزیدہ اور اطوار سنجیدہ نواب نیک ذات کریم نہاد کے
جو ان انگریزی اور فارسی معتبر کتابون سے (جیسے نشان
حیدری سیّد حسین کرمانی ٔ فتوحات حیدری لالہ بھیم نرائن
دہلوی ٔ فتوحاتّ برطنیہ ملا فیروز پارسی ٔ حمید خانی منشی
حمیدخان ملازم گورنر جنریل لارڈ کارنوالس بہادر ٔ تواریخ منشی
عبد الحق ملازم کپطان کنوی بہادر) نقل کئے گئے ہین ٔ

محاسن ذاتی اُس ستودہ صفات معدن فیوضات کے حیّز تحریر و حوصلہ تقریر
سے زیادہ ہین فی الواقع نواب حیدر علی خان بہادر سے اکثر بڑے بڑے عمدہ کام
وقوع مین آئے ہین کہ تا بقاے عالم صفحہ روزگار پر پایدار رہینگے ٔ

ورق

نواب مغفور دم بھر بھی بیکار و جنگ اور توپ و تفنگ کی طیاری بن بیکار نرہتا
اُس یگانۂ زمانے کے اقوال مردانے سے ایک یہہ ہی کہ مرد بہادر سر بیے تن کا
اُچھلنا اور تن بے سر کا ترپنا دیکھکر جیسا شاد و مسرور ہوتا ہی ویسا دیکھنے سے
بازی و رقص سے زنو کے نہین ہوتا، اور توپ و تفنگ کی آواز، لاکھ درجے اُسکو
زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی ہی آہنگ سرود و ساز سے، دوسرا یہہ کہ عمدہ ترین
نشستگاہ مردون کے لئے، خانۂ زین ہی لڑائی کے دن، اور یہہ کہ جہان مین، روز
فتح کی جشن سے زیادہ کوئی شادی نہین، اکثر ذکر مذکور مین فرمایا کرتا جو آپ
سا ایک شخص اور پاؤن تو تائید آلہی سے عرصۂ قلیل مین ہفت اقلیم کو
زیر فرمان اور جہان مین رواج دینے سے دین محمدی کے عمر فاروق کا سا
دور آشکار و عیان کرون، اور یہہ بھی فرماتا کہ ہم کو اِس کا غم نہین جو بعضے
ہمین اُمّی کہتے ہین، کیونکہ حضرت ہادی و شافع اُمم، ہمارے نبی بھی
تو اُمّی ہی تھے، یہہ بھی ارشاد کرتا کہ مجھ ایک جاہل سے ایسے ایسے کار نمایان
وقوع مین آئے کہ ہزارون عالم فاضل سے ایک بھی ویسا نہ بن پڑا، حق تو یہہ ہی
کہ نواب غفران پناہ حیدر علی خان بہادر بلے اشتباہ اُن نامور امیرون اور
جلیل القدر رئیسون مین ایک ہی ہو گذرا جو سرزمین ہندستان مین قدیم زمانے سے لے
آج تک جلوہ گاہ شہود و وجود مین آئے، پلّا فتوحات حیدری کا کچھ فتوحات تیموری
و نادر شاہی سے جھکتا اور کم نہین باوجودیکہ فضائل ظاہری اور علوم رسمی سے
عاری تھا، لیکن چونکہ ہمّت اُس کی بلند اور طبیعت ارجمند تھی اِس جہت
سے سپہگری اور ملک گیری کے داو گھات اور جہانبانی و بادشاہی
کی رسم رسومات کو خوب اخذ کیا تھا، چنانچہ اُس نے اپنے تئین عزم استوار
اور حوصلۂ عالی کی رہنمائی سے اوج سلطنت پر پہنچایا، عادل و دادگر بمرتبہ کہ ہرطرح

کے خلاف و خصومت مین قواعد عدل کا جاری کرتا' والانہادی اور مرحمت ذاتی کی
جہت اہل زراعت اور ارباب تجارت کے تقویت دینے مین دل و جان سے
کوشش کرتا' رعایا کے ساتھ نرمی و ملایمت سے پیش آتا' مگر سپاہیون
پر لشکری آئین و قانون کے باب مین بڑی تاکید و قدغن فرماتا' اور سخت
جد وکد عمل مین لاتا' مفسدون اور شورپشتون کی تنبیہہ و سیاست مین حد سے زیادہ
تند مزاج' دشمنون کے ساتھ انتقام لینے و سزا دینے مین جبّار و قہّار' کج
فہم اُس پر تہمت لگاتے تھے کہ وہ نجومیون کی قول پر چلتا ہی اس لیئے کہ نوروز
اور دسہرے کے دن آئینہ محل مین جشن شاہانہ اور بزم ملوکانہ آراستہ کر آتشبازیون
کا تماشا اور پاڑھون کی آپسمین لڑائیان' بھینسون کی باہم زور آزمائیان پیلان
کوہ پیکر کے حملے ایک دوسرے پر' اور پہلوانون کی کشتیان بایکدیگر دیکھا
کرتا' اور اپنی فوج کے بہادر سپاہیون کو بکتر پہنا ریچھون سے اور بعضے دلاورون کو
اُن کی خواہش و درخواست کرنے پر شیر ببرون سے لڑواتا' احیاناً اگر وہ جوانمرد
اِس کشتی مین شیر پر غالب ہو کر اُسے مار ڈالتا تو تو نواب بہادر اُس
دلاور کو اضافہ و خلعتین گرانمایہ اور انعام دیکے نہال و مالا مال کر دیتا* اور در صورتیکہ
بالعکس اِس کے وہ حیوان اِس پر غالب و متسلّط ہوتا تو فوراً تفنگ اِس
انداز سے سر کرتا کہ گولی اُس کی شیر کے سر پر بیٹھ جاتی وہ تو اُسی دم
سرد ہو جاتا اور وہ مرد صحیح و سالم اُٹھ کھڑا ہوتا' واقعی نواب والاجناب آلات
جنگ کی ورزش و مشق اور درست شست لگانے اور بیخطا نشانہ اُڑانے مین اپنا ثانی
و نظیر نرکھتا تھا' اپنے قلمرو بھرمین بٹپار گرہ بر چور اُچکے کا نام و نشان بھی باقی
رکھا تھا' جب کہین کسی مہم پر فوج بھیجتا زنہار اُس سے غافل نرہتا' بلکہ بہمہ جہت
اُسکی تائید و تقویت روپیے اور سامان جنگ علوفہ و رسد بھیجنے سے واجب و
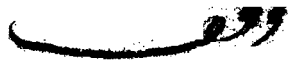
لازم جانتا، حق تو یہہ ہی کہ نواب مغفور اپنے عصر کا ایک امیر کبیر اور رئیس بے نظیر تھا، دولت و اقبال نے یہہ سارا کرّ و فر اُسکی ذات باکمال سے پایا، نہ اُس نے اُن کے سبب یہہ ناموری و شہرت پیدا کی، شجاعت و پردلی کو اُسکے قوّت بازو سے مرتبہ ملا، نہ اُسکو شجاعت و پردلی سے، بیم و ہراس اُس ملک کو سے دوران کی آمد آمد کا، چیناپٹن اور مدراس وغیرہ ملکون کے صغیر و کبیر برنا و پیر کے دلون مین اس درجے بیٹھ گیا تھا کہ وے بھاگنے کے لیئے ہر آن آمادہ و پابرکاب رہتے، انگریزون کی بھی روحین اُسکے حملہ کرنے اور توٹ پڑنے کی دہشت سے کانپتی ہی رہتی، یہان تک کہ اُن کی جانون کو کھانے پینے تک کے لالے پڑ گیئے تھے، اکثرون کا تو یہہ حال تھا کہ سوتے مین ڈر کر حیدر سس ہارس حیدر سس ہارس یعنے حیدر کے گھوڑے حیدر کے گھوڑے کہتے ہوئے چونک پڑتے، فی الواقع اُن دنون صاحبان انگریز کے دلون پر رعب اُسکا ایسا چھا گیا تھا کہ ہر گھڑی اُس کی طرف سے ایک کھٹکا اور دغدغہ اُن کو لگا ہی رہتا اور ہر آن اُسکے ذکر سے خالی نرہتے نامی انگریزون کی زبانی معلوم ہوا کہ اُن کی ولایت مین جو لڑکا بہت روتا اور مچل پڑتا کھلائی دائیان حیدر کے نام سے اُسکو ڈراتین کہ وہ دیکھ حیدر چلا آتا اور ابھی پکڑ لیجاتا ہی، اور یہہ حد مرتبہ خوف کا ہی، کہ نادر شاہ کی بھی اتنی ہیبت نہو گی، فوج کی پرورش و تربیت کرنے مین وہ بہادر امیرون و زبرون سلاطینون سے گوئے سبقت لیگیا تھا، اُس کے وقت مین رعیّت اور لشکری ہزاری بزاری زمانے کے حادثون سے بہ امن و امان فارغ البال خوش گذران رہتے، بندوق ملانے کے فن مین ایسی مشق اُس نے بہم پہنچائی تھی کہ گولی اُسکی بندوق کی مثل شہاب ثاقب بے خطا سینہ اخوان شیاطین کا جلا دیتی، تیر اندازی مین بھی

ایسا قادر انداز و کامل تھا کہ شب دیجور مین نوک خدنگ چشم مور کو چھیدتا، پھنکیت ایسا کہ اُس کی سنان کی دہشت سے مچھلیان پانی مین زرہ پوش رہتین، تلوریا اس طرح کا کہ اُس کی شمشیر برق آہنگ کے ڈر سے گینڈے سپر بدوش پھرتے،

جودت ذہن اور تیز حسّی اس درجے رکھتا تھا کہ خواب فراموش کی تعبیر بیان کرتا، رعیّت نوازی اور خلق اللّٰہ کی پاسبانی پدر مہربان کی طرح کرتا، بلند حوصلہ اور عالی ہمّت ایسا کہ ادنا چیزون کے عوض تاجرون کو جو مدّاح اور مشہور کرنیوالے نام نیک کے ہین قیمت اعلا عنایت فرماتا، سوداگر لوگ جو اُسکے حضور مین گذراننے کے ارادے گھوڑے لاتے قضا کار اگر راہ مین کوئی گھوڑا مرجاتا اور وے فقط اُسکی دم اور کان ہی لاکر در پیش کرتے تو اُسکے بدلے اپنے منہ مانگے دام کا نصف سرکار سے پاتے، قدردان اتنا بڑا کہ اگر سپاہیون مین سے کوئی کچھ بھی دلاوری اور بہادری کا کام کرتا تو اُسکو خلعت و جاگیر اور عمدہ جواہر و نقود انعام دے کر سرفراز کر دیتا، لشکریون و سپاہیون کا مشاہرہ مہینے مین دو بار تقسیم کرتا، جرأت و جلادت ایسی رکھتا تھا کہ صف اعدا مین ہرچند وے ریگ صحرا اور ستارے کی طرح بیشمار ہوتے، آفتاب بلکہ تاز کی مانند گھس پڑتا، متوکّل ایسا کہ پہاڑ اور جنگل کے درمیان فتّاح حقیقی کے افضال پر قوی دل رہتا، ملک بالاگھاٹ مین جہان کچھ فتنہ و فساد کی بنیاد قایم ہوتی فوراً اُسے اپنے عزم درست کی قوّت سے بخوبی تمام مستاصل کر دیتا،

مہذّب اور ادب دان ایسا کہ اُس کی محفل ہمایون مین دخل کیا کہ بیصرفہ سرایون اور بیہودہ گویون کو بلا لے، صاحب رعب ایسا کہ مجال کیا کہ کوئی